دیباچہ از مترجم

اللہ کا شکر ہے جسنے اپنے تابعداروں کے واسطے وہ بہشت بنائے جو
نہ کسی آنکھہ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ فکر و خیال مین آئے
اور نا فرمان بندون کے واسطے وہ دوزخ پیدا کئے جنکے ایک دم گرم سے
چھہ مہینے تک روئے زمین پر تپش رہے اور ایک نفس سرد سے چھہ مہینے ساری
زمین ٹھنڈی رہے اللہ بناہ دے اوس سے ہم سب مسلمانون کو اور درود اور
سلام اوس سردار عالم پر بار بار جو اس دوزخ کی آگ سے ہمکو بچانے کی
ایسی مثل فرما گئے جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہوا اور کوئی بچالے مراد اس سے
یہہ ہے کہ ہم سب دنیا کے ناز و نعم دیکھکر قعر ہلاکت مین اپنے آپکو ایسی گرا لیتے
ہین اور وہ ہمکو اوس سے بچاتے ہین جیسے کوئی شمع سے پروانے کو بچائے
اور اوسکے آل اور اصحاب اور سب نائبون پر جنکی پیروی مین بہی اسی
رسول نے وعدہ بہشت کا کیا اور عذاب آخرت سے نجات دینے کو فرمایا

شروع ترجمہ اصل کتاب مولفہ صاحب قاموس

یہہ ہے تعریف اور وصف پروردگار کے اور درود بشیار کے نبیون کے سردار پر
اور اوسکی اولاد اور یار و نیر جو متقی ہین اور اون بزرگون کی جان پاک
پر جو اوس رسولون کے پیشوا کی پیروی کرنے والے ہین معلوم ہو سب
دوستون اور یارون کو اور عقلمندون کو کہ راہ خدا پرستی کی وہ سیدہی
راہ ہے اس سبب سے کہ پہونچا دیتی ہے وہ راہ خدا کی پاس سب راہون
سے بہتر ہے بہت ستہری صاف اور چلنا اس راہ پر بے پیروی
اصل راہ بتانے والے اور اچھی دلیل کے ممکن نہین اور خیال مین
ہرگز نہین آتا مقرر جو اس نصیحت کو مانے گا چلے گا کہ سردار راہ

دکہانے والون اور بڑون کے بڑے حضرت محمد مصطفے کی سنت پر عمل
کرنا وسیلہ نجات ابدی کا ہے اور سبب ملنے کا اللہ سے جسکا بڑا مرتبہ ہے اور
عام ہے بخشش اسکی اور کوئی وسیلہ اس سے بڑا اوسکی راہ اوس سے بہت
نزدیک نہ پاویگا اور آیہ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ہماری اچھی دلیل ہے اس بات پر اور مضمون کلمہ جامع نبی کا کہ
اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ مجکو اس بات پر لایا کہ کہنا مانون اور بات سنون
ایک بزرگ کی کہ وہ اولاد سے ہے حضرت پیغمبر خدا صلعم کی اسطرح سے
کہ صحیح حدیثون سے ثابت کرکے طریقہ محمدیہ اور سنت نبویہ لکہون تا کہ جو کو
نیک بختی چاہے اس کتاب کو پڑہے اور بندگی کرنے مین اسپر اعتماد کلی کرے
اور زید اور عمرو کے خلاف سے نڈرے کیونکہ یہہ مسئلے جسطرح حضرت رسالت
پناہ صلعم سے سند صحیح سے ثابت ہوئے ہین لکہے گئے ہین اور جو بندہ عبادت
کرنیوالا دل لگاکے اس سیدہی راہ پر چلیگا تہوڑے دنون مین اپنے مطلب
کو پہونچیگا اور اخلاق نبی کا سایہ اپر کریگا اگر چاہے اللہ کریم اور اس کتاب
سفر السعادۃ مین ایک فاتحہ اور خاتمہ اور کئی باب ہین جو شامل ہین کئی
فصلو پر امید رکہتا ہون کہ اس کتاب کے بہیدون کی روشنی سب کو
گہیر لیگی اگر چاہے خدا اپنی برکت سے فاتحۃ الکتاب یعنی شروع

کتاب ذکر مین حال حضرت پیغمبر صلعم کے پہلے وحی نازل ہونے سے اور بیان حضرت کی عبادت کا

اون دنون مین جبکہ حضرت رسالت پناہ سات برس کے ہوئے (اور ایک
روایت ہے آٹہہ کے) آپکے دادا عبد المطلب نے وفات کی اور آپکے چچا ابو طالب
بسبب پرورش و تربیت حضرت کے فخر کرنے لگے اللہ تعالی نے حضرت

اسرافیل کو حکم کیا کہ آپکے پاس حاضر رہین پس حضرت اسرافیل رہے حضرت کے
پاس گیاہ برس تک پہر حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ آپکی خدمت مین حاضر
ہوا و تیئیس برس تک حضرت جبرائیل انکے رفیق طریق اور یار غار رہے مگر دکہائی نہ دیتے
اور سامہنے نہ آتے لیکن بعض روایات صحیحہ مین آیا ہے کہ اسرافیل اپنے
رفاقت کی زمانے مین کئی بار آپکے سامہنے آئے اور کئی بار آپسے ایکدو
باتین کین اور وحی اترنے سے پہلے پندرہ برس داہنے اور بائین اور
اوپر سے آواز سنتے تہے اور کسیکو نہ دیکہتے تہے اور سات برس روشنی
دیکہتے اور اس سے خوش رہتے اور کچہہ دوسری چیز نہ دیکہتے اور جب وحی کا زمانہ
نزدیک پہونچا خلوت اور تنہائی کا شوق ہوا اور پہاڑ حرا مین جو کعبہ سے
تین کوس ہے گوشہ نشینی کرتے اس پہاڑ مین ایک غار ہے چہوٹا سا جسکی لمبائی
چار گز اور چوڑائی اسکی ایک گز اور بعض جگہہ دو تہائی گز کی اور باقی جا اس سے
بہی کم اس غار مین خلوت اختیار کرتے عالمونکو اس مسئلہ مین دو قول ہین
کہ عبادت آپکی اس خلوت مین کسطرح تہی بعضون نے کہا ہے کہ عبادت آپکی
فکر تہی اور بعضے کہتے ہین کہ عبادت ذکر تہی اور یہہ قول صحیح زیادہ ہے
اور پہلے قول پر چندان تصحیح اور اعتبار نہین اور خلوت طالبان راہ خدا
کی کئی طور پر ہوتی ہے **پہلی قسم** یہہ ہے کہ اونکی خلوت طلب یادی حق کے
واسطے ہوتی ہے خدا سے نہ فکر اور نظر سے اور یہہ پورا مقصد اہل حق کا
ہے پس جو کوئی خلوت مین کسی موجود کے ساتہہ موجودات مین سے بات کرے
یا اسمین تفکر کرے خلوت مین نہوگا اور ایک طالب نے ایک بزرگ سے کہا
اُذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فِي خَلْوَتِكَ مجہکو یاد کر نزدیک اپنے خدا کی جب
حق کے ساتہہ خلوت مین ہو جواب مین اوسکے کہا اِذَا ذَكَرْتُكَ فَلَسْتُ

مَعَهٗ فِیْ خَلْوَۃٍ یعنے جب تجھکو یاد کرونگا تو حق کے ساتھہ خلوت مین ہونگا
اور یہان سے اس حدیث قدسی کا معلوم ہوتا ہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ
اور شرط اس خلوت کی یہہ ہے کہ اسکا ذکر نفسی اور جانی ہو نہ لفظی اور زبانی
دوسری قسم کہ خلوت صفائی فکر کے واسطے ہو تاکہ اسکی بصیرت کی نظر
طلب مین معلومات کے صحیح پڑے اور یہہ خلوت اونکی ہے جو علم کو ترازوے
عقل کے تولتے ہین یہہ ترازو نہایت نازک ہے تھوڑی سی ہوا مین اعتدال
سے باہر ہوجاتی ہے اور حق کے ڈہونڈہنے والی اس خلوت مین نہین جاتے
بلکہ اونکی خلوت ذکر کے ساتھہ ہوتی ہے فکر کو اونپر کچھہ غلبہ اور قدرت نہین
اور جب فکر گوشہ نشین کو حق کے ساتھہ پیدا ہو تو جانے کہ وہ خلوت مین
نہین ہے اور خلوت سے باہر ہوا اور جانے کہ اسکے صحیح علم کے لایق نہین ہے اور
اگر لایق اس علم کے ہوتا تو عنایت ربانی اسکے اور اسکے فکر کے درمیان اوٹ
ہوتی **تیسری قسم** وہ ہے کہ خلوت دفع وحشت کی واسطے جو آدمیونکی کثرت
صحبت سے پیدا ہوتی ہے اختیار کرتے ہین اور خلق کے دیکھنے سے پریشان دل
ہوتے ہین تو گوشہ پکڑتے ہین **چوتھی قسم** خلوت کی وہ ہے کہ خلوت مین زیادتی
لذات کی پاتے ہین اسواسطے اختیار کرتے ہین اور حضرت کی خلوت پہلی قسم
کی تھی اور ان سب اشیاسے خلق کے ساتھہ اوٹھتے بیٹھتے لیٹتے مین یہانتک
کہ اہل اعتدال رہا تہہ کی خیر دون سے دوری پوری حاصل کی اور دریای فکر
قلبی مین ڈوب گئی اور اضداد و اغیار سے یکبارگی الگ ہوگئی اور اسکی یادسے
الفت پیدا کی جیسکے واسطے خلوت تھی اور ہمیشہ اسی انس مین رہتے اور دل
جو مقام وحی کا ہے خوب صاف ہوا اور اس بات مین نہایت کمال درجے
کو پہونچے تب روشنی صبح وحی کی چمکنی لگی چنانچہ جس درخت اور پتھر کے پاس

عہ یعنی غار حرا کی پہاڑ پر جسکا ذکر ف۵ سطر ۹ مین ہوا ۱۲

جاتے زبان فصیح سے کہتا السلام علیک یا رسول اللہ اور ہر طرف
دیکھتے کہنے والے کو نہ پاتے یہانتک کہ ایکدن اس عہ پہاڑ پر کہڑے تہے ناگہان
ایک شخص نے ظاہر ہو کر کہا البشر یا محمد خوشخبری ہو ای محمد تجہکو کہ مین جبرئیل
ہون اور تیرے پاس بہیجا آیا ہون اور تو رسول خدا کا ہے اس امت پر تب
نامہ ریشمی کپڑے پر لکہا ہوا مرصع جواہر سے نکالا اور ہاتہ مین آپکے دیا اور
کہا کہ اسکو پڑہ کہا دا بعد کہ مین پڑہنے والا نہین ہون اور مین بہی کچہ پڑہا نہین
اور اس نامہ مین بہی کچہ لکہا نہین پایا جبرئیل نے پیغمبر خدا کو گلے سے لگاکر
ایسا دبایا کہ وہ عہ بے طاقت ہوگئی اور چہوڑ دیا پہر کہا پڑہو پہر کہا مین پڑہنا
نہین جانتا پہر دبایا تین بار تک بار تے تہے اور چہوڑ دیتے تہے اور کہتے تہے
کہ پڑہو تیسری بار کہا اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اسکے بعد اسکے کہا اس پہاڑ سے اترو آنحضرت صلعم
جبرئیل عم کے ساتہ پہاڑ سے نیچے اترے اور انکو دامن کوہ مین ہموار زمین
پر کہڑا کیا اور حضرت کے واسطے جگہ درست کی جبرئیل دو کپڑے سبز پہنے تہی
ایک کپڑے کو پاون کے نیچے انکے بچہا دیا اور انکو اس کپڑے پر بیٹہنے کو
فرمایا اور پاون کو زمین پر مارا اور پانی کا چشمہ پیدا ہوا جبرئیل نے اس
پانی سے وضو کیا ساتہ کلی اور ناک مین پانی دینے کی اور ہر بدن کو
تین بار دہویا اسکے بعد پیغمبر کو کہا کہ اسیطرح وضو کرو جب حضرت
وضو سے فارغ ہوئے جبرئیل نے ایک چلو پانی اوٹہا لیا اور رو مبارک
پر پیغمبر خدا کے چہڑکا اسکے بعد اوٹہے اور دو رکعت نماز پڑہی اور پیغمبر خدا
نے انکی اقتدا کی اور اسیطرح پڑہی اسکے بعد جبرئیل نے کہا نماز پڑہنا

اور پیغمبر خدا گہر مین آئے اور یہہ حال خدیجہ سے کہا اور اونکو تعلیم وضو او
نماز کی کی۔ انہین باتون کے واسطے مناسب یہہ ہے کہ بعد تمہید
اس فاتحہ کے شروع کرون بابون عبادت نبی کو ساتہہ بیان وضوا ور نماز
کے اور سب قسم کی عبادتون کو مانند روزہ اور دعائین وغیرہ کی اسکے
پیچہے لکہون اگر چاہے خدای کریم **باب طہارت مین حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ٭ فصل وضو کے بیان مین**
آنحضرت صلعم اکثر وقت ہر نماز فرض کے واسطے وضو کرتے بعضی وقت کئی فرض
ایک وضو سے بہی پڑہتے اور پانی جو وضو مین صرف کرتے کم دو سیر اور زیادہ
چار سیر سے ہوتا اور بعض وقت تین سیر بہی ہوتا اور پانی کے کم خرچ کرنے مین
مبالغہ فرماتے اور زیادہ پانی گرانے سے لوگون کو منع فرماتے کہ میری امت
مین وہ لوگ پیدا ہونگے جو وضو مین زیادتی کرینگے اور فرماتے کہ وضو
کے واسطے ایک شیطان جدا ہے نام اوسکا ولہان ہے سو پانی کے وسواس
سے پرہیز کرو ایکبار آنحضرت صلعم سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے اور وہ وضو
کرتے تہے فرمایا لَا تُسْرِفْ فِی الْمَاءِ سعد نے کہا وَهَلْ فِی الْمَاءِ إِسْرَافٌ
فرمایا نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ اور صحیح روایت مین ہے کہ کبہی وضو
کے بدن کو ایکبار سے زیادہ نہ دہوتے اور کبہی ہر عضو دو بار دہوتے اور کبہی
بعضے کو تین بار اور بعضے دو بار اور ناک مین پانی ڈالتے اور کلی کرتے
کبہی ایک چلو سے اور کبہی دو چلو سے اور کبہی تین چلو سے اور ایک چلو
سے آدہے مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین دیتے تینون صورتون مین ملا
جدا کرنا کسی روایت صحیح مین نہین آیا اور حدیث مین طلحہ بن مصرف کے

آیا ہے کہ اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین نے
دیکھا ایکبار حضرت صلعم کو جدا کرتے مگر یہہ حدیث سند کے رو سے
ضعیف ہے اور ناک مین داہنے ہاتہہ سے پانی دیتے اور ناک جہاڑتے
بائین ہاتہہ سے اور تمام سر کو مسح کرتے اور مسح کئی بار نکرتے اور
ایک حدیث مین مسح کئی بار کرنا آیا ہے مگر وہ ضعیف ہے اور جب تہوڑے
سر پر ہاتہہ پہیرتے تو عمامہ پر تمام کرتے اور کبہی وضو بے کلی اور ناک مین
پانی دیے نکرتے اور کسی نے کلی نکرنے اور ناک مین پانی نہ دینے کی روایت
نہین کی اور وضو ترتیب کے ساتہہ اور پے در پے کرتے اور یقیناً خلل
ترتیب اور توالی مین کبہی نکرتے اور نہ ایکبار اور کبہی سر کا مسح سر پر کرتے
کبہی عمامہ پر اور کبہی پیشانی پر سر کی اور عمامہ پر لیکن تہوڑے سر پر
کبہی نکرتے اور مسح کان کا کرتے اندر اور باہر اور گردن پر مسح کرنا حدیث
مین نہین ہے اور دونون پانون اگر موزہ مین ہوتے دہوتے اور نہین
تو مسح کرتے اور جو حدیثین کہ دعا پڑہنے مین وضو کے وقت آئی ہین کوئی
صحیح نہین اتنا صحیح ہے کہ پہلے بسم اللہ کہتے اور آخر مین وضو کے کہتے اشہد
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ
سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اور ابو موسی اشعری نے کہا پانی وضو کا لایا مین پیغمبر
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مین نے سنا کہ فرماتے
تہے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ
لِیْ فِیْ رِزْقِیْ کہا مین نے یا رسول اللہ صلعم سنا مین نے آپکو کہ کہتے تہے

دعا کرتے ہین فرمایا کیا کچھ چھوڑا ہمنے اس دعا مین اور بعد وضو کے
بدن کو چادر یا رومال سے نہ پونچھتے اور اگر کوئی لاتا تو دور کر دیتے
اور جو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کَانَتْ لَهُ
تَنْشَافَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ اور حدیث معاذ کی اس مین
مین دونون ضعیف ہین اور وضو کرنے مین کوئی پانی ہاتھہ پر آپکے
نہ ڈالتا اگر ضرورت کے وقت اور جو حدیث کہ خلال مین ڈاڑھی کے وارد
ہوئی ہے بعض محدثون نے اوسے مانا ہے اور بعضون نے نہین لیکن
خلال انگلیونکا کبھی کبھی کرتے لیکن انگوٹھی کا پھیرنا انگلی مین ایک
حدیث ضعیف مین آیا ہے **فصل مسح کرنے مین** اور
صحیح حدیثون سے ثابت ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر اور
گھر مین مسح موزہ پر کرتے اور گھر کی مدت ایک رات دن ہے اور
سفر کی مدت تین رات دن اور مسح اوپر موزہ کے کرتے اور لیکن
تلے مین موزہ کے حدیث ضعیف وارد ہے اور حدیث صحیح مین کچھ
ثابت نہین اور پائتابے پر مسح کرتے اور مسح اور غسل مین کچھ
تکلف نہ تھا بلکہ اگر وضو کرنیکے وقت پانون کھلے رہتے دہوتے
اور مسح کرنے کے واسطے موزہ نہ پہن لیتے اگر پانون موزے مین
ہوتے مسح کر لیتے نکالتے نہین اور فضیلت مین مسح اور دہونیکے
علما کو گفتگو ہے اسواسطے فعل حضرت کا بیان ہوا تا معلوم ہو کہ بہتر
قول وہی ہے جو عادت نبی کی تھی **فصل تیمم کرنے مین**
جب تیمم کرتے ایکبار دونون ہاتھونکو زمین پر مارتے اور منہہ اور دونون
ہاتھون پر ملتے اور حدیث صحیح مین نہین آیا کہ دوبار ہاتھہ کو خاک پر مارتے

اور یہہ بھی نہین آیا کہ ہاتھہ کو کہنی تک ملتے اور جو حدیثین کہ ہماری کہنے
کے برخلاف آئین سب ضعیف ہین اور حضر مین پر نماز پڑہتے اور سیر تیمم
بھی کرتے اور فرق خاک اور بالو اور کسی چیز مین نکرتے اور فرماتے +
حَيْثُ مَا أَدْرَكَتْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ
وَطَهُوْرُهُ اور یہہ حدیث صریح ہے اس بات مین کہ جنس زمین کی پاک ہے
اور حدیث صحیح مین ہمنے نہین پایا کہ آنحضرت ہر فرض کے واسطے نیا
تیمم کرتے بلکہ مطلق فرمایا اور اسکو قایم مقام وضو کے رکہا +

باب نماز مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

فصل قیام کرنے مین جب نماز کو اوٹہتے کہتے اللہ اکبر اور
پہلے تکبیر کے نیت زبان سے منقول نہین اور اللہ اکبر کہنے کی ساتھہ
دونون ہاتھہ اوٹہاتے اور کانون تک پہونچاتے اور کبہی مونڈہون تک
اسکے بعد داہنی ہاتھہ کو بائین پر رکہتے برابر سینہ کے صحیح ابن خزیمہ
کے اسیطرح ثابت ہوا اسکے بعد دعای استفتاح پڑہتے اور اسکی کئی
صورتین ہین روایت سے پہلی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
کی کہ کہا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوتے نماز کو فرماتے وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا
إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ

11

لا یھدی لاحسنھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی
فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت
استغفرک واتوب الیک **دوسری روایت** حدیث ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی ہے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یسکت بین التکبیر والقراءۃ فقلت بابی وامی اسکاتک بین
التکبیر والقراءۃ ما تقول قال اقول اللھم باعد
بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم
نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم
اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد **ترجمہ** تھے پیغمبر خدا چپ ہو رہتے
تکبیر اور قرارت کی درمیان پھر کہا میں نے ماں باپ میرے ہوں قربان
تیرے یا رسول اللہ چپ رہنا جو تمہارا ہے تکبیر اور قرارت کی درمیان
اسمیں کیا کہتے ہو فرمایا کہتا ہوں اے اللہ دوری ڈال میرے درمیان
اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے دوری کی تو نے مشرق اور
مغرب کی درمیان اے اللہ دھو مجھے میرے گناہ جیسا دھویا جاتا
ہے سفید کپڑا نجاست سے اے اللہ دھو گناہونکو میرے پانی اور برف
اور ٹھنڈک سے **تیسری حدیث حضرت عائشہ کی**
کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح
الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک
اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک **چوتھی روایت**
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ فرماتے اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا الحمد للہ

كثيراً سبحان الله بكرة واصيلا اللهم اني اعوذ بك
من الشيطان ومن همزه ونفخه ونفثه **پانچوین**
روایت دوسری روایت مین آیا ہے الله اكبر عشر مرات
ثم يسبح عشرا ثم يحمد عشرا ويهلل عشرا ويستغفر
عشرا ثم يقول اللهم اغفرلي واهدني وارزقني
عشرا ثم يقول اللهم اني اعوذ بك من ضيق المقام
يوم القيامة عشرا **حدیث چھٹی** روایت صحیح مین ہے
کہ بعد تکبیر کے فرماتے اللهم باعد بيني وبين خطاياي
كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم اغسلني
من خطاياي بالماء والثلج والبرد اللهم نقني من
الذنوب والخطايا كما ينقى الثوب الابيض من
الدنس **ساتوین روایت** مین ہے اللهم رب
جبرائيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات
والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين
عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني
لما اختلف فيه من الحق باذنك فانك تهدي
من تشاء الى صراط مستقيم **آٹھوین روایت**
یہہ کہ بعد تکبیر کے فرماتے اللهم لك الحمد انت نور
السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد
انت ملك السموات والارض ومن فيهن ولك
الحمد انت الحق ووعدك الحق وقولك حق

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ

ترجمہ اے اللہ تجہی کو حمد ہے تو نور ہے آسمانونکا اور زمینون کا اور جو کچھہ اونکے بیچ مین ہے اور تجہکو حمد تو بادشاہ ہے آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھہ اونکے بیچ مین ہے اور تجہی کو حمد ہے تو ہے حق اور وعدہ تیرا حق ہے اور قول تیرا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہین اور قیامت حق ہے اور بعد ان ذکرون کے فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بعد اسکے سورہ فاتحہ پڑہتے اور آنحضرت بعضی وقت بسم اللہ آواز بلند سے پڑہتے اور بعضی وقت آہستہ اور قراءت حرف حرف جدا اور صاف اور بخوبی ادا کرتے اور آخر مین ہر آیت کی وقف کرتے اور کلمہ اخیر مین مد کرتے اور آخر مین سورۂ فاتحہ کے آمین کہتے نماز جہری مین شور سے اور سری مین آہستہ سے اور ساری صحابہ جو مقتدی ہوتے موافقت کرتے آمین کہنے مین اور نماز مین دو جگہ چپ رہتے ایک تو درمیان تکبیر اور فاتحہ کے چپ ہوتے اور دوسرے درمیان فاتحہ اور سورہ پڑہنے کی اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ درمیان قراءت اور رکوع کے چپ ہوتے تو تین بار چپ ہونا ہوا لیکن تیسرا چپ ہونا ہلکا اور تہوڑا تہا اور صبح کی نماز مین بعد سورہ فاتحہ کے بڑی سورۃ پڑہتے ساٹہہ آیت سے سو آیت تک کبہی سورہ ق پڑہتے کبہی سورہ روم اور کبہی چہوٹی پڑہتے یہانتک کہ اذا زلزلت الارض پر قصر کرتے اور کبہی قصر معوذتین پر کرتے اور جب سفر مین ہوتے تو کبہی قصہ

اذا الشمس کورت پڑہا کرتے اور جمعہ کے دن نماز فجر مین سورہ الم
تنزیل سجدہ پہلی رکعت مین اور سورہ ہل اتے علی الانسان حین
من الدہر دوسری رکعت مین پڑہتے اور انہین دونون سورتون
کو جمعہ کے دن اسواسطے پڑہتے تہے کہ ان دونون سورتون مین
ذکر ہے ابتدا اور انتہا کا اور جنت اور دوزخ مین داخل ہونیکا اور
یہہ باتین جمعہ کے دن ہونگی اور قیامت بہی جمعہ کے دن ہوگی اسواسطے
اسدن مین پہلے یاد دلانا ان چیزونکا ان دونون سورون کو
پڑہکر کرتے جیسا کہ بڑی مجلسون مین اور بڑی بہیڑ مین سورہ قاف اور
اقتربت اور اسیطرح کی سورتین پڑہتے لیکن نماز ظہر کو طول کرتے
اتنا کہ کبہی اقامت ظہر کرتے اور کوئی آدمی قبا مین کہ دو کوس راہ ہے
جاتا اور پہر آتا اور ابہی تک پہلی رکعت کے رکوع مین نہ گئی ہوتے
اور کبہی بمقدار الم سجدہ پہلی رکعت مین پڑہتے اور کبہی سبح اسم ربک
الاعلی یا والسماء ذات البروج یا واللیل اذا یغشی یا سورہ انشقاق
یا والسماء والطارق اور مانند اسکی پڑہتے لیکن نماز عصر آدہی ظہر
کی درازی مین ہوتی اور کبہی اس سے بہی ہلکی لیکن نماز مغرب کبہی
طویل کرتے چنانچہ سورہ اعراف کو دو رکعت مین پڑہتے ہر رکعت
مین آدہی آدہی اور کبہی والصافات اور حم دخان پڑہتے اور کبہی سبح
اسم ربک الاعلی اور کبہی والتین اور کبہی والمرسلات اور کبہی قصار
مفصل اور روایتین صحیح ان سب صورتون پر ثابت ہین اور سنت یہہ ہے
کہ ایک طرح پر چہوٹی سورہ خواہ بڑی مواظبت نکرے بلکہ کبہی چہوٹی پڑہے
اور کبہی بڑی حال اور وقت سمجہکے لیکن نماز عشا مین معاذ کو سبح اسم ربک

الاعلی اور واللیل معین کر دیا اور پڑھنے سے سورۂ بقر کے اور مانند اسکی
منع فرمایا اور جہر کا اور بعضے حدیث مین سورہ اذا السموات معین کردی
یعنے اذا السماء انفطرت و انشقاق اور بروج اور طارق ولیکن نماز جمعہ
مین سورہ جمعہ اور لمنافقون دو رکعتون مین پڑھتے اور کبھی ہلکی کرتے
تو سبح اسم ربک الاعلی اور غاشیہ پڑھتے اور لیکن پڑھنا فقط سورۂ جمعہ کا
رکعت اولی مین اور اخیر منافقین کا دوسری رکعت مین مخالف سنت صحیحہ
ہے اور لیکن نماز عید مین سورہ ق اور اقتربت پڑھتے اور کبھی سبح اسم
ربک الاعلی اور غاشیہ پڑھتے اور اسی پر عادت کی نبی نے آخر وقت تک
اسیواسطے خلفای راشدین اسی طریقہ پر گئے صدیق رضی اللہ عنہ نماز
صبح مین سورہ بقر پڑھتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کو کبھی سورہ یوسف
اور نحل پڑھتے اور کبھی سورہ ہود اور بنی اسرائیل پڑھتے اور اگر دراز کرنا نماز
کا منسوخ یا مکروہ ہوتا تو خلفای راشدین نکرتے اور حدیث مین انس رضی اللہ
عنہ کی آیا ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص اَخَفَّ النَّاسِ صَلوٰۃً فِی تَمَامٍ
مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ درازی نبی کی بنسبت نماز دوسرون کے نہایت کم
معلوم دیتے تھی چنانچہ معاذ مثلا نماز عشا مین سورہ بقر پڑھتے اور جلدی
امر نسبتی ہے اور سنن نسائی مین ثابت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِیْفِ
وَیَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ پس پڑھنا والصافات کا نماز مین ہلکی قسم مین
ہے کہ اسکے پڑھنے کو فرماتے صحابہ کو اور نمازون مین سورہ معین کرتے
مگر جمعہ اور عیدین کے دن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مفصل کی
سورتون مین سے کوئی سورت نہین ہے چھوٹی خواہ بڑی کہ مین نے حضرت

سالت بنیا نے نہین سنی کہ نماز فرض مین پڑہتے تہی اکثر اوقات سورہ
تمام اور اتفاقاً آدہا سورہ جائز ہونیکے لئے اور کبہی جو آدہی سورہ پر اختصار کرکے
شروع سورہ کا ہونا لیکن پڑہنا آخر سورہ کا اور درمیان سورہ کا روایت
مین نہین ہے اور ہمیشہ پہلی رکعت دراز یا دراز کرتے دوسری رکعت سے اور صبح کی نماز
دوسری نمازون سے بہت بڑی پڑہتے اور اوسکا سبب یہی کہ اسرار الہی
پچہلی تہائی شب مین اترتے ہین اور صبح کی نماز تک رہتی ہین اور بعضے
کہتے ہین فجر کے نکلنے تک دونون وقتہین موجود ہین اور بعضے مشایخ کہتے ہین
کہ عدد مین رکعات نماز صبح کے نقصان تہا بڑا سورہ پڑہنا اوسکے
پورا کرنے کا بدلا ٹہیرایا یا سبب طول ہونے نماز صبح کا یہہ تہا کہ بعد آرام
اور سونے رات کے واقع ہوتے تہے یا یہہ سبب تہا کہ ابہی تک مشغول معاش
اور اسباب دنیا مین نہین ہے اور ایسا وقت ہی کہ اکثر دل ساتہہ زبان کے
اور کان کے موافق ہوتا ہے اور سمجہنا اور غور کرنا قرآن عظیم پر زیادہ
آسان ہوتا ہے اسیوجہ سے اہتمام و عنایت تمام درازی سورہ اور اوسکی
پورا پڑہنے پر تعین ہوئی **فصل رکوع کرنے مین** جب قرأت
سے فارغ ہوتے تہوڑی دیر چپ رہتے اسوقت تکبیر کہتے اور دونون
ہاتہہ اوٹہاتے اور رکوع مین جاتے اور دونون ہتیلیون کو زانون پر
سخت کرتے اور گہٹنونکو پہلو سے دور کرتے اور پیٹہہ کو سیدہا کرتے
اور سر کو پیٹہہ کے برابر کرتے نہ بہت جہکاتے اور نہ بہت اوٹہاتے اور تین
بار رکوع مین کہتے سُبحان ربی العظیم اور کبہی اسکے ساتہہ
ملاتے سُبحانک اللھم ربنا و بحمدک اللھم اغفرلی اور
کبہی اسے اختصار کے ساتہہ فرماتے اور رکوع کی درازی اکثر مقدار اسکے

ہوئی کہ کوئی دس بار کہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ بہی اسی اندازہ پر کرتے لیکن حدیث براء ابن عازب کی کہ صحیحین مین ہے رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قِيَامُهُ فَرَكْعَتُهُ فَاعْتِدَالُهُ فَسَجْدَتُهُ فَجَلْسَتُهُ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ اس بات پر محمول ہے کہ اگر قیام طویل ہوتا تو رکوع اور سجدہ اور جلسہ سب طویل ہوتے اور جب قیام خفیف ہوتا تو سب خفیف ہوتے اور یہہ تاویل نادرست ہے اسواسطے کہ کبہی نماز شام مین سورہ اعراف پڑہتے پس اگر رکوع اور سجود اور اعتدال اور جلسہ موافق اسکے ہوتے تو نماز آدہی رات کو تمام ہوتی لیکن یہہ تحقیق ہے کہ بعض رکعات مین رکوع اور سجدہ برابر قیام کے کیے جیسا کہ نماز خسوف اور کسوف مین اور کبہی نماز تہجد مین لیکن اکثر اعتدال حال تہا جیسا بیان ہوا اور اکثر رکوع مین کہتے ہین سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَعَظْمِيْ لیکن یہہ تہجد کی نماز مین کہتے اور جب سر رکوع سے اوٹہاتے دونون ہاتہہ اوٹہاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ان تینون جگہہ مین اوٹہانا ہاتہہ کا ثابت ہوا اور کثرت راویون کے سبب یہہ بات تواتر کو پہنچی چارسو خبر اور اثر اس باب مین صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے کہ ہمیشہ آنحضرت یون ہی کرتے یہانتک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی اسکے سوا کچہ ثابت نہین ہوا اور جب سر رکوع سے اٹہاتے سیدہے کہڑے ہوتے

اور اسیطرح سجدون کے درمیان سے فرماتے لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَا یُقِیمُ
الرَّجُلُ فِیھَا صُلْبَهُ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ اور جب رکوع سے سر
اوٹھاتے کبھی کہتے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یہہ دونون صحیح ہین لیکن اللہم اور واو دونو
اکٹھے ثابت نہین اور عادت تہی کہ اس رکن مین دیر کرتے اکثر رکوع کے
برابر ٹہیرتے اور فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ
الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ
شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ
وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور کبھی کہتے اَللّٰھُمَّ
اغْسِلْنِی مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّنِی مِنَ
الذُّنُوبِ وَالْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ
وَبَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور کبھی کہتے لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ
بار بار کہتے یہانتک کہ رکوع کی مقدار پوری ہوجاتی اور کبھی اعتدال
مین اتنی دیر کرتے کہ لوگ گمان کرتے کچھہ بہول گئے اور سجدہ مین بہی
اسیطرح کبھی اتنی دیر کرتے کہ لوگ گمان بہولنے کا کرتے عادت شریف
رکوع اور سجود مین جو صحیح ہوئی سو یہی تہی اور حدیث براء ابن عازب
کی جو کہتا ہے کَانَ رُکُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا
رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُودَ قَرِیبًا
مِنَ السَّوَاءِ صریح ہے اس بات مین کہ مساوات کرتے قیام مین

قرارت کی اور قعود میں تشہد کے اور برابر ہی کرتے سب رکنوں میں
درازی اور کوتاہی میں اور مراد اس سے قیام بعد رکوع نہیں ہے اور
ہلکا اور چھوٹا کرنا ان دو رکنوں کا کہ اعتدال ہے اور بیٹھنا دو سجدوں کے بیچ
ایجاد ہی سرداران بنی امیہ کا اور عادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں
کیونکہ یہ کیفیت ہیں اور اللہ ہی کی بات سچ ہے اور وہ بتاتا ہے
سیدھی راہ

فصل سجدہ کرنے میں

جب سجدہ میں چلتے تو ہاتھ
کو نہ اوٹھاتے اور بعضی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ کُلِّ
خَفْضٍ وَّرَفْعٍ سہو ہے روایت صحیح یہ ہے کہ کَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ
خَفْضٍ وَّرَفْعٍ اور زانوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور اسکے
بعد ہاتھوں کو رکھتے اور اسکے بعد پیشانی اور اسکے بعد ناک یعنی
کی ترتیب کی ساتھ لیکن حدیث ابو ہریرہ کی کہ روایت کرتا ہے حضرت
سے کہ فرمایا اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ
وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ بیشک وہم ہے بعضے راویوں کا اسواسطے
کہ پہلی عبارت مخالف آخر کی ہے اسواسطے کہ اگر ہاتھوں کو زانوں سے
پہلے رکھے تو اونٹ کا بیٹھنا ہوگا اسواسطے کہ اونٹ بیٹھنے کی وقت
پہلے ہاتھ رکھتا ہے اور جو کہتا ہے کہ بیٹھنا اونٹ کا ہاتھ سے ہے وہم
اور غلط اور مخالف قول اہل لغت کی ہے اور ٹھیک یہ ہے کہ منع فرمایا
ہے تشبیہ سے حیوانات کی اور فرماتے کہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھو اور لومڑی
کی طرح آنکھ نہ پھیرو اور درندے کی طرح ہاتھ نہ پھیلاؤ اور کتے کی طرح چوتڑ
زمین پر نہ لگاؤ اور ہاتھ نہ اوٹھانا سلام پھیرنے کے وقت سرکش
گھوڑے کی دم کی طرح ان سب چیزوں سے احتراز کرتا اور بچتا رہے

دوسری روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا کہ جب سجدہ کرے کوئی تم میں سے تو پہلے گھٹنوں کو رکھے اور
نہ بیٹھے بیٹھک اونٹ کی اور صحیح میں ابن خزیمہ کی آیا کہ کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد بدء برکبتیہ قبل یدیہ اور
روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی آیا ہے کنا نضع
الیدین قبل الرکبتین فامرنا بالرکبتین قبل الیدین
اور بہت عالم اسی پر ہیں مگر امام مالک اور اوزاعی اور بعضے اور اماموں
سے حدیث کے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پگڑی کے گھیرے پر
سجدہ نکیا اور البتہ پیشانی کو خاک پر رکھتے اور کبھی پانی اور مٹی پر
اور کبھی مصلے پر چٹائی کے پتے سے درخت خرما کے بنا اور کبھی پاک
کئے ہوئے چمڑے پر اور جب سجدہ کرتے پیشانی اور ناک کو تمام زمین
پر رکھتے ہاتھونکو پہلو سے دور کرتے برابر مونڈھوں کے زمین پر
رکھتے اور فرماتے واذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک
اور انگلیونکو رکوع میں کھلا رکھتے اور سجدہ میں ملا دیتے اور سجدہ میں
سبحان ربی الاعلی تین بار کہتے اور دوسرونکو بھی تین بار کہنے کو
فرماتے اور اسکے بعد فرماتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک
اللھم اغفرلی سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح
سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت اللھم انی اعوذ
برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک و
اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما
اثنیت علی نفسک اللھم لک سجدت وبک امنت

۲۱

وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ عَلَانِيَتَهُ
وَسِرَّهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي
اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي
وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور کبھی فرماتے اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي
نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَاَمَامِي نُوْرًا
وَخَلْفِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْنِي نُوْرًا
اور تاکید فرماتے زیادہ کوشش کی دعا مین سجدے کے وقت اور
فرماتے کہ لائق ہے کہ دعا سجدہ کرنیوالون کی مقبول ہو اور دعا کی
دو قسمین ہین دعای ثنا اور تمجید کی اور دعای طلب و سوال کی
جس دعا کی بہت کرنیکا حکم ہوا سجدے مین دونون قسمونکو شامل ہے
اور مقبول ہونا بھی دعا کا دو طور پر ہے ایک قبول ہونا دعای طلب
کا اسطرح پر کہ مطلب کو اسکے بخشش فرما دی اور حاجت اسکی قضا کر
دوسرے یہہ کہ اسکی دعا کی بدلے ثواب دی دونون وجہ کو بیان فرمایا
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ دونون
قسمون کو شامل ہے اللہ خوب جانتا ہے فصل مین نماز شب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کی نماز کی رکعتون کو

طویل کرتے برخلاف دنکے چنانچہ ایک رکعت مین سورہ بقرہ اور آل
عمران اور نسا پڑہتے لیکن رات کی نماز زیادہ گیارہ رکعتون سے
نہولی اور سبو اسطی عالمون نے اختلاف کیا ہے قیام اور سجدے
مین ایک گروہ کہتے ہین قیام افضل ہے اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم رات کی نماز کی رکعتون کو طویل بہت کرتے اگر سجدہ افضل
ہوتا تو دیر سجدہ مین کرتے اور دوسرے یہہ کہ جو ذکر قیام مین مشروع
ہے افضل ذکر ہے پس یہہ رکن بہی افضل ہوگا اور دوسرے یہہ کہ
حدیث صحیح مین آیا ہے کہ افضل الصلوات طول القنوت مراد
قنوت سے یہان قیام ہے اور ایک گروہ کہتے ہین کہ سجدہ افضل ہے
اس سبب سے کہ حدیث صحیح مین وارد ہے اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ
الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ
مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا
دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً اور ربیعہ اسلمی نے کہا
یا رسول اللہ [illegible] ایک السلام مین بہشت مین تمہاری رفاقت کی آرزو رکھتا
ہون فرمایا اَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فرمایا یاری دے
مجھکو اس مقصد کے حاصل ہونے ساتھ کثرت سجود کے دوسرے
یہہ کہ اول سورہ قرآن مجید مین سے جو نازل ہوا اقرا تہا اور وہ
سورہ تمام ہوا سجدے پر تو دوسرے یہہ کہ سجدہ دلالت کرتا ہے ذلت
اور خضوع و بندگی پر سب ارکان سے زیادہ اور سجدہ [illegible] ہے بندگی
کا اسواسطے کہ بندگی خضوع اور ذلت ہے اور ذلت سجدہ مین زیادہ
اور ظاہر ہے اور ایک گروہ عالمون کے کہتے ہین [illegible] رات کی نماز مین

طول قیام افضل ہے اور دن کی نماز میں کثرت رکوع اور سجود کی اس
سبب سے کہ عبادت رات کی قیام کے ساتھ مخصوص ہوئی قال اللہ
تعالی قم اللیل وقال صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان
ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ اور بعضے عالم کہتے ہیں
کہ یہ دو رکن فضیلت میں برابر ہیں فضیلت قیام کے قرآن پڑھنے کے
سبب ہے اور فضیلت سجدہ کی ذلت اور خشوع کی صورت کی سبب
پس ذکر قیام کا افضل ہے ذکر سے سجدہ کے اور صورت سجدہ کی
افضل ہے صورت سے قیام کے

فصل بیان اعتدال بین سجدتین

جب پہلے سجدہ سے فراغت کرتے سر سجدہ سے اوٹھاتے جتنا سجدہ میں دیر کرتے
اتنا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے بعد اسکے کہتے رب اغفر لی
رب اغفر لی اللھم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واھدنی
وارزقنی اور کبھی اتنے دیر کرتے کہ صحابہ کو گمان ہوتا کہ کچھ بھول گئے
اور بعد سجدہ دوم کے نہ اوٹھتے واسطے قیام کے جبتک کہ زمین پر نہ بیٹھ
لیتے فقہا اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں بعض فقیہ سنت کا گمان کرتے
ہیں اور بعضے گمان حاجت پر کرتے ہیں پس جو محتاج بیٹھنے کا ہو
اوسکے حق میں سنت ہوگا اور جب کھڑے ہوتے سجدہ سے بلا توقف
قرارت شروع کرتے اور پہلی رکعت میں جیسا سکتہ کرتے ویسا
سب سکتہ نہیں ہوتا اور دوسری اور تیسری اور چوتھی پہلی رکعت
کی طرح پڑھتے مگر چار چیز میں سکتہ میں اور دعای استفتاح میں
اور تکبیر تحریمہ میں اور درازی قرارت میں یہہ چار دن چیزیں
خاص ہیں رکعت اولی کے ساتھ اور جب تشہد میں بیٹھتے

بائین پاؤن کو بچھاتے اور اسپر بیٹھتے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کرتے
اور داہنی ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور ترپن کا عقد انگلیون
سے باندھتے اور شہادت کی انگلی کلمہ شہادت مین اوٹھاتے اور
ہلاتے نہین اور پہلے تشہد کو ہلکا کرتے اور جب کھڑے ہوتے دونون
ہاتھ اوٹھاتے اور تکبیر کہتے اور قرارت شروع کرتے اور تیسرے اور
چوتھے مین اکثر سورہ فاتحہ پر قصر کرتے اور اتفاقاً چھوٹا سورہ
پڑھتے اور جب پچھلے تشہد مین بیٹھتے بائین پاؤن کو داہنے پاؤن
کے نیچے کرتے اور چوتڑ کو زمین پر جماتے اور یہہ وضع بیٹھنے کی پہلی
جلسہ مین ہرگز نہ تھی آور رد المؤذن کو اس وضع کے بیٹھنے مین گفتگو
ہے بعضی دونون تشہد مین تورک کرتے ہین اور یہہ مذہب امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین دونون تشہد مین
بچھاوے داہنے پاؤن کو کھڑا کرے اور بائین پاؤن کو بچھا دے
اور اسپر بیٹھے اور یہہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
جس تشہد کے بعد سلام ہے اوسمین تورک کرے اور غیر مین اسکی
افتراش اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
جس نماز مین دو تشہد ہین تشہد اخیر مین تورک کرے تاکہ فرق
ہو دونون جلسون مین اور یہہ مذہب امام احمد کا ہے چارون
اماموں نے اس مسئلہ مین چار مختلف قول کو اختیار کیا ہے ہر ایک
کے ساتھ ہے ایک گروہ عالمونکا ہے اور کہا الترمذی جو بیان مین صفت
نماز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مروی ہے حدیث ابی حمید
ساعدی کی ہے صحیح ابن حبان اور صحیح مسلم مین کہ کان رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ
ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ وَيُقِيْمُ
كُلَّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَقْرَءُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى
يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى
رُكْبَتَيْهِ مُعْتَدِلًا لَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ
بِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى
يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ
ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ
يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَيْهِ فَيَقْعُدُ عَلَيْهِمَا وَيَفْتَخُ
اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَجْلِسُ عَلٰى رِجْلِهِ
الْيُسْرٰى حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَصْنَعُ
فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ
يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ
الصَّلٰوةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بَقِيَّةَ صَلٰوتِهٖ هٰكَذَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ
السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلٰى
شِقِّهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا اور صبح کی نماز میں کبھی قنوت
پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کبھی پکار کر
کہتے اور کبھی آہستہ اور ظہر اور عصر میں آہستہ قرارت کرتے اور بعض
آیات میں ذرا آواز بلند کرتے اتنا کہ ہم لوگ سنتے اور نماز میں داہنے
بائیں نہ دیکھتے اور فرماتے هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ
یہ پھرانا ہے کہ پھراتا ہے اسکو شیطان اور فرماتے یہ پھیر کر دیکھنا

کرنے سے نماز مین ہلاک ہوتا ہے اور اگر لاچاری ہو کسیکو نماز مین التفات کرنے سے تو نماز نفل مین کرے لیکن حدیث ابن عباس کی کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْحَظُ فِی الصَّلٰوۃِ یَمِیْنًا وَشِمَالًا وَلَا یَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ ہر چند جامع ترمذی مین ہے لیکن غریب ہے ثبوت کو نہین پہونچی کسی نے امام احمد حنبل سے پوچھا اور کہا بعضے اہل حدیث روایت کرتے ہین سند کی ساتھہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین کن انکھیون سے دیکھا کرتے امام احمد نے اسپر انکار بہت کیا چہرہ اونکا متغیر ہو گیا اور بدن اونکا کانپنے لگا اور کہا اس حدیث کی اسنا صحیح نہین لیکن اتنا ثابت ہوا ہے کہ ایکبار کسی سفر مین تہے اور ایک آدمی جاسوسی کو دشمن کی طرف بہیجا تہا جب نماز پڑہنے مین مشغول ہوئے نماز مین اس راہ کی طرف دیکہتے تہے اور یہہ ایکبار نفل نماز مین ہوا تہا مہم دینے کی واسطے اور مصلحت اسلام کی اسسے متعلق تہی اور یہہ بہی عبادات مین داخل ہے اسواسطے کہ نماز مین جہاد کی طرف مشغول ہوئے اور نماز خوف اس سے مشابہ ہے حضرت عمر رض فرماتے اِنِّیْ لَاُجَهِّزُ جَیْشِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اور بعد ہر دو رکعت کے تحیات پڑہتے اور سات مقام مین دعا کرتے اول تکبیر تحریمہ کے بعد جیسا ہمنے بیان کر دیا دوسرے پہلے رکوع کے اور بعد فراغت کی قرات سے وتر مین تیسرے اعتدال کے بعد رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ

من شیئ بعد اللهم طهرنی بالثلج والبرد والماء
البارد اللهم طهرنی من الذنوب والخطایا کما
ینقی الثوب الابیض من الوسخ پڑھتے رکوع مین کہتے
سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی
پانچوین سجدے مین اور اکثر دعا سجدے مین ہوتی جیسا ہمنے
بیان کیا چھٹی دونون سجدون کے بیچ جیسے ہمنے کہا ساتوین
تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے لیکن یہہ دعا کہ بعد سلام کے
کرتے ہین عادت سے پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھی آور اس باب مین
کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی اور بدعت حسنہ ہین سب دعائین
کی نفل نماز کی بیچ مین آچکی ہین اور حکم اونکا فرمایا ہے آور بعضے
امام علما کہتے ہین کہ نماز سے جب فراغت کرے ذکر اور تسبیح اور تہلیل
اور تحمید مشروع ہے بے خلاف و مستحب ہے کہ درود پیغمبر صلعم پر
بھیجے پھر مناسب یہہ ہے کہ پیچھے اسکے دعا کرے اور حاجتین اپنے رب العزت
سے مانگے **فصل بعد تشہد کے** فرماتے السلام علیکم
ورحمة الله اور داہنے طرف منہ پھیرتے اتنا کہ رخسارہ کو حضرت
کے صحابہ دیکھتے اور بائین طرف ایسا ہی فرماتے اور عمل حضرت
کا یہی تھا پندرہ صحابہ تک نے اسکو روایت کیا اسناد صحیح کے
ساتھ ولیکن جو کچھ حدیث مین حدی بنت عمیرہ کی آیا ہے کا
یسلم تسلیمة واحدة تلقاء وجهه سند اسکی قایم نہین
آور اہل حدیث کی نزدیک ثابت نہین لیکن حدیث مین عایشہ کی آیا
ہے کان رسول الله صلعم یسلم تسلیمة واحدة یرفع بها

صَوتَہٗ حَتّٰی نَوقَطِنّا اور یہہ حدیث بھی معلل ہے اور اگر معلل نہ ہوتی تو بھی صاف دلالت مقصود پر نکرتی اور لغو سلام تا لی ذکر نکی بلکہ اوس سے سکوت کیا فصل اور دعا و تسبیح سے نماز کے
کرتا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ اور یہہ دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ
اور سجدے میں بہت فرماتے رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰیھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰیھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا
اور تشہد میں فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ دعائیں جو نماز میں حضرت کرتے تمام مفرد لفظ سے مروی ہیں جیسا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ اور جیسا اَغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ اور مانند اسکی اور اگر کوئی کہے حدیث صحیح میں آیا ہے لَا یَؤُمُّ عَبْدٌ قَوْمًا فَیَخُصَّ نَفْسَہٗ بِدَعْوَۃٍ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَھُمْ جواب کہونگا میں کہ امام المحدثین ابو بکر بن خزیمہ کتاب صحیح میں اپنی کہتا ہے کہ یہہ حدیث موضوع اور مردود ہے اور بعضی علما کہتے ہیں کہ اگر یہہ حدیث ثابت ہو تو بھی مراد

ہوگی کہ لفظ جمع سے وارد ہو جیسا کہ اَللّٰھُمَّ اَھْلِیْ یا یمین ہدایت
اور سوا اسکے **فصل** جان تو کہ خوشی اور سرور
اور آنکھ کی روشنی اور خوشدلی جو نماز میں حضرت پاتے کسی عبادت
میں اور کسی وقت میں نہ پاتے اور فرماتے جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی
الصَّلٰوۃِ اور فرماتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوۃِ اور باوجود اسکے
رعایت مقتدیوں کے حال کی آپ سے فوت نہ ہوتی اور جب سنتے کسی
لڑکی کی آواز کے نماز ہلکی پڑھتے اور کبھی کوئی لڑکا نماز میں حضرت سے
متعلق ہوتا اسکو اٹھا لیتے اور کندھے مبارک پر اپنی رکھتے اور کبھی
حسین رضی اللہ عنہ آتے اور سجدہ میں مبارک پیٹھ پر حضرت کی بیٹھتے
انکے لئے سجدہ دراز کرتے اور کبھی نماز میں ہوتے عائشہ رضی اللہ عنہا آتیں
اور دروازہ بند ہوتا کئی قدم چلتے اور دروازہ کھولتے اور کبھی کوئی نماز
کی حالت میں حضرت پر سلام کرتا اشارے سے اسکو جواب فرماتے ہاتھ
پھیلا کر اسطرح کہ پیٹھ ہاتھ کی اوپر ہوتی اور کبھی سر مبارک سے اشارہ
فرماتے اور کبھی عائشہ نماز میں سامنے سوتی ہوتیں وقت سجدہ کے
ہاتھ پاؤں پر انکے رکھتے تاکہ عائشہ سجدہ کی جگہ خالی کریں اور پاؤں انکے
سمیٹتیں اور کبھی منبر پر آیت سجدہ کی آتی منبر سے اترتے اور زمین
پر سجدہ کرتے اور پھر جاتے اور ایکبار دو لڑکیاں بنی عبد المطلب سے لڑ کر
اور ہاتھا پائی کرتی تھیں جب نزدیک حضرت سے ہوئیں انکو دونوں
ہاتھ سے پکڑ لیا اور ایک کو دوسرے سے جدا کر دیا اور نماز میں بہت سے
بار وقت حاجت کی کھنکارتے اور کبھی پابرہنہ نماز ادا فرماتے اور
کبھی جوتی پہنے اور فرماتے صَلُّوْا فِیْ نِعَالِکُمْ خِلَافًا لِلْیَهُوْدِ

اور کبھی ایک کپڑے ہی مین نماز گزارتے اور کبھی دو کپڑے ومین اور قنوت
نماز صبح مین کبھی پڑھتے اور کبھی نہین محدثین کہتے ہین پڑھنا قنوت
کا نماز صبح مین سنت ہے اور چھوڑ دینا بھی سنت اور ساتھ اسکے ہمیشہ
پڑھنے والی پر انکار نہین کرتے ہین اور بدعت نہین گنتے اور فاعل
کو اسکے مخالف سنت نہین بولتے اور ایسا ہی ترک کو اسکی بدعت نہین
جانتے اور تارک کو اسکے مخالف سنت کا نہین کہتے بلکہ کہتے ہین مَنْ
قَنَتَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَقَدْ اَحْسَنَ اور دلیلین طرفین
سے بہت ہین لیکن چونکہ مقصد ثبوت کے طریقہ کا بیان ہے اسی پر قصر
کیا جاتا ہے

فصل بیان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھول نے کی نماز مین

نعمتون نین سے حق تعالی کی امت محمدی پر
ایک یہہ تھی کہ کبھی پیغمبر خدا سہو کرتے نماز مین تاکہ امت پیروی کرے
حضرت کی اس راہ مین کہ نکالین اور سہو کے وقت فرماتے اِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ
اور فرماتے اِنَّمَا اُنَسّٰى اَوْ اَنْسٰى لِاَسُنَّ یعنے مجھی فراموشی کرواتے
ہین تاکہ راہ نکالون اسکی جو بارے مین سہو کے مقرر ہوا **سہو اول**
بخاری مسلم مین ثابت ہوا کہ نماز ظہر مین تھے اور پہلا تشہد شروع نکیا
اور کھڑے ہو گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے تسبیح کہی حضرت نے اشارہ
فرمایا ہاتھ سے کہ کھڑے ہو اور جب دوسرا تشہد تمام کیا دو سجدے کیے اسکے بعد
سلام پھیرا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی فراموش کرے نماز سے جو نماز کے
رکن کی چیز نہو دو سجدہ سہو کرے اور معلوم ہوا کہ جب شروع کیا رکن
کو رجوع نکرے فراموش کی ہوئی چیز کی طرف **سہو دوسرا** اور دوسرا

کہتے ہین کہ سجدہ سہو نکرے کوئی مگر اس پانچ جاگہین کہ پیغمبر خدا نے سجدہ
کیا اور غیر مین اسکے اگر سہو کرے سجدہ سہو نکرے لیکن نماز مین حضرت کو شک ہرگز نہتا
لیکن فرماتے اگر کوئی شک کرے بنا یقین پر رکھے اور شک کو اعتبار نکرے اور پہلے
سلام کے سجدہ سہو کرے اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہین کہ اگر غالب گمان رکھے بنا اسپر کرے اور
امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کہتے ہین بہرصورت بنا یقین پر رکھے

فصل حضرت نماز مین آنکھہ کھلی رکھتے بند نکرتے جیسا کہ بعض
عابد نما عادت رکھتے ہین آور حدیث مین انس کی کہ بخاری اپنی صحیح مین
لایا ہے ایسا ہے کہ فرمایا عایشہ رض کی پاس ایک پردہ تہا جس سے اپنے
گہر کے ایک کونے کو ڈہانپتے تہین فرمایا یہہ پردہ دور کر ہمیشہ اس پردہ
کی تصویرین میرے سامنے رہتی ہین آور حدیث مین بخاری مسلم کے
عایشہ رض سے مروی ہے کہ حضرت نے کپڑا نقشدار پہنا اور نماز مین نقشون
پر اس کپڑے کے نگاہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کہ یہہ کپڑا ابی
جہم کے پاس لیجاؤ اور فرمایا کملی انبجانی میرے واسطے لاؤ کہ نقش اس
کپڑے کے نماز مین مجہے پراگندہ خاطر کرتے ہین آور حدیث جنت اور
دوزخ دیکہنے کی نماز مین آور ہاتہہ لنبا کرنے کی تا کہ بہشت کی میوہ کا خوشہ
تناول فرماوین آور حدیث سلام کا جواب دینے کی اشارے سے ہاتہہ
کے آور حدیث شیطان کے حایل ہونے کی اور پیغمبر صلعم کے پکڑنے
کی اسکو اور گلا دابنے کی یہہ سب دیکہنا آنکہہ سے تہا دلیل ہے اسپر
کہ آنکہہ بند کرنا نماز مین نہ تہا لیکن اگر کسیکو آنکہہ کہولنے سے
نماز مین خاطر پریشانی حاصل ہو بند کرنا آنکہہ کا اسکے حق مین
مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے **فصل** حضرت جب نماز سے

سلام پھیرتے تین بار فرماتے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ
السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسقدر فرما کے

اور اوٹھہ جاتے اور حجرے کی طرف پھر جاتے اور بعضی صحیح حدیثوں
مین وارد ہے کہ پیچھے ہر فرض کے فرماتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ
الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ
الْکَافِرُوْنَ اور سنن ابے داؤد مین امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سلام نماز کا پھیرتے فرماتے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اور مسند مین امام احمد کی
مروی ہے زید بن ارقم سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے ہر نماز
کے فرماتے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّکَ
اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ
کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ
اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا

لک واھلی فی کل ساعۃ من الدنیا والآخرۃ یا ذا
الجلال والاکرام اسمع واستجب اللہ الاکبر اللہ
الاکبر اللہ نور السموات والارض اللہ الاکبر
اللہ الاکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ الاکبر
اللہ الاکبر **اور حضرت فرماتے** کئی باتیں ہیں [illegible]
کہ جو کوئی کہے پیچھے ہر نماز کی ہرگز نومید نہو سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار
اللہ اکبر چونتیس بار اور تمام کرے کو سو بار کہے لا الہ الا
اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر اور ایک دوسری روایت میں ہے اللہ اکبر
چونتیس بار اسی کے ساتھ سو تمام ہوتے اور دوسری روایت میں
سبحان اللہ پچیس بار اور الحمد للہ پچیس بار اور اللہ اکبر
پچیس بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پچیس بار اور ایک
روایت میں سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار اور ایک
دوسری روایت میں صحیح مسلم کی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ
گیارہ بار اللہ اکبر گیارہ بار یہہ ملکر تینتیس بار ہوتے ہیں اور بعضی
عالم کہتے ہیں کہ یہہ روایت مقرر تفسیر ہے حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کی بعضی روایات کی جسمے جو یہہ ہے کہ تسبحون وتحمدون و
تکبرون دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلاثین اور یہہ تفسیر
ایک وہم ہے کیونکہ مراد وہ ہے کہ ہر کلمہ کو تینتیس بار کہو اور فرمایا
جو کوئی پیچھے نماز صبح کے پہلے بات کہنے سے دس بار کہے لا الہ

۳۵ اللہ اکیلا ہیں شریک اسکا اسی کا راج ہے اور اسی کی خوبی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۱۲ ت

۳۶ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اللہ اکبر کہو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار ۱۲

الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی
ویمیت وھو علی کل شیء قدیر دس گناہ اور بدیاں
محو کرتے ہیں اور دس درجے اسکے بلند کرتے ہیں اور قیامت کی
پناہ میں اللہ کی رہیگا مکروہات اور شیطان کے شر سے حراست میں رہیگا
اور کسی گناہ کو طاقت نہوگی کہ اوسے پائے اس دن میں مگر شرک خدا
تعالی کے ساتھ اور ایسا فرمایا ولکن ینبغ لذنب ان یدرکہ
فی ذلک الیوم الا الشرک باللّٰہ تعالی اور مسند امام احمد
میں ثابت ہے روایت سی ام سلمہ کی انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قال لابنتہ فاطمۃ لما جاءت تسالہ الخادمۃ ان
تسبحی اللّٰہ عند النوم ثلثا وثلثین وتحمدہ ثلثا و
ثلثین وتکبرہ ثلثا وثلثین واذا صلیت الصبح ان
تقولی لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات
وبعد صلوۃ المغرب عشر مرات اور صبح کی نماز کی
پیچھے فرماتے اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ
امری واصلح لی دنیای التی جعلت فیہا معاشی واصلح
لی اخرتی التی فیہا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی
فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر
اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ
بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع
لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد

مِنکَ الجَدُّ ابو ایوب انصاری نے کہا جب نماز پڑھتا تھا مین پیچھے پیغمبر خدا کی کسی وقت مین تھا کہ بعد سلام کے نفرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ انْعِشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَایَھْدِیْ لِصَالِحِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا فَاِنَّہٗ لَایَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا پیغمبر خدا نے صلعم اِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَکَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکَ اِنْ مُتَّ مِنْ یَوْمِکَ کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ جِوَارًا مِّنَ النَّارِ وَاِذَا صَلَّیْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَکَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ فَاِنَّکَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ جِوَارًا مِّنَ النَّارِ یہہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہے اور سنن نسائی مین لایا ہے روایت سے ابی امامہ کی مَنْ قَرَءَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ زاد الطبرانی وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا الْمَوْتُ اور اس حدیث کو دوسری جماعت نے سوا نسائی کے روایت کیا ہے جیسے طبرانی اور رویانی اور دارقطنی اور ابن حبان اور سوا انکے اور بعضی حفاظ کہتے ہین کہ صحیح ہے اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے اور حفاظ اسپر اس سبب سے طعن کرتے ہین اور ابن جوزی دلیل لکہا ہی ساتہہ ضعف محمد بن حمیر کے جو راوی حدیث کا ہے اور اس شخص کو بخاری نے عادلون مین داخل کیا ہے اور یحیی بن معین نے جو کسوٹی راویون کی ہے

جو شخص پڑھے آیۃ الکرسی ہر نماز فرض کے پیچھے نہ روکیگی اسکو کوئی چیز بہشت کے جانے سے مگر موت ۱۲ مترجم

اسکی عدالت بین اور معجم طبرانی مین ہے من قرء آیة
الکرسی فی دبر الصلوٰة المکتوبة کان فی ذمة
الله الی الصلوٰة الاخری اور اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت
نے روایت کیا ہے انمین سے امیر المومنین علی رض اور جابر بن عبد الله اور
عبد الله بن عمر اور انس بن مالک و مغیرہ بن شعبہ اور ابو امامہ ہین
اختلاف حدیث کی طریقون اور مخرجون کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ اس حدیث
کا کوئی اصل صحیح ہے موضوع نہین اور عقبہ بن عامر رض نے روایت کی
اور کہا امرنی رسول الله صلعم ان اقرء بالمعوذات فی
دبر کل صلوٰة اور یہہ حدیث نہایت درجے مین صحت کی ہے
اور صحت کی پیغمبر خدا نے معاذ کو کہ بعد ہر نماز کے کہی اللهم اعنی
علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور معجم طبرانی
مین ہے حدیث جابر سے کہ پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ثلث من
جاء بهن مع الایمان دخل من ای ابواب الجنة شاء
وزوج من الحور العین حیث شاء من عفی عن قاتله و
ادی دینا خفیا وقرء فی دبر کل صلوٰة مکتوبة عشر
مرات قل هو الله احد فقال ابو بکر رضی الله عنه او
احدیهن یا رسول الله فقال او احدیهن اور بعد نماز
صبح کے فرماتے اللهم انی اصبحت لا استطیع دفع ما
اکره ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری و
اصبحت مرتهنا بعملی ولا فقیر افقر منی اللهم لا تشمت

بِيْ عَدُوِّيْ وَلَا تَسُوْءْ بِيْ صَدِيْقِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتِيْ
فِيْ دِيْنِيْ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّيْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِيْ وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَّا يَرْحَمُنِيْ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ
اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ
اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَ
بَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ
فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ
اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ
عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

فصل

بیان میں سنن رواتب کی نمازوں کے جسپر ہمیشہ مداومت کرے

جب گھر میں رہتے دس رکعت قوت نہوتی
دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت پہلی ظہر کے فرض سے اور
دو رکعت بعد اسکے اور دو رکعت بعد فرض مغرب کی اور دو رکعت
بعد فرض عشا کے اور دو رکعت نماز بعد فرض ظہر کے کسیوقت فوت
ہوئی ہے بعد عصر کی اسکو قضا کیا اور ہمیشہ بعد عصر کے دو رکعت گزارتے

۳۹

کرکے حرام سے اور مستغنی کر مجھکو ساتھ اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے اے زندہ رہنے والے ہر کام کے تھامنے والے

اور یہہ بات خصائص سے حضرت کی تہی اور غیر کے حق مین مکروہ ہے
اور کبہی پہلے ظہر کے چار رکعت پڑہتے اور عبارت بخاری کی یہہ ہے کَانَ
لَا یَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ اور علما نے
اس حدیث کی دو تاویلین کی ہین ایک یہہ کہ جب سنت ظہر کی گہر
مین پڑہتے چار رکعت پڑہتے اور جب مسجد مین ہوتے دو رکعت
ادا کرتے اور دوسری یہہ کہ چار رکعت ایک نماز تہی بالاستقلال
جو حضرت بعد آفتاب ڈہلنے کے ادا کرتے اور فرماتے کہ هٰذِهٖ سَاعَةٌ
تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا
عَمَلٌ صَالِحٌ اور عبد اللہ بن مسعود بعد زوال کے آٹھ رکعت پڑہتے
اور فرماتے اِنَّهُنَّ يَعْدِلْنَ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ
اور بعضے بزرگ کہتے ہین بہید اسمین گویا یہہ ہے کہ یہہ دونون وقت
وقت نزول رحمت کی ہین کیونکہ دروازے رحمت بعد زوال کے کہلتے
ہین اور زوال آدہا دن ہو چکنے بعد ہے اور نازل ہونا رحمت الٰہی کا
رات مین بعد آدہی رات کی ہے اور جب دونون وقت مقام نزدیکی اور
رحمت کے ہین پس مناسبت ظاہری حاصل ہے دونون وقتون کے
درمیان اور مسند امام احمد و سنن و نسائی و ترمذی مین مروی ہے
مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا
حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اور یہہ چار رکعتین دو سلام سے ادا کرتے
ہین اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا کَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّيْ
قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى
الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

دو مومنیان رواہ احمد والترمذی وحسنہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے

ترمذی نے اور تحسین اسکی کی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز سولہ رکعت سنت ادا فرماتے چار رکعت پہلے

ظہر کے اور دو بعد اسکے اور چار پہلے عصر کے اور چار رکعت ضحی کے وقت

دو رکعت صبح کو بسبب مشہور ہونے کی ذکر نکیا اور مغرب کی دو سنت اور عشا

کی دو سنت یہہ رات کی سنتین ہین اور یہان مذکور دن کی سنتون کا ہے

اور یہہ روایت ایک ٹکڑا ہے لنبی حدیث کا لیکن علما نے سند مین

اسکی کلام کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین پیغمبر صلعم نے

فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا اور ابن

حبان نے اس حدیث کی تصحیح کی اور دو رکعت پہلے مغرب کی بعض

صحابہ رضی اللہ عنہ گزارتے تھے اور حضرت نے منع نکیا اور صحیحین مین

ثابت ہے کہ فرمایا صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ادا کرنا اسکا اچھا ہے اور مستحب

لیکن درجہ مین مؤکد کے نہین تمام رواتب سنتین حضرت اپنی گھر مین ادا کرتی

تھے خصوصا دو رکعت سنت بعد مغرب کے کبھی مسجد مین نگزارین اور اسی سبب سے

علما کو اس جا بھی خلاف ہے کہ اگر کوئی دو رکعت سنت مغرب کی مسجد مین ادا کرے

یہہ ادا کرنا کفایت ہے یا نہین بعضے کہتی ہین نہین اور امام مروزی کہتا ہے

جو پڑہے دو رکعت نماز بعد مغرب کی مسجد مین ہوگا گنہگار اور ابو ثور

کہتا ہے کہ وہ گنہگار ہی اور سبب اوسکی گنہگاری کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا نے

حکم کیا اور فرمایا اِجْعَلُوْهَا فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور نزدیک اکثر علما کی کافی

ہے مگر ترک اولی ہے اور مغرب کی سنت نہین دو چیزین سنت ہین ایک یہہ

کر درمیان سنت اور فرض کے بات نہ کہی کیونکہ حدیث مین آیا ہے مَنْ
صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَالَ مَکْحُوْلٌ یَعْنِیْ قَبْلَ اَنْ
یَتَکَلَّمَ رُفِعَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ دوسری سنت یہہ
کہ گہر مین ادا کرے پیغمبر صلعم مسجد مین بنی عبد الاشہل کے آئے اور نماز
مغرب کی پڑہی جب فارغ ہوئے دیکہا کہ اس گہر کے لوگ مسجد مین
نماز کی طرف مشغول ہوئے فرمایا ہٰذِہٖ صَلٰوۃُ الْبُیُوْتِ اور عبارت
مین ابن ماجہ کی ہے اِرْکَعُوْا ھَاتَیْنِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حاصل
کلام یہہ کہ عادت حضرت رسالت پناہ کی یہہ تہی کہ تمام سنت اور
نفل گہر مین گزارتے مگر کسی سبب سے فرمایا کرتے اَیُّھَا النَّاسُ صَلُّوْا
فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ
اور صبح کی نماز کی سنتون کی اسقدر حفاظت کرتے تہے کہ سفر مین بہی
اسپر ہمیشگی کرتے اور مروی نہین کہ سفر مین کوئی سنت اتہ پڑہی ہو
سواے سنت فجر اور نماز وتر کے اور علما کو دو قول ہین افضل ہونے مین
فجر کی سنت اور نماز وتر کے بعضی کہتے ہین کہ سنت فجر موکدہ زیادہ ہے
اور زیادہ ہمیشگی کی گئی ہے عمل مین اور جیسا کہ وتر بعضون کے نزدیک
واجب ہے سنت فجر کی بہی بعضون کے نزدیک واجب ہے اور بعضے بزرگوار
کہتے ہین فجر کی سنت شروع عمل ہے اور وتر ختم عمل کا نسبت قصد اور
اہتمام حال پر دونون کے خرچ کیا گیا ہے اور اسی سبب سی نماز مین سورہ
اخلاص دونون نمازون مین پڑہنا شروع ہوا سورہ قل یا ایہا الکافرون کے
ساتہ یہہ دونون سورتین جامع ہین توحید عملی اور علمی اور توحید معرفت
اور ارادت اور توحید اعتقاد اور قصد کو جیسا کہ کتاب جامع سورہ اخلاص نے

فضایل سورۃ الاخلاص مین اسنے بیان کیا ہے **فصل** حضرت

صبح کی دو رکعت سنت نماز پڑہکے داہنا بازو زمین پر رکہتے اور ایک لحظہ

آرام کرتے اور جامع ترمذی مین ہے کہ فرمایا اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ

قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِہٖ الْاَیْمَنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ

صَحِیْحٌ وَّغَرِیْبٌ ابن حزم کہتا ہے فرض ہے یہہ کروٹ سونا نمازی پر

یہانتک کہ اگر یہہ سونا سنت فرض کے درمیان ترک کریگا تو فرض نماز اوسکی

باطل ہوگی اور بعضے عالمون نے تائید مین اس مذہب کی ایک مجلد تصنیف

کیا ہے اور ایک جماعت مشایخین طریقت مین سے اس قول کے قایل ہین

جیسے صاحب فتوحات اور سوائے اسکے اور ایک جماعت علما کی قایل اس

قول کی کراہیت کی ہین اور اسے بدعت کہتے ہین اور بہت سے علما بیچ کی راہ

بیچ کی چلے ہین اور اسکے مستحب ہونے کی قایل ہین اور امام مالک کہتے ہین

کہ اگر واسطے آرام کے کروٹ پر لیٹے تو اچہا ہے اور سونے مین داہنے پہلو پر

سر یہہ ہے کہ نیند غلبہ نکریگی کیونکہ دل بائین طرف لٹکا ہوا ہے اگر بائین

کروٹ پر لیٹے تو دل قرار پائیگا اور آرام غالب کریگا نیند زور سے آجائیگی اور

جب داہنی کروٹ سوئیگا دل اپنے آرام کی جگہ ڈہونڈہتا رہے گا اور بے آرامی

مین گریگا جلدی آنکہہ نہ لگے گی اور لگے گی تو بیہوشی سے نہین اور اسی سبب

سے اطبا بائین کروٹ سونا پسند کرتے ہین خوب راحت حاصل کرنے کو

اور اصحاب شرع سونے کو داہنے کروٹ پر اختیار کرتے ہین اور حاصل

یہہ کہ سونا داہنی طرف دل کو نفع دیتا ہے اور بائین طرف بدن کو

فصل رات کو اوٹہنے کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ علما کو

اختلاف ہے کہ رات کو اوٹہنا حضرت رسالت پر فرض تہا یا سنت دونون

کرو ہون کی دلیل ایک ہے اور وہ آیت قرآن کی ہے وَمِنَ اللَّیْلِ
فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ایک جماعت کہتی ہے یہہ آیت صاف تہجد کے
واجب ہونے کی بیان مین اور ایک جماعت کہتی ہے صاف حکم ہے رات
کو اوٹھنے کا اور تہجد پڑھنے کا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ و
قُمِ اللَّیْلَ اور کوئی ناسخ صحیح نہ آیا اور لفظ نافلہ کا اگر مراد اس سے نفل ہوتی
تو لفظ لک کہ خصوصیت کہتا ہے حضرت کے ساتھ مذکور نہ ہوتا بلکہ معنی نافلہ
کی زیادتی ہے اور زیادتی جبتک کہ متعین نہین ہوتی دلالت نفل پر
نہین کرتی اور مراد لفظ نافلہ سے زیادتی درجون کی ہے اسی سبب سے
مخصوص ہوا لفظ نافلہ کا ساتھ حضرت کی کیونکہ اوہمارات کا حق
مین حضرت کی غیر مستحب ہے اور اتار نیوالا برائیونکا لیکن حضرت کے
حق مین کہ مغفور مطلق ہین درجون کی زیادتی اور مرتبون کی بلندی
ہے مجاہد کہتا ہے کہ حضرت کی غیر کے لئے نفل نہین بلکہ اتار نیوالا ہے
برائیونکا اور نفل خاص حضرت کی لئے اور حضرت نبوت صلعم کسی حال مین
رات کا اوٹھنا ترک نفرماتے اور گھر سفر دونون مین اسپر محافظت
کرتے اگر کسی بیماری کے سبب سے یا بسبب نیند کے غلبے کے رات کو اوٹھنا ہو سکتا
دن کو بارہ رکعت نماز بدل اسکے پڑھتے اور رات مین تیرہ رکعت سے زیادہ
نگزارتے اور کبھی گیارہ رکعت پر بس کرتے اور پانچ رکعت آخر کی ایک
سلام سے ادا کرتے اور بعضی عالم حدیث کی کہتے ہین کہ زیادہ گیارہ رکعت
سے نہ تھی روایت تیرہ رکعت کی صحیح ہے لیکن مراد اوس سے سنت فجر ہے
اور عایشہ رض کی حدیث مین یون بیان کیا گیا ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَاتٍ بِرَکْعَتَی

الفجر وقال الشعبي سالت ابن عباس وابن عمر عن
صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالا
ثلث عشرة منها ثمان ويوتر بثلاث وركعتين
بعد الفجر اور صحیحین مین دوسری روایت صحیح اس بابمین آئی ہے
کہ تیرہ رکعت نماز حضرت کی سواے سنت صبح کی تہی عن ابن عباس
انه بات في بيت خالته ميمونة فقام النبي صلى الله عليه
وسلم من الليل فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم
ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم
اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين
ثم خرج فصلى الصبح اور دوسری روایت مین ہے صلى ثلث
عشرة ركعة ثم نام حتى نفخ فلما تبين له الفجر
صلى ركعتين خفيفتين اور اتفاق ہوا علما کا گیارہ رکعت
پر اور پچھلی دو رکعت مین اختلاف پڑا بعضے اسکو سنت فجر کی نہین
جانتے اور بعضی جانتے ہین اور جب اس عدد کو فرایض و سنتون کے
ساتھ ملادی تو کل گنتی پیغمبر کی نماز کی رات دن مین چالیس رکعت
ہوتی ہے کہ حضرت اسکو ہمیشہ حفاظت کی ساتھ ادا کرتے سترہ رکعت
فرض اور دس رکعت یا بارہ سنت معمولی یعنے ہر نماز فرض کے پیچھے اور گیارہ
یا تیرہ رکعت رات کی یہہ سب چالیس رکعت ہوتی ہین اور جو زیادہ آیا
پڑہنے کسی سبب سے تہا جیسے آٹہ رکعت نماز مکہ کے فتح کے دن ادا کی
اور جیسے نماز چاشت کی کہ جب سفر سے پہر کر گہر پہونچتے ادا کرتے اور
جیسے دو رکعت نماز تحیت مسجد کی اور جیسے وہ دو رکعت کہ کسی کے ملاقات

کو جاتے اسکے گہر مین بیٹہتے اور اوس تل ان نمازون کی سو حق کے طلب
کرنیوالی کو چاہیئے کہ پیروی حضرت کی کرے اور اس چالیس رکعت کو بہر
کسی وقت مین قصدًا چہوڑ نہ دے اور عمر بہر اسپر مواظبت کرے کہ بیشک
نیکیون کے دروازہ کہلنی کا اور ہمیشگی کی مراد پانے کا سبب ہو جیکو نی
اکرم الاکرمین کا دروازہ انگلی سے طلب ادب کی حضرت کی طور پر اتباع
کے ساتہہ ہر روز چالیس بیر کہٹکہٹایا کرے بہت جلد نیکبختی کا دروازہ
اوسپر کہل جاوے **فصل** جب آدہی رات گزر جاتی حضرت اوٹھتے
اور کبہی آدہی رات سے پہلے اور کبہی جب مرغ بانگ دیتا اور مرغ اکثر
آدہی رات کی بعد بانگ دیتا ہے اور جب سو اوٹہتے دست مبارک
آنکہہ پر ملتے اور مسواک کرتے پہر وضو کرتے اور مسواک کرتے وقت یہہ
آیہ آخر سورہ آل عمران سے پڑہتے اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
آخر سورہ تک پڑہتے اور ہلکی دو رکعتون کے ساتہہ نماز شروع کرتے
اور امت کو بہی ہلکی پڑہنے کا حکم فرماتے کہ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ
اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحْ صَلٰوتَهٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ اور رات کے
اوٹہنے کی کیفیت صحیح حدیثون مین آٹہہ طور پر آئی ہے اور ان آٹہہ
طریقون مین سے ایک طور پر ہمیشگی کرنے مین اور کرنے مین ہر طور کے
مختلف وقتون مین علیحدہ مختار ہے پہلا طور جو مذکور ہے حدیث مین
ابن عباس مروی ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ فَقَرَءَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ
ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ
وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ
وَيَقْرَءُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ فَاَذَّنَ
الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَمِنْ
اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا اور یہہ روایت مسلم کی ہے اور پہلی دو رکعت
ہلکی پڑہنے کا مذکور اسمین نہین آ اور جواب اسکا دو طور سے کہتے ہین ایک
یہہ کہ کبہی شروع کی دو رکعت ہلکی پڑہتے اور کبہی لنبی دوسرا یہہ کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا حال حضرت کی رات کو اوٹہنے کا خوب جانتی تہین
شاید جو کچہہ عائشہ نے پا دکہا ابن عباس سے جاتا رہا ہو **دوسرا**
طور موافق عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے یہہ ہے کہ حضرت پہلی
ہلکی دو رکعت پڑہتے اور بعد اسکے درازی نماز مین کرتے اور دس رکعت
پانچ سلام سے ادا کرتے اور وتر ایک رکعت ایک سلام سے **تیسرا طور**
تیرہ رکعت سوائے دو رکعت سنت صبح کے پڑہتے **چوتھا طور**
آٹہہ رکعت چار سلام سے پڑہتے اور پانچ رکعت وتر درمیان مین
کہین بیٹہکر ایک سلام اور ایک تشہد سے ادا کرتے **پانچوان طور**
نو رکعت ملاکر آٹہہ رکعت پے در پے پڑہتے اور صرف آٹہوین رکعت مین

بیٹھکر تشہد اور دعا پڑھکر اوٹھتے اور ایک رکعت پڑھکر بیٹھتے اور تشہد پڑھتے اور سلام پھیرتے اور بعد اسکے اوٹھتے اور دو رکعت بعد الوتر ادا کرتے **چھٹا طور** سات رکعت ایک سلام سے ادا کرتے چھ رکعت پیا پی پڑھکر بیٹھتے اور سلام نہ پھیر کر اوٹھتے ساتوین رکعت پڑھکر سلام پھیرتے اور بعد ان سات رکعت کی دو رکعت بیٹھکر ادا کرتے **ساتوان طور** ہر دوگانے پر سلام پھیرتے اور آخر مین تین رکعت ایک سلام پر پڑھتے حافظ حدیث کی اس روایت پر طعن کرتے ہین کیونکہ صحیح ابن حبان مین سند صحیح سے آیا ہے لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اور حدیث مین عایشہ رضی اللہ عنہا کی آیا ہے صحیح اسنادسے کہ آخر کی دو رکعت مین سلام پھیرتے بعد اسکے ایک رکعت پڑھتے امام احمد سے پوچھا کسی نے کہ وتر کے حق مین کیا کہتے ہو کہا أَكْثَرُ الْحَدِيثِ وَأَقْوَاهُ رَكْعَةٌ فَأَنَا أَذْهَبُ إِلَيْهَا دوسری بار پوچھا لوگون نے کہا يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُسَلِّمْ رَجَوْتُ أَنْ لَا يَضُرَّهُ إِلَّا أَنَّ التَّسْلِيمَ أَثْبَتُ **آٹھوان طور** نسائی کی سنن مین حذیفہ رضہ روایت کرتا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے مین پیغمبر خدا کے ساتھ مین نماز پڑھی یعنے رات کی نماز رکوع مین دیر کی قیام کے برابر یہہ تسبیح کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بعد اسکے بیٹھے اور فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِي اور دوہراتے تھے اسکو جب چار رکعت نماز اسطرح ادا کر چکے بلال نے صبح کی اذان کہی اور صبح کی نماز کے واسطے پیغمبرؐ کو بلایا پس آٹھ طور قیام میں رات کی پیغمبرؐ سے ثابت ہوئے ہین وتر کو کبھی اول رات مین ادا کرتے

آدہی رات کی درمیان مین اور اکثر پچھلی رات مین اور کبھی تمام رات اسی آیت
کو دوہرایا کرتے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ
لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور پیغمبر خدا رات کو تین طرح سے نماز
پڑہتے تہے اول یہہ کہ ساری نماز کہڑے ہوکر ادا کرتے اکثر تو یہی تہا دوسرے
یہہ کہ تمام رات بیٹھکر ادا کرتے اور رکوع بہی بیٹھے ادا کرتے تیسرے یہہ کہ
بیٹھے ساری قرارت ادا کرتے جب تہوڑی باقی رہجاتی کہڑے ہوتے تب
رکوع کرتے یہہ تین صورتین حدیث سی صحیح ہوئی ہین لیکن وہ حدیث
جو آئی ہے کہ آنحضرت کی بیٹھنے کی شکل بیٹھکر نماز ادا کرنے کی حالت مین
چار زانو تہی حدیث یاد رکہنے والون نے اسپر طعن کیا ہے اور بعضی راوی پر
اسکے خطا کا گمان ہے **فصل دو رکعت نماز کے بیان مین**
بعد وتر کے دو رکعت جو بعد وتر کے پڑہتے ہین صحیح روایت سے ثابت
ہوئی ہین صحیح مسلم مین عائشہ رضہ روایت کرتی ہین کَانَ يُصَلِّي
ثَلٰثَ عَشَرَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ
ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ اور مسند مین
امام احمد کی ام سلمہ سے روایت ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّي
بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور ابو امامہ سے
روایت ہی کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ
وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَءُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا
الْكَافِرُوْنَ اور جن صحابہ کا ہمنے ذکر کیا اونکے سوا اور صحابہ نے
اسکو روایت کیا ہے لیکن بظاہر مین مختلف معلوم ہوتی ہے اس

حدیث کی اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا بہت عالمون
پر ان دو حدیثون کا اختلاف بٹانا مشکل ہو گیا ہے لاچار امام مالک انکا
دو رکعتون کی حدیث کا کرتے ہین آور امام احمد کہتی ہین کہ نہ مین خود پڑہتا
ہون اور نہ کسیکو منع کرتا ہون اور ساعی عالم کہتی ہین بیان جواز کی واسطی
تاکہ معلوم ہو کہ بعد وتر کے نفل پڑہنا جایز ہے اور وتر نفل کے جبر کا
والی نہین ہے اس واسطے اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا
کے معنی آخر رکعت کو وتر کرنا مستحب ہوگا آور بعضی عالم کہتے ہین کہ یہ دو
رکعت وتر کی پیچھے لگی ہے آور وتر کی سنت پڑہی جاتی ہے خصوصًا مذہب
مین اوس شخص کے جو قابل اسکے واجب ہونے کا ہے اور جب وتر
جو مغرب کے ہی جوڑ الگئی گئے دو رکعت سنت ہے اتکی وتر بہی جوڑ الگئی گئی دو
رکعت سنت سی **فصل** صحیح روایت مین کہین نہین آیا کہ وتر کی
نماز مین قنوت پڑہتے امام احمد کہتی ہین کہ قنوت کی روایت صبح کی نماز
مین ثابت ہوئی ہے لیکن وتر مین کوئی حدیث صحت کو نہین پہونچی بلکہ کوئی
روایت نہین آئی لیکن کتنے صحابہ نے وتر مین قنوت پڑہی ہے چنانچہ مسند
مین امام احمد کی حدیث آئی ہے عَنِ الحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ رض قَالَ عَلَّمَنِی
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُولُھُنَّ فِی قُنُوتِ الوِترِ
اَللّٰھُمَّ اھدِنِی فِیمَن ھَدَیتَ وَعَافِنِی فِیمَن عَافَیتَ وَتَوَلَّنِی
فِیمَن تَوَلَّیتَ وَبَارِک لِی فِیمَا اَعطَیتَ وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیتَ
فَاِنَّکَ تَقضِی وَلَا یُقضٰی عَلَیکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَن وَّالَیتَ
وَلَا یَعِزُّ مَن عَادَیتَ تَبَارَکتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیتَ وَصَلَّی اللّٰہُ
عَلَی النَّبِیِّ آور سیوطی ترمذی کہتا ہے بہتر حدیث جو قنوت وتر کے

باب مین روایت کی گئی ہے یہہ حدیث ہی اور امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود رضی سی ثابت ہوا کہ انہون نے قنوت نماز وتر مین پڑہی ہے لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا سی روایت نہین آئی اور جو روایت کیا ہو سو مطعون اور افترا ہوگا اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہی کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اور اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ شاید تشہد مین پڑہا ہو اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بعد تشہد کے پڑہا ہو اور اسکا احتمال زیادہ ہے بلکہ مقرر یہی ہے کہ نسائی مین روایت ہے کہ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ وَتَبَوَّءَ مَضْجَعَہٗ اور اس روایت مین نسائی نے ایک لفظ زیادہ روایت کیا ہے اسطرح لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ اور بعضی روایت صحیح مین ثابت ہوا کہ اسکو سجدہ مین کہتے تو چاہیئے کہ دونون جگہ مین کہا کرے اور مستدرک مین حاکم کی حدیث ہے ابن عباس رض کی روایت ہی احوال مین نماز رسول اللہ صلعم کے اور انکے وتر کے پہر جب اونکی اپنی نماز سنا مینے فرماتے تہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ یَوْمَ لِقَائِكَ نُوْرًا اور بعضے روایت مین آیا ہے وَفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا

وَأَعْطِنِي رُشْدًا اور وتر کی نماز مین پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی پڑہتے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور جب سلام پہیرتے تین بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور تیسری بار بلند آواز سے کہینچکر حرفون کو کہتے اور بعد اوسکے کہتے رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ اور قرآن کو نماز مین کہول کہولکر پڑہتے اور آخر آیہ مین وقف کرتے اگرچہ بعد کی آیت سے علاقہ رکہتے ہون اور بعضی قاری کہتے ہین وقف اوس جگہ کرنا بہتر ہے جہان بات تمام ہو اور کلام ایکدوسرے سے جدا ہو جاوے اور یہ بات پسند نہیں آئی کیونکہ پیروی پیغمبر خدا کی سب چیز مین افضل ہے اور عالمونکا اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ کہولکر تہوڑا پڑہنا بہتر ہے یا جلدی کے ساتہہ بہت پڑہنا ابن عباس اور ابن مسعود کہتے ہین کہ ٹہیرکر اور سمجہکر تہوڑا پڑہنا افضل ہے اور امیر المومنین علی رضہ اور ایک جماعت اور صحابہ اور تابعین کی اور امام شافعی کہتے ہین کہ بہت پڑہنا افضل ہے اسواسطے کہ ہر حرف کی بدلے دس نیکیان ہین اور پیغمبر خدا نے فرمایا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ اور پچہلی عالم بعضے کہتے ہین ثواب ٹہیرکر اور سمجہکر پڑہنے کا بہت بڑا ہے اور ثواب زیادہ پڑہنے کا بہی بہت بہتر ہے اور زیادہ اسکی یہ مثال ہے کہ جیسے کسی نے بیش قیمت موتی کو صدقہ کیا اور زیادہ پڑہنے کی یہ مثال ہے کہ جیسے کسی نے بہت موتی دیئے مگر چہوٹے اور رات کی قرأت کبہی آہستہ پڑہتے اور کبہی پکارکے اور کبہی بہت کہڑے ہوتے اور کبہی تہوڑا

افضل نماز چاشت کی بیان میں

اس نماز کی عادت کے بیان میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ سُبْحَۃَ الضُّحٰی اَرْبَعًا وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا وَفِیْ لَفْظٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعًا وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ صَلّٰی سُبْحَۃَ الضُّحٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ صَلَّیْتُ صَلٰوۃَ رَغْبَۃٍ وَّرَھْبَۃٍ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِی اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَقْتُلَ اُمَّتِیْ بِالسِّنِیْنَ فَفَعَلَ وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُظْھِرَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا فَفَعَلَ وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَلْبِسَھُمْ شِیَعًا فَاَبٰی عَلَیَّ صحیح رواہ الحاکم وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلٰوۃَ الضُّحٰی ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ حَتّٰی قَالَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَعَنْ اُمِّ ذَرَّۃَ قَالَتْ رَاَیْتُ عَائِشَۃَ تُصَلِّی الضُّحٰی وَتَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلَّا اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الضُّحٰی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الضُّحٰی سِتَّ رَکَعَاتٍ وَعَنْ عَائِشَۃَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً
اور نقل ہے عایشہ اور ام سلمہ کی زبانی کہ نبی پڑھتے تھے چاشت کی نماز
بارہ رکعت وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ
رَكَعَاتٍ اور نقل ہے علی اور عایشہ اور انس اور جابر کی زبانی کہ
نبی پڑھتے تھے چاشت کی نماز چھ رکعت وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَعَنْ
اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ
تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ
صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ
ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى وَفِيْ مُسْنَدِ
الْاِمَامِ اَحْمَدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ يَرْفَعُهُ مَنْ قَعَدَ
فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ
رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ
وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنِ التِّرْمِذِيِّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ
الضُّحٰى غُفِرَ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ابن آدم لا تعجزنی
من اربع رکعات فی اول النہار اکفک آخرہ اور نقل
ہے نعیم بن ہمار کی زبانی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ فرماتا ہے کہ
اے آدم کی اولاد نہ جی ہار تو میرے پاس چار رکعت لانے سے دن چڑھے
بچاؤنگا تجھکو ہر بلا سے آخر دن تک **وعنہ** الترمذی
وابن ماجۃ عن انس بن رفعہ من صلی الضحی ثنتی
عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من ذھب
اور ترمذی اور ابن ماجہ کی کتاب سے نقل ہے انس کی زبانی فرمایا رسول اللہ
نے جو کوئی پڑھیں چاشت کی وقت بارہ رکعتیں بنا دیگا اللہ اسکے لیے
ایک محل سونے کا جنت میں **وعنہ** مسلم عن زید
بن ارقم انہ رای قوما یصلون الضحی فی مسجد
قباء فقال اما علموا ان الصلوۃ فی غیر ھذہ الساعۃ
افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ
الاوابین حین ترمض الفصال ای تشتد حر
النہار فتجد الفصال حر الرمضاء **وفی**
صحیح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الضحی
رکعتین فی بیت عتبان بن مالک **وعن** ابی ہریرۃ
رفعہ لا یحافظ علی صلوۃ الضحی الا اواب رواہ
الحاکم علی شرط مسلم **وعنہ** عن ابی ہریرۃ
رفعہ ان للجنۃ بابا یقال لہ الضحی فاذا کان یوم
القیامۃ نادی مناد این الذین کانوا یداومون

روایت کیا اسکو حاکم نے ... ترجمہ اور اسی حاکم کی کتاب میں ابی ہریرہ سے نقل ہے ... صلعم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اسکو باب الضحی کہتے ہیں ... جب قیامت کا دن ہوگا پکاریگا پکارنے والا کہاں ہیں چاشت کی نماز ... یہ تمہارا دروازہ ہے ... اللہ کے فضل سے

عَلَى صَلٰوةِ الضُّحٰى هٰذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوْهُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي ذَرٍّ اَوْصِنِيْ يَا عَمِّ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ
الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلَّى اَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ
وَمَنْ صَلَّى سِتًّا لَمْ يَلْحَقْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ وَمَنْ
صَلَّى ثَمَانِيًا كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ صَلَّى عَشْرًا
بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اور نقل ہے ابن عمر کی زبانی
کہ کہا اسنے ابی ذر کو وصیت کر مجھے ای چچا بولا پوچھا مین نے رسول
سے جسطرح پوچھا تو نے مجھسے سو فرمایا جسنے پڑہین دو رکعتین چاشت
کی نہین لکھا جاویگا غافلون مین اور جسنی پڑہین چار لکھا جایگا عابدون
مین اور جسنی پڑہین چھہ نپہچیگا اسکے اسدن کچہ گناہ اور جسنے
پڑہین آٹھہ لکھا جاویگا ادب والون مین اور جسنی پڑہین دس بناویگا
اسکے لئے گہر جنت مین وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَلَّى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يَوْمًا اَرْبَعًا ثُمَّ يَوْمًا سِتًّا ثُمَّ يَوْمًا ثَمَانِيًا ثُمَّ تَرَكَ
وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ يَرْفَعُهُ مَنْ مَشٰى اِلٰى صَلٰوةٍ
مَكْتُوْبَةٍ وَهُوَ مُتَطَهِّرٌ كَانَ لَهُ اَجْرُ الْحَاجِّ
الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشٰى اِلٰى سُبْحَةِ الضُّحٰى كَانَ لَهُ كَاَجْرِ
الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ
فِي عِلِّيِّيْنَ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ يَرْفَعُهُ مَنْ صَلَّى

الصُّبحَ فِی مَسجِدِ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ ثَبَتَ فِیہِ حَتّٰی یُسَبِّحَ فِیہِ سُبحَۃَ الضُّحٰی ثُمَّ صَلّٰی کَانَ لَہٗ کَاَجرِ حَاجٍّ اَو مُعتَمِرٍ تَامٍّ لَہٗ حَجَّتُہٗ وَعُمرَتُہٗ **وَعَن** اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ جَیشًا فَاَعظَمُوا الغَنِیمَۃَ وَاَسرَعُوا الکَرَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا رَاَینَا بَعثًا اَسرَعَ کَرَّۃً وَّلَا اَعظَمَ غَنِیمَۃً مِن ھٰذَا البَعثِ فَقَالَ اَلَا اُخبِرُکُم بِاَسرَعَ کَرَّۃً وَاَعظَمَ غَنِیمَۃً رَجُلًا تَوَضَّأَ فِی بَیتِہٖ فَاَحسَنَ وُضُوءَہٗ ثُمَّ عَمَلَ اِلَی المَسجِدِ فَصَلّٰی صَلٰوۃَ الغَدَاۃِ ثُمَّ اَعقَبَ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی فَقَد اَسرَعَ الکَرَّۃَ وَاَعظَمَ الغَنِیمَۃَ یہہ سب حدیثین دلیل ہین مستحب ہونے اور فضیلت پر نماز چاشت کی اور یہہ مذہب بہت علما اور مشایخ کا ہے اور ایک جماعت عالمون کی اسکی کراہیت کی قایل ہوئی ہے اور کہتی ہین ایک بدعت ہی بدعتون سے اور دلیل لاتے ہین ایک آثار کو جو بخاری نے ابن عمر کی زبانی نقل کی کہ اِنَّہٗ لَم یَکُن یُّصَلِّیھَا اَبُو بَکرٍ وَّلَا عُمَرُ فَقُلتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَخَالُہٗ اور عبد الرحمن بن ابی بکرہ کے زبانی نقل کہ ابو بکرہ نے ایک جماعت کو دیکھا کہ پڑھتے ہین نماز چاشت کی انکو کہا اِنَّکُم تُصَلُّونَ صَلٰوۃً مَا صَلَّاھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَلَا عَامَّۃُ اَصحَابِہٖ اور عایشہ کی زبانی نقل ہے مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سُبحَۃَ الضُّحٰی وَاِنِّی لَاُسَبِّحُھَا وَاِن کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیَدَعُ العَمَلَ وَھُوَ یُحِبُّ اَن یَّعمَلَ بِہٖ خَشیَۃَ اَن یَّعمَلَ بِہٖ فَیُفتَرَضَ عَلَیھِم اور قیس بن عبید کہتا ہے ایک برس عبد اللہ

ابن مسعود رضہ کے پاس آمد و رفت کی ہیں ہر گز نہ کہا کر نماز چاشت پڑہی ہو

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا ابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِذَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَسَئَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا ابْتَدَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ صَلٰوةِ الضُّحٰى اور دوسرے گروہ عالموں کے کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ اسکو کبھی کبھی پڑہیں اور کبھی ترک کریں اور یہ لوگ دلیل لاتے ہیں حدیث سے عبد اللہ بن شقیق کی اسنے کہا کہ پوچھا میں نے عائشہ رضہ سے کہ آیا پیغمبر خدا نماز چاشت پڑہتے تھے بولیں نہیں مگر جب کہ سفر سے آتے اور نقل ہے ابی سعید خدری کی زبانی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّيْهَا يَوْمًا وَيَدَعُهَا عَشَرَةَ اَيَّامٍ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحٰى فَاِذَا اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ صَلّٰى وَكَانَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ وَعَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُحَافِظُوْا عَلَيْهَا كَالْمَكْتُوْبَةِ وَيُصَلُّوْنَ وَيَدَعُوْنَ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَدَعُ صَلٰوةَ الضُّحٰى وَاَنَا اَشْتَهِيْهَا مَخَافَةَ اَنْ اَرَاهَا حَتْمًا عَلَيَّ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ كُنَّا نَقْرَءُ فَنَبْقٰى بَعْدَ قِيَامِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ نَقُوْمُ فَنُصَلِّي فَبَلَغَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ذٰلِكَ فَقَالَ لِمَ تُحَمِّلُوْنَ عِبَادَ اللّٰهِ مَا لَمْ يُحَمِّلْهُمُ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَفِيْ بُيُوْتِكُمْ

یہہ گروہ حدیثون کو لا کرکے کہتے ہین کہ اسکو ہمیشہ نہ پڑہا کرے اور ٹھیک یہہ ہے
کہ اسکا ہمیشہ پڑہنا مستحب ہے اور ڈر فرض کے وہم ہونیکا جاتا رہا لیکن بہتر
یہہ ہے کہ گہر مین ادا کرے اور عایشہ کی زبانی امام مالک نقل کرتے ہین کہ
نُشِرَ لِی اَبَوَای مَاتَرَکْتُہَا بہت عالمون نے چار رکعت پڑہنا
اختیار کیا ہے اسواسطے کہ سب چار رکعت کی حدیثین صحیح ہین ابن جریر کہتا ہے
کہ حدیثین جو نماز چاشت کی صحیح ہوئی ہین ظاہر مین اونمین اختلاف ہے
لیکن اگر تامل کرے تو سب صحیح اور موافق ہین اور اختلاف اور تعارض اوٹھ
جاتا ہے اور دفع ہو جاتا ہے اور گنتی مین اختلاف تہا بسبب ایام اور احوال کے
کبہی دو رکعت اور کبہی چار رکعت اور کبہی چہہ اور کبہی آٹھہ اور کبہی دس اور کبہی بارہ
آدمی مختار ہے جو گنتی چاہے اختیار کرے اور ابی داود کی حدیث جو بیان
ہو چکی اس بات کی دلیل ہے کہ فرمایا جسنی پڑہی چاشت دو رکعت نہ لکہا
جائیگا غافلونمین اور جسنی پڑہی چار لکہا جائیگا عابدون مین آخر تک اس حدیث کے
اور اس حدیث کا ذکر ہو چکا ہے

فصل سجدہ شکر کے بیان مین

عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ جب
کوئی نعمت نئی حاصل ہوتی یا بلا دور ہوتی اسکے شکر کا سجدہ کرتے
مسند مین امام احمد کی ثابت ہوا ہے عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَتَاہُ اَمْرٌ یَسُرُّہٗ خَرَّ لِلّٰہِ
سَاجِدًا شُکْرًا لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُشِّرَ بِحَاجَۃٍ فَخَرَّ سَاجِدًا اور بیہقی
نے نقل کیا صحیح اسناد سے کہ جب خط امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا یمن
سے پہونچا اس مضمون کا کہ قبیلہ ہمدان اسلام لائے اسیوقت پیغمبر خدا نے

سجدہ شکر کا کیا اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلٰی هَمْدَانَ اَلسَّلَامُ عَلٰی هَمْدَانَ
اور عبدالرحمن بن عوف روایت کرتے ہین کہ جب خوشخبری اللہ کی طرف سے
پیغمبر خدا کو پہونچی کہ جو ایکبار تجھپر درود بھیجیگا خداوند تعالی اس پر دس بار درود
بھیجیگا اور جو ایکبار تجھپر سلام بھیجیگا خداوند تعالی اوسپر دس بار سلام بھیجیگا
پیغمبر خدا نے اسوقت سجدہ شکر کیا اور سنن ابی داود مین ہے کہ پیغمبر خدا نے دعا
مین ہاتھ اوٹھایا بعد اسکے سجدہ کیا تین بار اور فرمایا کہ اپنی امت کی مین نے
شفاعت کی حق تعالے نے تہائی امت کو بخشدیا اسپر شکر کا سجدہ مینے کیا
جب سجدہ سے سر اوٹھایا دوسری بار پھر امت کی سفارش کی دوسری تہائی
بھی بخشدی دوسری بار سجدہ شکر کا مینے کیا تیسری بار دعا کی ایک تہائی
اور بخشدی تیسری بار مینے سجدہ شکر کیا اور مسند مین امام احمد کی ثابت ہے
کہ پیغمبر خدا نے ایک شخص کو دیکھا قد بہت چھوٹا نہایت حقیر بدن ناقص
صورت سجدہ شکر کا کیا اور کعب بن مالک کو جب بشارت توبہ کے قبول
ہونے کی اللہ کے حضور مین پہونچی سجدہ شکر کا کیا اور امیر المومنین ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے خبر قتل مسیلمہ کذاب کی سنی سجدہ شکر کا کیا اور امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نے جب ذو الثدیہ کو جو سرداروں سے خارجیوں کے تہا جنگ کے میدان مین
مرا دیکھا سجدہ شکر کا کیا

فصل سجدہ تلاوت کے بیان مین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے سجدہ کو ترک نکرتے جب سجدہ کی آیت کی
پاس پہونچتے تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کی حالت مین کہتے سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ
وَقُوَّتِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ اَللّٰهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا وَاكْتُبْ
لِيْ بِهَا اَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ

کما تقبلت من عبدک داؤد اور اس سجدہ مین منقول
نہین ہے کہ جب سر سجدہ سے اوٹہاتے تکبیر بہی کہتے یا تشہد پڑہتے یا سلام
پہیرتے اور صحیح ہوا کہ الم تنزیل مین اور سورہ ص مین اور النجم مین اور
اذا السماء انشقت مین اور اقرء مین سجدہ کیا اور عمرو بن العاص نے کہا
کہ پیغمبر خدا نے پندرہ سجدہ مجہکو سکہائے تین سجدہ مفصل مین اور دو سجدے
سورہ حج مین اور ابو الدرداء نے کہا کہ پیغمبر خدا کے ساتہ مین نے سجدہ کیا گیارہ
جگہ کوئی انمین مفصل مین نہ تہا اور وہ گیارہ یہہ ہین اعراف مین اور رعد اور نحل
اور بنی اسرائیل اور مریم اور حج مین ایک اور فرقان اور نمل اور الم السجدہ اور ص
اور حم سجدہ مین وعن ابی ہریرۃ انہ سجد مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی اقرء باسم ربک وفی اذا السماء
انشقت اور ابوہریرہ اسلام لائے پیچہے یعنے ساتوین برس ہجرت سے
اسواسطے عالمون نے اس حدیث کو حجت پکڑا ہے اور حدیث کو ابن عباس کے
کہ لم یسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المفصل
منذ تحول الی المدینۃ ساقط کیا اسواسطے کہ اسناد مین اسکی
ضعف ہے ابوہریرہ ثابت کرتا ہے اور وہ انکار

فصل فضیلت مین روز جمعہ کی اور بیان مین اس دن کی عبادت کے

خدا کی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا وکان للیہود
یوم السبت وللنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا
فہدانا لیوم الجمعۃ وکذلک ہم تبع لنا یوم
القیمۃ ونحن الاخرون من اہل الدنیا والاولون

يوم القيمة السابقون المقضى لهم قبل الخلائق وروى
عن اوس بن اوس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة
فيه خلق ادم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة
فاكثروا على من الصلوة فيه فان صلوتكم معروضة
على قالوا يا رسول الله صلعم وكيف تعرض صلوتنا
عليك وقد ارمت يعني بليت قال رسول الله صلعم
ان الله عز وجل حرم على الارض ان تاكل اجساد
الانبياء رواه احمد بن حبان والحاكم وعن ابي
هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق
ادم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقوم
الساعة الا في يوم الجمعة وفي صحيح الحاكم سيد
الايام يوم الجمعة وفي الموطا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت فيه الشمس
يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه اهبط وفيه
تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهي مصيخة يوم الجمعة من حين
يصبح حتى تغرب الشمس شفقا من الساعة الا الجن
والانس فيه ساعة لا يصادفها عبد مسلم وهو
يصلي يسال الله شيئا الا اعطاه اياه قال كعب ذلك

فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَءَ
التَّوْرٰيةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ
بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ
فَقُلْتُ فَاَخْبِرْنِيْ بِهَا قَالَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ
تِلْكَ السَّاعَةَ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى
يُصَلِّيَ وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ فِي الْمُسْنَدِ اَتٰى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِرْاٰةٍ بَيْضَاءَ فِيْهَا نُقْطَةٌ
سَوْدَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ
فَقَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ فُضِّلْتَ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ وَ
النَّاسُ لَكُمْ فِيْهَا تَبَعٌ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَلَكُمْ فِيْهَا
خَيْرٌ وَفِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ
اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ وَهُوَ عِنْدَنَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ فَقَالَ النَّبِيُّ م
يَا جِبْرَئِيْلُ وَمَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ اتَّخَذَ فِي
الْفِرْدَوْسِ وَادِيًا اَفْيَحَ فِيْهِ كُثُبٌ مِّنَ الْمِسْكِ فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَنْزَلَ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْ مَلٰئِكَتِهٖ وَحَوْلَهٗ
مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ عَلَيْهَا مَقَاعِدُ النَّبِيِّيْنَ وَحُفَّتْ تِلْكَ

الْمَنَابِرِ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ عَلَيْهَا الشُّهَدَاءُ
وَالصِّدِّيقُونَ فَجَلَسُوا مِنْ وَرَائِهِمْ عَلَى تِلْكَ الْكُثُبِ فَيَقُولُ
أَنَا رَبُّكُمْ وَقَدْ صَدَقْتُكُمْ وَعْدِي فَاسْأَلُونِي أُعْطِكُمْ فَيَقُولُونَ
رَبَّنَا نَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ فَيَقُولُ قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ وَلَكُمْ
مَا تَمَنَّيْتُمْ وَلَدَيَّ الْمَزِيدُ فَهُمْ يُحِبُّونَ الْجُمُعَةَ لِمَا يُعْطِيهِمْ
فِيهِ رَبُّهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي اسْتَوَى فِيهِ رَبُّكَ
عَلَى الْعَرْشِ وَفِيهِ خَلَقَ آدَمَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ اور ابی بکر
بن ابی داؤد نے طریقے اسکے اکٹھے کئے ہیں اور مختلف سندوں سے روایت کیا ہے
حاصل انکا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح بہت بڑی ہے اور اسمیں فایدے اور شاہد
اور مطلب بہت ہیں اور ابوہریرہ سے نقل ہے کہ آنحضرت سے کسینے پوچھا کہ جمعہ نام
رکھنے کا سبب کیا ہے فرمایا لِاَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَ
فِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ
سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ اور کتاب
صفت بہشت میں جو تصنیف ہے ابی بکر بن ابی الدنیا کی مضبوط اسناد سے
نقل ہے حذیفہ کی زبانی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا أَتَانِي جِبْرِئِيلُ وَ
فِي كَفِّهِ مِرْآةٌ كَأَحْسَنِ الْمَرَايَا وَأَضْوَئِهَا وَإِذَا فِي وَسَطِهَا
لُمْعَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ اللُّمْعَةُ الَّتِي أَرَى فِيهَا قَالَ هٰذِهِ
الْجُمُعَةُ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَةُ قَالَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ رَبِّكَ عَظِيمٌ وَ
سَأُخْبِرُكَ بِشَرَفِهِ وَفَضْلِهِ فِي الدُّنْيَا وَمَا يُرْجَى فِيهِ لِأَهْلِهِ
وَبِاسْمِهِ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا شَرَفُهُ وَفَضْلُهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ فِيهِ أَمْرَ الْخَلْقِ وَأَمَّا مَا يُرْجَى فِيهِ لِأَهْلِهِ

عہ اس حدیث کو امام شافعی مسند سے اپنی مسند میں روایت کیا ہے ۱۲

يا ان فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم او امة مسلمة يسأل الله فيها
خيرا الا اعطاها اياه واما شرفه وفضله في الآخرة واسمه فان الله
تبارك وتعالى اذا صيّر اهل الجنة الى الجنة واهل النار الى النار جرت
عليهم هذه الايام وهذه الليالي ليس فيها ليل ولا نهار الا قد علم
الله عز وجل مقدار ذلك وساعاته فاذا كان يوم الجمعة حين
يخرج اهل الجمعة نادى اهل الجنة مناديا يا اهل الجنة اخرجوا الى
وادي المزيد ووادي المزيد لا يعلم سعة طوله وعرضه الا الله فيه كثبان المسك رؤوسها في
السماء قال فيخرج غلمان الانبياء بمنابر من نور ويخرج غلمان المؤمنين بكراسي
من ياقوت فاذا وضعت لهم واخذ القوم مجالسهم بعث الله اليهم ريحا
تدعى المثيرة تثير ذلك المسك وتدخله من تحت ثيابهم وتخرجه في
وجوههم واشعارهم تلك الريح اعلم كيف تصنع بذلك المسك من امرأة
احدكم لو دفع اليها كل طيب على وجه الارض قال ثم يوحي الله تبارك و
تعالى الى حملة عرشه ضعوه بين اظهرهم فيكون اول ما يسمعون منه
الي يا عبادي الذين اطاعوني بالغيب ولم يروني وصدقوا رسلي واتبعوا
امري سلوني فهذا يوم المزيد فيجتمعون على كلمة واحدة رضينا عنك فارض
عنا فيرجع الله اليهم ان يا اهل الجنة اني لو لم ارض عنكم لم اسكنكم داري
فاسألوني فهذا يوم المزيد فيجتمعون على كلمة واحدة ربنا وجهك ننظر
اليه فيكشف تلك الحجب فيتجلى لهم عز وجل فيغشاهم من نوره شيء لولا
انه قضى ان لا يحترقوا لاحترقوا لما يغشاهم من نوره ثم يقال لهم ارجعوا
الى منازلكم فيرجعون الى منازلهم وقد اعطى كل واحد منهم الضعف
على ما كانوا فيه فيرجعون الى ازواجهم وقد خفوا عليهن وخفين

التي كانوا عليها فتقول لهم ازواجهم لقد خرجتم من عندنا على صورة
ورجعتم على غيرها فيقولون ذلك ان الله عز وجل تجلى لنا فنظرنا منه
قال انه والله ما احاط به خلق ولكنه قد اراهم من عظمته وجلاله
ما شاء ان يريهم
قال فذلك قوله نظرنا منه قال فهم يتقلبون في مسك الجنة في كل
سبعة ايام الضعف على ما كانوا فيه قال رسول الله صلعم فذلك قوله فلا
تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون وفي لفظ اذا
كان يوم الجمعة من ايام الآخرة هبط الرب من عرشه الى كرسيه ويحف
الكرسي بمنابر من نور فيجلس عليها النبيون ويحف المنابر بكراسي من ذهب
فيجلس عليها الصديقون والشهداء ويهبط اهل الغرف من غرفهم
فيجلسون على كثبان المسك لا يرون لاهل المنابر والكراسي فضلا في
المجلس ثم يتبدى لهم ذو الجلال فيقول سلوني فيقولون باجمعهم
نسألك الرضا يا رب فيشهد لهم على الرضا ثم يقول سلوني فسلوه
حتى تنتهي نهمة كل عبد قال ثم يسعى عليهم بما لا عين رأت ولا اذن
سمعت ولا خطر على قلب بشر ثم يرتفع الجبار عن كرسيه الى عرشه
ويرتفع اهل الغرف الى غرفهم وهي غرفة من لؤلؤة بيضاء او ياقوتة
حمراء او زمردة خضراء ليس فيها فصم ولا وصم منطردة فيها انهارها
متدلية فيها ثمارها فيها ازواجها وخدمها ومساكنها قال فاهل
الجنة يتباشرون في الجنة بيوم الجمعة كما يتباشر اهل الدنيا في الدنيا
بالمطر

فصل

عادت آنحضرت صلعم کی یہ تھی کہ جمعہ کے دن کی تعظیم کرتے
اور ہر طرح کی عبادت بجا لاتے چنانچہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور بعد طلوع صبح کے دونوں سنتیں

فضیلت مین جمعہ کے دن کی اور عرفے کی دن کی بعضی کہتے ہین عرفے کا دن افضل ہے اور
بعضے کہتے ہین جمعہ کا دن افضل ہے اور نماز صبح مین جمعہ کے دن پیغمبر خدا سورہ الم تنزیل السجدہ
اور ہل اتی علی الانسان پڑہتے تہے اور مراد تہا نصیحت پہونچانا امت کو اوس سے جو ان دونون
سوروں مین بیان ہے پیدایش کا حضرت آدم علیہ السلام کی اور ذکر آخرت اور خلق کے
اوٹھنے کا اور احوال کا انکے جنت اور آگ مین اور سجدے کی تخصیص مراد نہ تہی جیسا بعضون
نے گمان کیا ہی کہ اگر یہہ دو سورہ پڑہ نہ سکے تو بدلے انکے دوسرا سورہ جسمین سجدہ ہو پڑہے
یا ایک ہی سورے سے پہلی رکعت مین آیت سجدہ تک پڑہے اور دوسری مین تمام کرے
اسی سے نکلتا ہے گمان اون دو سورے کے پڑہنے مین انکے اس واسطے کیا تہا اسکی
ان عالمون کو خبر نہین ہے اور ان دو سورے کا پڑہنا نماز صبح مین روز جمعہ کا
خاصہ ہے دوسرے خاصیت یہہ ہے کہ مستحب ہے اسدن اور رات مین انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بہت بہیجی اور حدیث صحیح مین آیا ہے اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ
عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اور تیسری خاصیت جمعہ کی نماز کی ہے
کہ وہ بڑے فرضون سے اسلام کے ہے اور جو اوسکے ادا کرنے مین سستی کریگا دل
پر اوسکی مہر کیجائیگی اور آدمی جتنا دنیا مین جمعہ کے دن امام سے نزدیک صف
مین بیٹھے گا اوتنا ہی مزید کے دن اللہ پاک سے نزدیک ہوگا چوتہی خاصیت
غسل کا اسدن مستحب ہونا اور بعضون کے نزدیک واجب ہونا ہے اور دلیل
واجب ہونے کی اسکے قوی ہے وتر کے واجب ہونے کی دلیل سے اور عورت کو
چہونے سے وضو کی دلیل ہے اور قہقہے اور ناک سے خون چلنے اور سینگی
لگانے اور قے سے وضو کی دلیل ہے اور تشہد مین درود پیغمبر پر بہیجنا واجب
ہونے کی دلیل سے پانچوین خاصیت خوشبو کا استعمال کرنا اور خوشبو لگانا
اس روز افضل ہے چہٹی خاصیت مسواک کرنا اس دن مین افضل ہے

ساتوین خاصیت کاروبار دنیا سے جلد ہی فراغت کرکے سویرے نماز کو حاضر
ہوکر ادا کرنا آٹھوین مشغول ہونا نماز اور تلاوت مین قرآن کی اسوقت تک
کہ امام خطبہ کو کھڑا ہو نوین چپ ہونا خطبہ سننے کے واسطے واجب کی طرح ہے
سنت عملہ کے نزدیک دسوین سورہ کہف اسدن پڑہنا اسواسطے کہ پیغمبر نے
فرمایا مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهٗ نُوْرٌ مِّنْ
تَحْتِ قَدَمِهٖ اِلٰی عَنَانِ السَّمَاءِ يُضِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَغُفِرَ لَهٗ
مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ گیارہوین نماز نفل ٹہیک دوپہر کو جمعہ کے دن مکروہ نہین
جیسا اور دنون مین مکروہ ہے اور یہہ مذہب بہت عالمونکا ہے اسواسطے کہ ابو
قتادہ نے روایت کیا کہ پیغمبر صلعم مکروہ جانتے تہے دوپہر کے وقت نماز کو سوا جمعہ کے دن
اور فرمایا دوزخکو اسوقت ہر روز آنچ دیتے ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ
مستحب ہے نماز نفل جمعہ کے دن خطبہ کی وقت تک اور شافعی نے کئی طرح کے
سندون سے روایت کیا ہے کہ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ علما
اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک یہہ کہ آدہے دن وقت کراہت کا نہین ہے کسیطرح
کسی روز اور یہہ مذہب امام مالک کا ہے دوسرا قول یہہ ہے کہ دوپہر کا وقت کراہت
کا ہے جمعہ ہو یا غیر جمعہ اور یہہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور ایک قول امام احمد
کا بہی یہی ہے تیسری یہہ کہ دوپہر وقت کراہت کا ہے سوا روز جمعہ کے اور
یہہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ساری محققونکا بارہوین مستحب ہے سورہ جمعہ
اور سورہ منافقین کا نماز جمعہ مین پڑہنا یا سبح اسم ربک الاعلی اور غاشیہ
کا اسواسطے کہ ایک قرات ان دونین سے آنحضرت صلعم ہمیشہ پڑہتے اور
مختصر کرنا بعضے پر سورہ جمعہ اور منافقون کے مستحب نہین ہے تاکہ سنت کے

خلاف ہو اور جاہل امام سب ایون ہی پڑھتے ہین تیرہوین عید ہے امت کے واسطے کہ ہر ہفتہ مین مکرر ہوتی ہے سنن ابن ماجہ مین نقل ہے زبانی ابولبابہ کے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْهِ خَمْسُ خِصَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهِ الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا شَجَرٍ اِلَّا هُنَّ یُشْفِقْنَ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ چودہوین یہ مستحب ہے کہ بہتر کپڑا اور اچھا لباس اپنے مقدور کے موافق پہنکر نماز کو حاضر ہو اور امام احمد کی مسند مین ہے مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْهِ السَّکِیْنَةُ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَیَرْکَعَ اِنْ بَدَا لَهٗ وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَتْ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهُمَا اور سنن ابی داؤد مین نقل ہے عبداللہ بن سلام کی زبانی اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ لَوِ اشْتَرٰی ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِهْنَتِهٖ پندرہوین تجمیر مسجد یعنی عود جلانا اور خوشبو کرنا مسجد کو اور حضرت امیر المومنین عمر رض ہر جمعہ کے روز مسجد کی تجمیر کرتے سولہوین سفر کو نکلنا جمعہ کے دن بعد دوپہر کے حرام ہے اوسکو جسپر جمعہ واجب ہے جبتک نماز نہ پڑھ لے جاوے یہہ مذہب ساری عالمونکا ہے لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک روا ہے دارقطنی نے روایت کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مَنْ سَافَرَ مِنْ دَارِ اِقَامَتِهٖ یَوْمَ الْجُمُعَةِ دَعَتْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ اَنْ لَا

يُصْحَبَ فِي سَفَرِهِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ دَعَا عَلَيْهِ النَّهَارُ أَنْ لَا يُعَانَ عَلَى حَاجَتِهِ وَلَا يُصْحَبَ فِي
سَفَرِهِ ستر ہوین جو نماز جمعہ کو پیدل جاویگا ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزے
پاویگا اور مسند مین امام احمد کی اور مسند مین عبد الرزاق کی ہے مَنْ غَسَّلَ وَ
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ
بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ
اٹھارہوین یہہ گناہوں سے پاک ہونیکا دن ہے سلمان نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے مجھ سے فرمایا
أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جَمَعَ اللَّهُ أَبَاكُمْ فِيهِ قَالَ
لَكِنِّي أَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَا يَتَطَهَّرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طُهُورَهُ ثُمَّ
يَأْتِي الْجُمُعَةَ فَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً
لِمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ بہت حدیثین اس باب مین وارد ہین انیسوین
دوزخ کو دوپہر کے وقت آنچ دیتے ہین سوا روز جمعہ کے اسواسطے کہ افضل دن ہے
اور عبادت و طاعت اس دن مین علاوہ سب دنون سے واقع ہوتی ہے اور گناہ
سے پرہیز مین بچتے ہین اور یہہ ہی معنی حدیث کی ہین کہ دوزخ اسدن مین گرم
نہین ہوتی بیسوین یہہ کہ اس دن مین ساعت قبولیت کی ہے جو بندہ کہ
اس ساعت مین حاجت مانگی مقبول ہوگی صحیحین مین ثابت ہے إِنَّ فِي
الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا اور علما
کو اس ساعت مین اختلاف ہے دو طرح پر بعضے کہتے ہین کہ باقی نہین ہے زمانہ
مین رسول اللہ کے اوٹھہ گئی اور صحیح قول یہہ ہے کہ باقی ہے لیکن وقت کے
تعیین مین اسکے اختلاف کرتے ہین کہ ایک وقت معین جمعہ کے دن مین باقی ہے

یا اوسکا کوئی وقت معین نہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ وقت اسکا معین ہے
اسمین بھی کیا رہ قول ہین پہلا قول ابوہریرہ سے روایت ہی کہ وہ ساعت فجر نکلنے
کے بعد ہی آفتاب کے نکلنے تک اور بعد نماز عصر کے ہے غروب ہونے تک دوسرا
قول زوال کے وقت اور یہہ قول حسن بصری اور ابو العالیہ کا ہے تیسرا وہ وقت ہے
کہ موذن شروع کرتا ہے اذان جمعہ کی اور یہہ عایشہ سے روایت ہی چوتھا وہ
ساعت کہ امام منبر پر بیٹھے اوسوقت تک کہ نماز سے فراغت کرے پانچوان
وہ وقت ہی کہ نماز جمعہ کی پڑھتا ہے چھٹا آفتاب ڈھلنے اور جمعہ ادا کرنے کے درمیان
ہے ساتوین جب آفتاب ڈھلے ایک بالشت سے ایک گز تک آٹھوان عصر کے
وقت سے آفتاب ڈوبنے تک نوان آخر ساعت دن کی اور یہہ قول بہت صحابہ اور
تابعین کا ہے دسوان وہ وقت ہی کہ امام باہر آوے جبتک وہ نماز سے فراغت
کرے گیارہوان تیسری ساعت ہے آخر جمعہ کے دن کی اور معتبر قولون مین دو قول
ہے امام کے بیٹھنے سے منبر پر تمام ہونے تک نماز کے اور دلیل اسکی حدیث صحیح ہے
وَهِيَ مَا بَيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ يُقْضَى الصَّلٰوةُ اور قول دوسرا بعد
عصر کے ہے اور یہہ ترجیح رکھتا ہے اور قولون مین دلیل اسکی صحیح ہے اِنَّ فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور سنن ابو داود مین جابر سے روایت ہی کہ پیغمبر صلے
فرمایا جمعہ مین بارہ ساعتین ہین انمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا ہی مسلمان مانگتا
ہے اللہ سے اسمین کوئی چیز مگر دیتا ہے اوسکو وہ چیز سو ڈھونڈھو اوسکو آخر ساعت
مین بعد عصر کے سنن مین سعید بن منصور کی آیا ہے کہ جماعت صحابہ کی
ایک جگہ جمع ہوئی اور ٹھیرانے مین اس ساعت کی بحث کرنے لگی اور اس مجلس سے
اوٹھے اور دن کی آخر ساعت ہونے مین اوسکی کسی نے انہین سے اختلاف نکیا

وفی سنن ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن سلام قال قلت یا رسول اللہ جالس انا لنجد فی کتاب اللہ فی یوم الجمعۃ ساعۃ لا یوافقہا عبد مومن یصلی یسأل اللہ عز وجل فیہا شیئا الا قضی لہ حاجتہ قال عبد اللہ فاشار الی رسول اللہ او بعض ساعۃ فقلت صدقت یا رسول اللہ او بعض ساعۃ قلت ای ساعۃ ہی قال آخر ساعۃ من ساعات النہار قلت انہا لیست ساعۃ صلوۃ قال بلی ان العبد المومن اذا صلی ثم جلس لا یجلسہ الا الصلوۃ فہو فی الصلوۃ وفی مسند الامام احمد عن ابی ہریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شیء سمی یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ والبطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ

اکتیسوین خیرات مین اس دن کی ثواب زیادہ ہے صدقے سے سب دنون کے بتیسوین جمعہ کی نماز کہ خطبہ کے ساتھ ہے مخصوص ہے شرطون سے اور ان باتون سے کہ اسکے غیر مین وہ باتین موجود نہین ہین جیسے اقامت کی شرط ہے اگر وطن مین نہو دوسرے وطن مین آنا اور جہر قرأت مین اور سوائے اسکے تینتیسوین روز جمعہ ایک ساعت ہے مستحب فارغ ہونے کے واسطے عبادت کے لیے اور زیادتی اسکی ہے سب دنون پر جیسی زیادتی رمضان کی ہے سب مہینون پر برس کے مخصوصیت عبادت واجب مین بھی ہے اور مستحب مین بھی ہے اور جیسا ہر ملت والے کے واسطے ایک دن معین ہوا کہ اوس دن عبادت کے واسطے فراغت کرین اور دنیا وی شغل چھوڑین جمعہ کا دن اس امت مرحومہ کی واسطے معین ہوا اور قبولیت کی ساعت اوس دن کی مثل شب قدر ہے رمضان مین اور اسی سبب سے علما کہتے ہین

اوجسکو جمعہ کا روز حاصل ہوا اور گنا ہون سے بچا سارا ہفتہ اسکو حاصل ہوا
اور رمضان کا مہینا جسکو ہاتھہ لگا باقی سب مہینے اوسکو حاصل ہوئے اور
جسکو حج بیت اللہ کا حاصل ہوا اور مدینہ کا ہو رہے بچا رہا تمام عمر اسکو حاصل
ہوئی روز جمعہ کا ترازو تمام ہفتے کا ہے اور مہینا رمضان کا ترازو تمام سال کے
اور حج بیت اللہ کا ترازو تمام عمر کی ۲۲ چوبیسوین جمعہ ہفتہ مین ایسا ہی جیسا برس
مین عید اور عیدین مین نماز ہے اور قربانی جمعہ بہی نماز کو شامل ہے اور اللہ
نے جلدی جانا مسجد مین قربانی کے بدلے رکھا ہی اور قایم مقام اوسکی کیا حدیث
مین ہے ۲۳ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بُدْنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي
السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا
قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ ۲۳ دَجَاجَةً اور اس
ساعت مین اختلاف ہے بعضے عالمون نے گمان ساعت فلکی پر کیا ہی اور کہتی ہین کہ تبکیر
مستحب ہے بعد طلوع آفتاب کے اور یہہ مذہب شافعی کا ہے اور بہتیرے عالمونکا اور بعضون نے
قیاس کیا ہے ساعت عرضی پر زوال کے بعد کہ عبارت ہے اجزا لطیفہ زمانہ کی اور یہہ
مذہب مالک کا ہی اور ایک گروہ کا اہل مدینہ سے ۲۵ پچیسوین جمعہ کا دن تجلی کا حق جل شانہ
کے ہے بندونپر بہشت مین ۲۶ چھبیسوین یہہ کہ حق جلشانہ نی قسم اسکی یاد فرمائی سب
دنون مین قَالَ اللهُ تَعَالَى وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى اَفْضَلَ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْهِ
سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ فِيْهَا بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ
اَوْ يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَرٍّ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ ۲۷ ستائیسوین آسمان اور زمین اور پہاڑ
اور دریا اور سب خلق آدمی و شیطان کے سوا جمعہ کے دن سے ڈرتے ہین قال کعب

لہ السموات والارض والجبال والحور والخلائق کلھا الا ابن آدم و
الشیاطین اٹھائیسوین یہ دن کہ حق تعالی نے اسکو بہت مرحومہ واسطے خیر کیا
اور شیاطین اس سے محروم ہین واسطے اسکی یاد نہ لی قال صلی اللہ علیہ وسلم ذخرہ
اللہ لنا وقال ما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم خیر من یوم الجمعۃ
ھدانا اللہ لہ واضل الناس عنہ والناس لنا تبع فیہ الحدیث
انتیسوین یہ اسد کا مقبول ہے یہ دن سب دنون مین جیسا رمضان مقبول ہے سب
مہینون مین اور شب قدر سب راتون مین اور کہ سب شہر دنین قال کعب ان
اللہ اختار الشھور فاختار شھر رمضان واختار الایام فاختار
یوم الجمعۃ واختار اللیالی فاختار لیلۃ القدر تیسوین جمعہ کے دن روح
مومنون کی قبرون سے اپنی نزدیک ہوتی ہے اور دیکھنے والون کو اور دنون کے
نسبت کچھ زیادہ پہچانتی ہے اکتیسوین جمعہ کے دن صرف روزہ رکھنا اکثر علما کے
نزدیک مکروہ ہے قال محمد بن عباد سألت جابرا انھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الجمعۃ قال نعم ورب ھذہ
البنیۃ وفی الصحیحین قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم
یوم الجمعۃ الا یوما قبلہ او بعدہ اللفظ للبخاری ولمسلم لا تخصوا
یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصوم
احدکم وعن جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم دخل علیھا یوم الجمعۃ وھی صائمۃ فقال اصمت امس قالت
لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری وقال
صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم الجمعۃ وحدہ قال یوم الجمعۃ

يَوْمُ عِيدٍ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ
تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ یہ تعیین خاص ہے بہیہ اجماع کے واسطے موسوم
ہے اور وعظ اور نصیحت کی واسطے

فصل بیان میں خطبہ کی جو جمعہ کے دن نبی صلعم پڑھتے

جب خطبہ پڑھتے آواز بلند کرتے اتنی کہ آنکھیں آپکی سرخ ہو جاتیں اور غضب خطبہ میں فرماتے بُعِثْتُ
أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جمع فرماتے اور بعد اسکے
کہتے أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هَدْيُ مُحَمَّدٍ
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَأَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ
نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي لَفْظٍ لَهُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَزَادَ النَّسَائِيُّ
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ اور کبھی کہتے الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ
نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا
مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا
اور سورہ ق بہت منبر پر پڑھتے قَالَتْ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ الْحَارِثَةِ مَا أَخَذْتُ قٓ
وَالْقُرْآنِ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَفِظَ
مِنْ خُطْبَةٍ مِنْ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُدْعَانَ وَفِيهَا

صعنت يا ايها الناس توبوا الى الله قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال
الصالحة وصلوا الذي بينكم وبين ربكم بكثرت ذكركم له و
كثرة الصدقة في السر والعلانية تؤجروا وتحمدوا وترزقوا و
اعلموا ان الله عزوجل قد فرض عليكم الجمعة مكتوبة في مقامي
هذا في شهري هذا في عامي هذا الى يوم القيمة من وجد
اليه سبيلا فمن تركها في حيوتي او بعدي جحودا بها واستخفافا
بها وله امام جائر وعادل فلا جمع الله شمله ولا بارك
في امره الا ولا صلوة له الا ولا صوم له الا ولا زكوة له الا
ولا حج له الا ولا بر له حتى يتوب فان تاب تاب الله عليه الا
ولا تؤمن امرأة رجلا الا ولا يؤمن اعرابي مهاجرا الا ولا
يؤم فاجر مؤمنا الا ان يقهره سلطان يخاف سيفه وسوطه

اور خطبہ چھوٹا پڑھتے اور نماز دراز کرتے اور فرماتے کہ نماز میں دیر کرنا اور خطبہ
چھوٹا پڑھنا آدمی کی عقل کے نشانی ہے اور خطبہ میں اسلام کے قاعدے بیان
کرتے اور دین کی مشکل باتیں تعلیم کرتے اور اگر خطبہ کی درمیان کوئی حاجت
پیش آتی یا کوئی سایل سوال کرتا تو خطبہ کو موقوف کرتے اور حاجت روا
فرماتے اور سایل کو جواب دیتی اسکے بعد خطبہ کو تمام کرتے اور اگر کسی درویش
یا محتاج کو جماعت کے درمیان دیکھتے حاضر تو اوسکی واسطے حکم فرماتے دینے
کا اور لوگون کو ترغیب دینے پر کرتے اور جب خدا کا نام یاد کرتے کلمہ کی انگلی سے
اشارہ فرماتے اور جب جماعت سب حاضر ہوتی خطبہ کے واسطے باہر
تشریف لاتے تنہا اور کوئی خادم اور حاجب کی نہ ہوتا اور طیلسان اور
طرحہ اور سیاہ کپڑا اور اس قسم کے کپڑے پہننے کی عادت نہ تھی اور جب

مسجد مین آتے حاضرین پر سلام کہتے اور جب منبر پر آتے مونہہ لوگون کی طرف کرتے اور دوسرے بار سلام کرتے تب بیٹھہ جاتے اور بلال اذان شروع کرتے جب اذان ہو چکتی اوٹھتے اور خطبہ پڑہتے اور کچھہ دیر کرتے خطبہ و اذان کے درمیان اور تلوار اور تیرہ ہاتہہ مین نہ لیتے بلکہ تکیہ کمان یا عصا پر کرتے اور یہہ بہی منبر بننے سے پہلے کیا تہا لیکن منبر بننے کی بعد صحیح نہین ہوا کہ کسی چیز پر تکیہ کیا ہو کمان یا عصا پر یا سوا اسکے اور درمیان دو خطبون کے ایک لحظہ بیٹہتے اور جب دوسرے خطبہ سے فراغت کرتے بلال اقامت کہتی خطبہ کے وقت لوگون کو نزدیک بیٹہنے کی واسطی فرماتے اور چپ رہنی کے واسطے حکم کرتے اور فرماتے

إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا وَالَّذِي يَقُولُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ اور فرمایا يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ لَهُ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ذَكَرَهُ أَبُو دَاوُدَ

اور جب بلال اذان کہہ چکتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ شروع کرتے اور کوئی سنت پڑہنی کو نہ اوٹہتا اور بعضی علما جو جمعہ کی سنت کے قایل ہوے ہین قیاس ظہر پر کرتے ہین اور ثابت کرنا سنت کا قیاس سے جایز نہین ہے اور امام لوگ اور عالمون نے جو سنتون مین نمازکی کتابین تصنیف کی ہین اور سنت نمازونکو جمع کیا ہے سنت ہین نماز جمعہ سے پہلے کچھہ وقت

فائدہ

نہین کیا اور لیکن بعد جمعہ کے جب گہر مین پہر آتے چار رکعت نماز ادا کرتے اور اگر مسجد مین پڑہتے دو رکعت پڑہتے اور فرماتے مَن کَانَ مِنکُم مُصَلِّیًا بَعدَ الجُمُعَۃِ فَلیُصَلِّ بَعدَھَا اَربَعًا

فصل نماز عید کے بیان مین

عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تہی کہ عید کی نماز کو عیدگاہ مین پڑہتے وہ ایک مقام ہے مدینہ کے باہر اور ایک عید ہوئی تہی مدینہ مین وہ مسجد مین پڑہی گئی تہی اور عید کے دن کپڑا اچہا پہنتے اور ایک حلہ تہا بہت نفیس عیدین مین اور جمعہ مین اسکو پہنتے اور کبہی چادر خطدار سبز یا سرخ پہنتے اور باہر نکلنے سے پہلے عیدگاہ مین عید الفطر کے دن چند خرما سے افطار کرتے اور گنتی اسکی طاق ہوتی اور عید الضحیٰ مین کہانا نہ کہاتے جبتک پہر نہ آتے نماز سے اور عید کی واسطے غسل کرتے اور اس باب مین دو حدیثین آئی ہین اور دونون ضعف سے خالی نہین ہین لیکن ابن عمر رض سے صحیح ہوا ہے کہ عید کی واسطے غسل کرے اور بہت مبالغہ کرنا اونکا سنت کی متابعت مین اس بات کو بتاتا ہے کہ حدیث اس باب مین صحیح ہے اور عیدگاہ مین پیادہ جاتے اور چہوٹے نیزہ کو اونکی منہ کی سامنے لے چلتے اور جب عیدگاہ مین پہونچتے اسکو اپنے مونہہ کے سامنے عیدگاہ مین گاڑتے اسواسطے کہ اسوقت مین مصلے ایک میدان تہا اور دیوار اور محراب نہ تہا اور نماز عید الفطر مین دیر کرتے اور نماز عید الضحیٰ جلدی ادا کرتے اور عبد اللہ بن عمر کی پیروی مین سنت کی کوئی نکتہ بیکار نہین چہوڑتے آفتاب نکلنے کے بعد گہر سے عیدگاہ کی طرف چلتے اور تمام راہ مین تکبیر کہتے برابر شورسے اور پیغمبر خدا عیدگاہ مین پہونچتے ہی اول نماز شروع کرتے نہ اذان ہوتی نہ اقامت اور نہ الصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پکارا جاتا اور سنت یہہ ہے کہ انہین سے کچہہ نکرے پہلی رکعت مین سات تکبیر کہتے ایک کے بعد ایک اور دو دو کے درمیان تہوڑی دیر چپ رہتے کوئی تسبیح اور ذکر معین دونون

دونون تکبیرون کے درمیان روایت نہین ہے اور رکعت پہلی مین سورہ ق والقرآن
المجید پڑہتے اور دوسری مین اقتربت الساعۃ اور کبھی مختصر سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتیک حدیث
الغاشیہ پڑہا کرتے اور اسکے سوا کچھ صحیح نہین ہوا اور جب دوسرے سجدہ سے سر اوٹہاتے
تکبیر شروع کرتے اور پانچ تکبیر ایک کے پیچھے دوسری کہتے اور اسوقت قرات شروع
کرتے اور بعضی حدیثون مین روایت ہے وَالَی بَیْنَ الْقِرَائَتَیْنِ فَکَبَّرَ اَوَّلاً ثُمَّ قَرَءَ
ثُمَّ رَکَعَ فَلَمَّا قَامَ فِی الثَّانِیَۃِ قَرَءَ وَجَعَلَ التَّکْبِیْرَ بَعْدَ الْقِرَاءَۃِ لیکن یہہ حدیث
صحیح نہین ہے اس سبب سے کہ محمد بن معاویہ جو راوی اس حدیث کا ہے مجروح ہے سب
عالمون کے نزدیک حدیث کے اور عمرو کے بیٹے عوف کے پوتے نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ نے تکبیر کہی
عیدین مین پہلی رکعت مین قرائت کی پہلے سات اور آخر مین سات پہلے قرائت کی اور
ترمذی نے بخاری سے پوچھا کہ اس حدیث مین کیا کہتے ہو کہا لَیْسَ فِی الْبَابِ شَیْئٌ
اَصَحُّ مِنْ ہٰذَا وَبِہٖ اَقُوْلُ اور جب نماز سے فراغت کرتے اوٹھتے اور کھڑے ہو کر خطبہ
پڑہتے منبر نہ تہا لیکن بعضی حدیث مین آیا ہے فَنَزَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ مقرر کی دکان
یا ٹیلا یا مکان اونچا تہا کہ منبر کی جگہ ہوتا تہا اور بعضی حدیثون مین عَلٰی رَاحِلَتِہٖ
آیا ہے یعنی کجاوہ پر وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ جَابِرٍ رض شَہِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ
بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَۃٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی بِلَالٍ فَاَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَحَثَّ
عَلَی الطَّاعَۃِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَہُمْ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اَتَی النِّسَاءَ
فَوَعَظَہُنَّ وَذَکَّرَہُنَّ وَفِی لَفْظٍ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاَکْثَرُ مَنْ یَتَصَدَّقُ
النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّیْءِ وَاِنْ کَانَ لَہٗ حَاجَۃٌ یُرِیْدُ اَنْ یَبْعَثَ
بَعْثًا یَذْکُرُہٗ لَہُمْ وَاِلَّا انْصَرَفَ اور سب خطبے شروع اللہ کی حمد سے کرتے اور
کسی حدیث مین نہین آیا کہ خطبہ عید کا تکبیر سے شروع کرتے ہون سنن مین ابن ماجہ کے

کی اسقدر مروی ہے کہ عن سعید مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلعم کان یکثر التکبیر بین اضعاف الخطبۃ وفی لفظ یکثر التکبیر فی خطبۃ العیدین اور یہ دلالت نہیں کرتا ہی اس بات پر کہ شروع تکبیر سے کرتے ہوں اور جس راہ سے عیدگاہ کو جاتی اسی راہ سے نہ پہرتے اور اسمیں سر کہتے ہیں یہ تھا کہ دونوں راہوں کے لوگوں کو سلام کریں یا برکت انکی دونوں راہونکو شامل ہو یا دونوں راہوں کی حاجت والوں کی حاجت کو روا کریں یا اظہار اسلام کے شعایر کا دونوں راہ میں حاصل ہو یا کافر اور منافق عزت اسلام کی اور دین کا نشان دیکھکر جلیں یا اسواسطے کہ جو جو جگہ بہت گواہ انکی بندگی پر ہوں یا یہ سب فایدے ہوں اور دوسرے اسرار ہوں کہ جسمیں عقل بہت خلق کی دخل نہیں کر سکتی واللہ اعلم

فصل نمازِ استسقا کی بیان میں

عادت حضرت پیغمبر خدا کی مینہ مانگنے وقت جس طرح ثابت ہوئی ہے پہلی یہ کہ جمعہ کے دن خطبہ کی اندر مینہ طلب کیا اور فرمایا اللھم اغثنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا دوسرے یہ کہ وعدہ کیا صحابہ سے ایک دن معین کے واسطے کہ عیدگاہ میں نکلیں وہاں اس دن باہر آئے آفتاب نکلنے کی بعد منت و زاری کے ساتھ اور جب عیدگاہ میں پہونچے منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا اور تنا اس خطبہ میں سے راویوں کو یاد ہے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت تفعل ما ترید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ واخذ فی التضرع والابتھال والدعاء وبالغ فی الرفع حتی بدا بیاض ابطیہ پھر منہ کیا قبلہ کی طرف اور پیٹھ لوگوں کی طرف اور چادر مبارک کو الٹ کر اوڑھا اسطرح کہ داہنی طرف کو بائیں اور بائیں کو داہنی اور اندر کو باہر اور باہر کو اندر اور چادر

سیاہ تھی اور اسیطرح قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دعا کی اور اتری اور نماز شروع کی اور دو
رکعت پڑھی بے اذان و اقامت کے اور دو رکعت مین جہر کیا اور پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ
کے بعد سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت مین ہل اتاک حدیث الغاشیۃ تیسری طرح
منبر پر مدینہ کی مسجد مین باران طلب کیا سوا خطبہ جمعہ کے اور استسقا مین نماز پڑہنی کی
روایت نہین ہے صرف خطبہ اور دعا منقول ہے چوتھی مسجد مین منبر کی باران طلب کیا
بیٹھے ہوئے نہ قیام کیا اور نہ منبر پر چڑھے اور انکی دعا مین اتنا ہی یاد ہی اللھم
اسقنا غیثا مغیثا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار پانچوین مدینہ
مین ایک مکان ہے مسجد سے آنحضرت کی باہر زوراکی نزدیک اسکو احجار الزیت کہتی ہین
مسجد کی بابت وارہی ہے نزدیک اسکو باب السلام کہتی ہین اسمقام مین ایکبار استسقا کیا
ایسی جگہ کہ اگر کوئی مسجد سے نکلے باب السلام کی طرف سے تو وہ مقام داہنی ہاتھ کی طرف
پڑتی اور اگر کوئی ہاتھ سے پتھر پھینکے تو اسمقام تک پہونچے اسواسطی اسکو احجار الزیت
کہتے ہین اور چھٹی یہہ ہے کہ کسی لڑائی مین تھے اور مشرکون کی فوج نے پہلے پہونچکے
کوئین پر دخل کرلیا اور مسلمان لوگ بے آب ہو گئی پیاس نے سب پر غلبہ کیا آنحضرت
کے حضور مین یہہ حال آکر عرض کیا منافقون نے کہا اگر محمد پیغمبر ہوتا تو اپنی قوم
کے واسطی مینہ طلب کرتا جیسا کہ موسی نے اپنی قوم کی واسطی پانی طلب کیا تہا یہہ
خبر پیغمبر خدا کو پہونچی فرمایا کہ اسیطرح کی بات کہتی ہین ناامید مت ہو شاید حق
جل شانہ تمکو مینہ پانی دے اسوقت دست مبارک کو اپنے اوٹھایا اور دعا کی اسیوقت
ابر پیدا ہوا اندھیرا ہوگیا اور خوب مینہ برسا بڑھی بڑھی میدان سیلاب سے بھر گئے
اور دعا کی اوسوقت اوسمین یہہ چند باتین یاد ہین اللھم اسق عبادک
وبھائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت اللھم اسقنا
غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث اور جب باران طلب کیا

اور جہاد میں ایک دشمن سے ملاقات کے وقت اور برابر کا فروں کے کھڑی ہونیکے وقت جہاد میں دوسری اقامت کے وقت نماز کی تیسری مینہ برسنے کے وقت اور بھی فرمایا تفتح ابواب السماء ویستجاب الدعاء فی اربعة مواطن عند التقاء الصفوف وعند نزول الغيث وعند اقامة الصلوة وعند رؤية الكعبة

فصل سفر کی عبادت میں

سفر پیغمبر خدا کا چار قسم سے خالی نہیں تھا یا سفر ہجرت کا تھا مکہ سے مدینہ کو یا سفر عمرہ کا تھا یا سفر حج کا یا سفر جہاد اور یہہ سفر اکثر تھا جب سفر پیش آتا قرعہ ڈالتے بی بیوں کے درمیان میں جو قرعہ میں آتی اوسے اپنے ساتھ سفر میں لیجاتے لیکن سفر حج میں سب بی بیوں کو ساتھ لیجاتے اور سفر اول روز میں کرتے اور دوست رکھتے جمعرات کی سفر کو اور دعا فرمائی کہ امت کو میری برکت بخش صبح کو جمعرات کی اور جب لشکر کو جہاد میں بھیجتے اول وقت روانہ کرتے اور سفر کرنیوالیکو حکم فرماتے کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر اور سردار اپنا کرو اور اکیلے سفر کرنے سے منع فرماتے اور فرماتے الراکب شيطان والراكبان شيطانان والثلثة ركب اور سفر کو حرکت کرتے یہہ دعا پڑھتے اللهم اليك توجهت وبك اعتصمت اللهم اكفني ما اهمني وما لا اهتم له اللهم زودني التقوى واغفر لي ذنبي ووجهني للخير اينما توجهت اور پاؤں کو رکاب میں رکھتے فرماتے بسم الله جب پیٹھ پر اونٹ کی بیٹھے فرماتے سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اور کہتے الحمد لله الحمد لله الحمد لله الله اكبر الله اكبر الله اكبر سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا انت اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم انت

تشایب فی السفر مخبئة فی الاهل ذلی المنقلب اللهم

وبکتاب المنقلب وسوء المنظر فی الاهل والمال

پھر یعنی ما ثبت اور آخر میں یہ بکر زیادہ کرتے آئبون تائبون عابدون لربنا

حامدون اور جب کسی مقام پر چڑھتے سب کا بیٹھتے تکبیر کہتے اور جب نشیب

سے نیچے اترتے تسبیح کہتے اور جب کسی گانو یا شہر میں تشریف لاتے اور یا بستی کو

دیکھتے داخل ہونے سے یہ دعا پڑھتے اللھم رب السموات السبع وما اظللن

ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن

ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر هذه القریة وخیر

اهلها ونعوذ بک من شرها وشر اهلها وشر ما فیها اور کبھی یہ اللھم

انی اسئلک من خیرها وخیر ما جمعت فیها واعوذ بک من شرها

وشر ما جمعت فیها اللھم ارزقنا جناها واعذنا من وباها و

حببنا الی اهلها وحبب صالحی اهلها الینا اور سب نمازون میں

چار رکعت والی کو قصر فرماتے اور ثابت نہیں ہوا کہ کسی وقت نماز چار رکعت کو سفر میں پوری ادا

کرتے اور امام الحرمین کا یہ قول جو منقول ہے کہ نبی صلعم قصر کرتے تھے سفر میں اور تمام

پڑھتے اور روزہ بھی رکھتے تھے اور نہ بھی رکھتے صحت کو نہیں پہنچی اور عادت

نبی کی یہ تھی کہ سفر میں نماز فرض پر اکتفا کرتے اور یاد نہیں ہے کہ سفر میں نماز سنت

پڑھی ہو پہلی فرض کے یا بعد فرض کے مگر دو رکعت سنت صبح کی اور نماز وتر کہ سفر اور

گھر میں ان دونوں کو ترک نہ کرتے اور نماز تہجد پڑھتے اونٹ کی پیٹھ پر عن ابن

عمر رض قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی السفر

علی راحلته حیث توجهت به یومی ایماء صلوة اللیل الا الفرائض

ویوتر علی راحلته اور یہ ثابت ہے کہ سفر میں جب نماز کو قصر کرتے رات کی نماز

نہ ہوتے لیکن کردو سنت صحابہ کے ثابت ہوا سفر مین نماز سنت کو ادا کرتے تھی کان اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسافرون فیتطوعون قبل المکتوبۃ
وبعدھا لیکن ابن عمر سنت پڑہتی مگر رات کی نماز کو ترک نکرتی جسطرح عادت پیغمبر
خدا کی تھی لیکن اگر کوئی پڑہیگا تو روا ہے اور نفل مطلق ہوگی نہ سنت اور معمول آور براء
ابن عازب سی نقل ہے سافرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی عشر
سفرا فلم ار ان یترک رکعتین بعد زیغ الشمس قبل الظھر قال الترمذی
ھذا حدیث غریب وسالت عنہ محمدا فلم یعرفہ الا من حدیث
اللیث بن سعد ورآہ حسنا اور عادت آنحضرت کی سفر مین یہہ تھی کہ نماز
سنت کو اونٹ کی پیٹہہ پر پڑہتے جسطرف جاتا اگرچہ قبلہ کی طرف نہو اور رکوع سجود میں
اشارہ کرتی اور مسند کہ بین امام احمد اور سنن بین ابی داؤد کی ثابت ہے کہ پہلی تکبیر میں
منہ قبلہ کی طرف کرتی اور باقی نماز جسطرف کہ سفر کی جانب تھی اور اونٹ جاتا پڑہتے
اور ایک حدیث مین جسکی سند مضبوط ہی ترمذی نے روایت کیا کہ بسبب بارش آپ نے ایکبار اونٹ
کی پیٹہہ پر نماز فرض پڑہی اور سب صحابہ نے سوار اقتدا کی اور لفظ حدیث کا یہہ ہے
انتھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مضیق ھو واصحابہ وھو علی
راحلتہ والسماء من فوقھم والبلۃ من اسفل منھم فحضرت الصلوۃ
فامر المؤذن فاذن واقام ثم تقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی راحلتہ فصلی بھم یومی ایماء افیجعل السجود اخفض من
الرکوع اور عادت آنحضرت کی تھی کہ جب کوچ دوپہر سے پہلے ہوتا ظہر کی نماز کو تاخیر
کرتی عصر کی وقت تک اور جب اترتے جمع کرتے ظہر اور عصر کی درمیان اور اگر کوچ سے
پہلے ظہر کا وقت آجاتا نماز ظہر پڑہتے تب سوار ہوتے مغرب اور عشا مین بہی اسیطرح کرتی
یعنی اگر مغرب کے وقت راہ مین ہوتے تاخیر کرتی مغرب کی نماز مین عشا کی وقت سانتہ

پڑھتی اور کبھی وقت ظہر کا پیچھے ہی چلا آتا ظہر عصر ساتھ جمع کرتے اور دونون کو پڑھ لیتے
تب سوار ہوتے اور مغرب عشا مین اسیطرح کرتے لیکن جمع کرنا سفر مین ہمیشہ کی عادت
نہ تھی بلکہ جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کرتے لیکن جمع اتری اور ٹھیری کی حالت مین
روایت نہین ہے اور قصر اور جمع کی واسطے کوئی حد نہین فرمائی کہ اتنی دور مین کرو
اور اس باب مین کوئی صحیح روایت نہین بلکہ مطلق سفر مین رخصت فرمائی ہے اور
اسیطرح تیمم مین سفر کی مد روایت نہین **فصل عادت مین آنحضرت
کی قرآن پڑھنی مین اور سننی مین اسکی** اور کمال عاجزی اور درد
اور روتے مین پڑھنے کے وقت ہر روز اپنا نہین جاتا تلاوت کرتے تھی اور اسکو
ترک نکرتی مگر ضرورت کی حالت مین اور اسکو آداب تمام کی ساتھ پڑھتے صاف صاف
حرف حرف جدا جدا یعنی لپیٹ کر نپڑھتی اور آخر آیتون پر وقف کرتی اور مد کے
حرفونکو کھینچتے جیسی الرحمن الرحیم ہر ایک مد کو پورا کھینچتے اور قرات سے پہلی اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم اور بعض وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ کہتی اور پسند آتا کہ قرآن کو دوسرے سنی بین عبد اللہ
بن مسعود کو فرمایا کہ قرآن ہماری سامنی پڑھو وہ پڑھنے لگی اور پیغمبر خدا عاجزی اور
ذلت سے سنتے رہے اور روتے اور آنسو آنکھون سے جاری ہوئے اور قرآن کو سب حال مین
پڑھتی یعنی کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور باوضو اور بے وضو سوا ناپاکی کے قرآن کی
تلاوت کو کوئی چیز مانع نہوتی اور بعض وقت قرآن کو خوش الحانی سے پڑھتی اور
اوسمین ترجیع کرتے جیسی حلق خوش آواز پڑھتی مین اور فتح مکہ کے دن سورۂ فتح کو
اسیطرح پڑھا اور فرمایا کہ درست کرو قراءت کو قرآن کی آواز خوش سے اور فرمایا
کہ جو خوش آوازی سے قرآن مین نکری وہ ہمسی نہین لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ
بِالْقُرْآنِ اس حدیث سے رودی سی پوچھا کسینی اگر کوئی خوش آواز نہو اوسنی کہا حتی الامکان

رکہنا ہو قرآن کو اتنا خوش الحانی سے پڑھے جانا چاہیے کہ غنا اور طرب قسم پر ہے ایک
قسم تو طبیعت کے تقاضا سے ہے کہ بی تکلف طبیعت اسکو تقاضا کرتی ہے سیکھنے اور سکھانے
کی حاجت نہیں پڑتی بلکہ اگر کسی شخص کو طبیعت پر چھوڑ دو تو بہی وہ خوش الحانی اس سے صادر
ہوگی یہہ بالاتفاق جائز ہے اگر طبیعت زیادہ خوش الحانی اور آراستہ کرنے کو چاہے جیسا
کہ ابو موسی نے کہا آنحضرت سے لَو عَلِمتُ اَنَّکَ تَستَمِعُ لَحَبَّرتُهُ لَکَ تَحبِیرًا یعنے اگر جانتا
میں کہ تم سنتے ہو قرأت میری تو بنا کر پڑہتا میں اچھی طرح سو دوسری طرح یہہ کہ بی تکلف حاصل
نہو بلکہ تعلیم اور تکلف کی حاجت پڑی جیسے گانیوالے ہیں کہ قسم قسم کے لحن نکالتے ہیں
اور بتکلف درست کرتے ہیں اور سیکہتے ہیں اور اس قسم کو اگلے لوگوں نے مکروہ رکہا ہے اور
اسطرح پڑھنے کو منع کیا ہے

فصل عادت میں نبی صلعم کے بیمار پرسی میں

جو یاروں میں سے انکے بیمار ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت
فرماتے اور جب آتے تو نزدیک بیمار کی آتے اور سر کی آگے بیمار کے بیٹھتے اور اوسکا حال
پوچھتے اور فرماتے کَیفَ تَجِدُکَ یعنے جی کیسا ہے اور یہہ پوچھتے تو کیا چاہتا ہے جی
تیرا جی کیا کہانیکو چاہتا ہے اگر کوئی چیز مانگتا اور مضر نہوتی تو دینے کو فرماتے اور داہنے
ہاتھ کو بیمار کی بدن پر پھیرتے اور یہہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذھِبِ البَاسَ
وَاشفِ اَنتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقمًا اور
ایک روایت میں ہے اَذھِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِکَ الشِّفَاءُ لَا کَاشِفَ
لَهُ اِلَّا اَنتَ اور بیمار کی واسطے تین بار دعا کرتے جیسے سعد بن ابی وقاص کی بیماری میں
کہ فرمایا اَللّٰھُمَّ اشفِ سَعدًا اَللّٰھُمَّ اشفِ سَعدًا اَللّٰھُمَّ اشفِ سَعدًا اور جب
کسی بیمار کی پاس آتے فرماتے لَا بَاسَ طَھُورٌ اِن شَاءَ اللّٰهُ اور کبہی فرماتے کَفَّارَةٌ
وَطَھُورٌ اِن شَاءَ اللّٰهُ اور اگر کسیکو زخم پہونچتا اور گہایل ہوتا اسکو پہونک دیتے اسطرح
افسون پڑھکے کہ کلمہ کی انگلی کو اپنی خاک پر رکہتے اسکے بعد اوٹھا لیتے اور فرماتے بسم اللہ

قُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا عایشہ رضی کہا آپ
شریف آنحضرت کی یہ تہی کہ جب بیماری تشریف لیجاتی دونون ہاتہ اکٹھی کرتے اور
منہ کی آگے لیجاتے اور اوسمین پہونکتی اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑہتے اور دونون
مبارک کو بدن مین پہیرتے جہانتک کہ پہونچتا اسطرح تین بار کرتے جب بیماری
زیادہ ہوئی تہی مین اسیطرح کیا اور ہاتہ کو اونکی ہم نہ پڑتے اور بدن پر اونکی ملتے اور ایک
مین ہے کہ بعضی چند آپ پہونکتی تہے اور آپ قرآن پڑہتی اور عایشہ ہاتہ مبارک کو آپکے
بدن پر ملتین اسواسطی کہ نہایت ضعف اور درد کا غلبہ تہا ہلانے سے دونون ہاتہوں کے
اور عیادت کی واسطی کوئی دن معین نہ تہا بلکہ سب رات دن مین عیادت فرماتے
اور جب کوئی بہائی مسلمان کی عیادت کرتا ہے بیچ مین جنت کی چلتا ہے جبتک کہ
بیمار کے پاس بیٹہا ہے اور جب بیٹہتا ہے رحمت اسپر اترتی ہے یہانتک کہ رحمت مین غرق
ہوجاتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے ستر ہزار فرشتے رحمت بہیجتی مین شام تک اور اگر
رات کا وقت ہوتا ہی تو ستر ہزار فرشتے صبح تک درود بہیجتی ہین اور اونکیوں کے
ورد مین بہی عیادت کرتے ایک جوان یہودی مین سے کہ خدمت پیغمبر صلعم کی کرتا تہا بیمار ہوا
اسکی عیادت فرمائی اور جب ابوطالب چچا انکا بیمار ہوا باوجودیکہ مشرک تہا
اسکی عیادت فرمائی اور دونون پر دعوت اسلام کی کی ابوطالب نے قبول نہ کی
اور وہ جوان یہودی مسلمان ہوا

فصل عادت مین نبی صلعم کی احوال مین مردی کی اور ادای حقوق مین اوسکے

عادت آنحضرت کی یہ تہی بہت احسان کرنا مردی کی ساتہہ اور معاملہ وہ کرنا اوسکی ساتہہ جو
قبر مین اور قیامت مین اوسکی واسطی نافع ہو اور احسان کرنا اسکی برادری اور
گہر والون کی ساتہہ اور اسکے جو باقی زندہ مین انکو بندہ گی کی راہ تعلیم کرنا میت
کے ساتہہ معاملہ کرنے مین اول احسان میت کے ساتہہ کرتے اور اسباب دنیا کی

اسکا آخرت کی طرف اچھی طرح فرمائی اور پیغمبر خدا اور سب صحابہ صف باندھتی اور میت کے واسطی استغفار کرتے اور حضرت عزشانہ سی رحمت اور بخشش طلب کی تی اور اسکے جنازے کے ساتھ ہوکر اسکو قبرگاہ مین پہنچاتے اور آپ سب صحابہ کے ساتھ قبر پر اسکی کہڑی رہتے اور اسکے دعا کرتے اور اسکا ثابت رہنا سوال وجواب مین چاہتے اور بہت لاچاری کے وقت مین اسکو اپنے چاہتے اور ہمیشہ قبر پر اسکی شفقت فرماتی اور سلام ودعا کرتے جب رہتے اور نزول رحمت ومغفرت کا تہا مخصوص کرتے اور موت سی پہلے بیماری کی حالت مین عبادت کرتے اور آخرت کو یاد دلاتے اور وصیت اور توبہ کی ترغیب فرماتے اور حاضرونکو حکم کرتے کہ مریض کو موت کے وقت تلقین کلمہ شہادت کی کرتے تا آخر کلام اسکا کلمہ توحید ہو اور جاہلونکی رسم اور عادات سے جو یقین آخرت کا نہین رکہتے ہین منع اور زجر فرماتے اور منہ پر اپنے طمانچہ مارنے اور گریبان چاک کرنے اور سر کے بال منڈانے سے اور مثل اسکی منع اور زجر شدید فرماتے اور شکر کرتے اور قضا پر راضی رہتے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنی کا حکم فرماتے اور آنسو گرانی اور دل سے غم رکہنے کو منع نہ فرماتے باوجود اس بات کے سب سے زیادہ خلق مین راضی تقضا پر حق کے آنحضرت تہی اور سب سے زیادہ شاکر اور صابر ہر مخلوق سے وفات مین حضرت ابراہیم کی جو انکی بیٹے تہی دو برس کے رہے اور فرمایا تَدمَعُ العَینُ وَیَحزَنُ القَلبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا یَرضَی الرَّبُّ وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبرَاہِیمُ لَمَحزُونُونَ اور کمال علی الاطلاق حق مین آدمی کے یہہ ہے کہ ہر چیز کو حق اسکا دی اور عادت نبی کی یہہ تہی کہ اچہا بہت درست کرتے مین میت کی اور نہلانی اور دفن کرنے مین اسکی جلدی کرتے اور سفید کپڑون مین کفن دیتے اور ایک مدت عادت صحابہ کی یہہ تہی کہ جب کوئی شخص مرنے لگتا آنحضرت کو بلاتے آنحضرت تشریف لاتے آنحضرت کی سامنے دم نکلتا اور وہ تجہیز وتکفین کرتے اور نماز پڑہتے اور جنازہ کی ساتہہ قبر تک جاتی اور جب صحابہ نے دیکہا کہ اسمین

محنت بہت ہی اسپر اختصار کیا کہ جب کوئی شخص مرجاتا جلد کرتے تجہیز اور تکفین
اور نماز اور دفن میں حاضر ہوتے جب پھر دیکھا کہ یہ بھی محنت سے خالی نہیں ہے میت کی
تجہیز کرتے اور آنحضرت کی پاس لے آتے ہو واسطے کہ اسپر نماز پڑہیں اور نماز کبھی باہر
مسجد کے اور کبھی اندر مسجد کے پڑھتے دونو طرح جایز ہے اور حدیث ابوہریرہ رضہ کی
کہ پیغمبر نے فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَہٗ یہ حدیث
غلط ہے ٹھیک یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے روایت کیا اور کہا کہ اصل میں فلا شیء
علیہ ہے اور بعضی حدیث کے امام کہتے ہیں یہ ضعیف ہی کہ راویوں میں اسکے
مولیٰ توامہ ہے اور ابوبکر اور عمر رضہ پر مسجد میں نماز پڑھی گئی اور یہ روسب مہاجر اور
انصار کی اور کسی سے انکار صادر نہیں ہوا اور فرمائی کہ میت کو تین بار یا پانچ بار
سمجھ کے موافق غسل دینے والی کی دہوویں اور پچھلی بار میں کافور ملا لیں اور
شہید کو غسل نہیں دیتا اور کپڑے جنگ کے اوس سے دور کریں اور جو کپڑا پہنے ہے
اوسی میں دفن کریں اور جو احرام باندھے ہے اوسکو احرام ہی کے کپڑے میں دفن
کریں اور خوشبو نہ لگاویں اور اگر کفن چھوٹا ہو تو سر چھپاویں اور پاؤں پر تھوڑی
گھاس کہیں اور عادت نبی کی یہ تھی کہ جب میت کو لوگ لے آتے تو حضرت پوچھتے
کہ اسپر قرض ہے یا نہیں اگر قرض نہ ہوتا تو اسپر نماز پڑھتے اور اگر ہوتا تو فرماتے
صحابہ کو کہ اسپر نماز پڑھیں اور جب نماز شروع کرتے تکبیر کے بعد اول سورہ فاتحہ
پڑھتے اور نماز جنازہ کی دعا آنحضرت سے اسطرح یاد کی گئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ
وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَ
اغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا
مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور کبھی کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ والسنة وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ اور بعضی وقت مین فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اور نام اس میت کا اور اسکی باپ کا لیتی فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور کبھی کہتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ رَزَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا اور چار تکبیر کہتے اور کبھی پانچ اور کبھی چھہ اور جو منع کرتے ہین چار تکبیر سے زیادہ کہنا کہتے ہین کہ آخر جنازی کے نماز جو پڑہی پیغمبر خدا نے سو چار تکبیر کہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرشتون نے آدم عم پر نماز پڑہی چار تکبیر کہی اور کہا یہہ تمہاری سنت ہی اے آدم کی اولاد اور دو سلام سے نماز سے باہر نکلتے اور کبھی ایک سلام پر قصر کرتے اور ہاتھونکو ہر تکبیر مین اوٹہاتی اور جب نماز جنازی کی انسے فوت ہوتی قبر پر نماز پڑہتے ایکبار ایکدن رات کے بعد ایک شخص کے قبر پر نماز پڑہی اور ایکبار تین دن بعد اور ایکبار ایک مہینے کی بعد اور حدیث قبر پر نماز پڑہنی کے چھہ طریق صحیح سے ثابت ہوئی ہیہ اور اگر کوئی لڑکا مرجاتا اسپر پڑہتے اور فرماتے صَلُّوْا عَلٰى اَطْفَالِكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْ اَفْرَاطِكُمْ اور جو اپنے آپکو ہلاک کرتا اسپر جنازی کی نماز نہ پڑہتے اور نہ اسپر کہ جو غنیمت مین خیانت کرتا اور جو حد شرع سے مارا جاتا اسپر نماز پڑہتے اور ثابت ہوا کہ جہینیہ کو سنگسار کیا

زنا کی سبب اسپر نماز پڑہی اور عمر رضہ نے کہا نماز ایسے شخص پر پڑہتے ہو کہ جسنے زنا
کیا کہا توبہ کی ایسی توبہ کہ اگر اس توبہ کو بانٹیں ستر آدمیونپر اہل مدینہ کے تو انکو کافی
ہو کہ اسنے اپنی جان کو راہ مین اللہ کی رکہا اور جب نماز میت پر پڑہتے اسکی ساتھ
ہوتے اور پیادہ جاتے دفن کی جگہ تک اسکی جاتے اور فرماتے جلدی کرو لیجانے مین
یہانتک کہ جنازہ کو رکہتے نہ بیٹہتے اور فرماتے اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا
حَتّٰی تُوْضَعَ اور ہر غایب پر نماز پڑہتے لیکن صحیح ہوا کہ نجاشی پر حبش مین جب کہ مرگیا
نماز پڑہے اور صحابہ کو حکم فرمایا پڑہنے کا اور فرمایا تمہارا اپنا بہائی مرگیا اسپر نماز
پڑہو اور معویہ لیثی پر بہی پیچہے مین نماز پڑہی آپ نے فقیہون نے اسمین اختلاف کیا ہے شافعی
اور احمد کہتے ہین نماز غایب پر پڑہنا مطلقا سنت ہی اور ابو حنیفہ اور مالک رح
مطلقا منع کرتے ہین اور بعضی محقق تفصیل کرتے ہین کہ اگر میت ایسی شہر مین ہو کہ
اسپر نماز نہین پڑہی ہے پیچہے نماز پڑہے اور اگر اسپر نماز پڑہے اور فرض ساقط ہو گیا تو
پڑہنی کی حاجت نہین اور آنحضرت کی عادت یہہ تہی کہ آفتاب کے طلوع کے وقت اور
دوپہر وقت میت کو دفن نہ کرتے اور قبر کو بلند نہ کرتے اور اسپر دیوار اور چراغ اور
اینٹ وغیرہ کی نہ کرتے اور گچ اور مٹی وغیرہ سے سخت نہ کرتے اور قبر پر عمارت اور
قبہ نہ بناتے اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ اور نبی کے طریقہ سے مخالف بعث
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رضہ اَنْ لَّا یَدَعَ
تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاهُ اور منع فرمایا کہ قبرون کے
اوپر مسجد بناوین یا قبرون پر چراغ جلاوین اور کرنیوالی پر اسکی لعنت فرمائی
اور منع فرمایا قبرستان مین نماز پڑہنے سے اور قبر کے روبرو اور منع فرمایا خراب
رکہنی سے قبر کے اتنا کہ پامال کرین یا اسپر تکیہ کرین یا اسپر بیٹہین اور نبی صلعم کی
عادت یہہ تہی کہ مُردون کی زیارت کرتے دعا اور ترحم اور استغفار کی واسطے

اور اسطرح کی زیارت مستحب ہے، اور فرمایا کہ جب گورستان کو دیکہو کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اور زیارت کی وقت اس قسم کی دعا کہ نماز جنازہ مین کرتے اور اسکا ذکر پہلے کر چکا ہون پڑہتے اور عادت یہہ تہی کہ میت کے لوگونکی تعزیت کرتے اور اونکو صبر کرنیکو فرماتے اور یہہ عادت نہین تہی کہ میت کے واسطے جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختم پڑہین نہ قبر پر جا کی نہ اور جگہ اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ اور یہہ عادت نہ تہی کہ کسیکے واسطے کہانا پکاوین بلکہ دوسرونکو فرماتے کہ میت کی اہل کو کہانا بہیجو اسواسطے کہ مصیبت میں مشغول ہونا انکا انکو عذر ہے

فصل نماز خوف کی بیان مین

لڑائی کی حالت مین نماز کا وقت ہوتا اور دشمن قبلہ کی طرف ہوتی پیغمبر خدا آگے ہوتے اور صحابہ پیچہے دو صف کہینچتی اور نماز شروع کرتے اور سب رکوع مین جاتی اور سب سر رکوع سے اوٹہاتے لیکن جب بعد اسکے سجدہ مین جاتے انکے برابر پہلی صف سجدہ مین جاتی اور پچہلی صف دشمن کے مقابل کہڑی رہتی یہانتک کہ پیغمبر خدا صلعم صف کے ساتہہ پہلی رکعت سی فراغت کرتے اور دوسری رکعت کے واسطے کہڑے ہوتے تب پچہلی صف سجدہ کرتی اور دونون سجدہ کرکے کہڑی ہوتے اور پہلی صف والون کی جگہ پر آتی اور پہلی صف کے لوگ پچہلی والون کی جگہ پر جاتے تا فضیلت پہلی صف کی دونون گروہ کو حاصل ہوتی اور دوسری صف کی لوگ دو سجدے پیغمبر خدا کی ساتہہ حاصل کرتے جب پہلی صف کی لوگون نے وہ سجدے رکعت اول کا انکے ساتہہ حاصل کیا پس فضیلت مین برابر ہے اور یہہ نہایت عدل ہے اور جب تشہد مین بیٹہتے پچہلی صف سجدہ کرتی اور تشہد مین انکے ساتہہ لاحق ہوتی اور سب سلام دیتے لیکن اگر دشمن قبلہ کے برابر نہوتے صحابہ کو دو گروہ

کرتے ایک گروہ دشمن کے برابر کھڑا ہوتا اور ایک گروہ ایک رکعت نماز کو پیغمبر خدا کے
ساتھ ادا کرتا اسکے بعد اس گروہ کی جگہ پر جاتا جو مقابل دشمن کے ہے اور دوسرا گروہ آتا
اور دوسری رکعت کو پیغمبر خدا کے ساتھ پاتا اور پیغمبر خدا سلام پھیرتے اور جس گروہ
نے ایک رکعت پڑھی تھی پیغمبر خدا کی سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ادا کرتے اور
بعض وقت دو رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھتے اور مسلمان لوگ نماز سے باہر
آتے اور پیغمبر خدا التشہد میں توقف کرتے بہانتک کہ دوسرا گروہ آتا اور انکے ساتھ
دوسری دو رکعت ادا کرتا اور ملکر سلام پھیرتے جیسا کہ پیغمبر خدا چار رکعت ادا کرتے اور یہ
لوگ دو رکعت اور کبھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت مستقل ادا کرتے اور سلام پھیرتے
اور کبھی ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرتے اور یہ گروہ ایک رکعت پڑھنے
کے بعد نماز سے باہر چلے جاتے اور دوسرا گروہ آتا اور ایک رکعت ادا کرتا اور پیغمبر خدا کی
ساتھ یا بتے سب ہر گروہ جیسا کہ ہر گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی اور پیغمبر خدا نے دو رکعت
اور یہ سب صورتیں جائز ہیں اور بعض محدثین کے علما اس نماز کو پندرہ صورت
پر روایت کرتے ہیں لیکن سب صحیح صورت یہی ہے جو ہمنے بیان کی وباللہ التوفیق

باب زکوۃ و صدقات کی بیان میں عادت نبی صلعم کی زکوۃ

اور صدقے میں یہ تھی کہ رعایت فقیر کی کرتے اور زکوۃ دینے والون کی رعایت
کرتے اور مصلحت دونوں جانب کی نگاہ رکھتے زکوۃ کو چار قسم طرح جیسا کیا کہ خلق
کے اندر یہ چیزیں بہت ہوتی ہیں اور لوگونکو احتیاج انکی بہت ہے ایک قسم کھیتی اور
میوون کے اور دوسری قسم جانوروں چوپائے کی جیسے اونٹ اور گائے اور بکری تیسری
قسم سونا اور روپا کہ تمام عالم کی گذران ہے چوتھی قسم تجارت کا مال جس چیز کا ہو
ہر سال میں ایکبار دیا اور کھیتی اور میوون کے کاٹنے کی وقت اور لینے کے وقت فرمایا
اور یہ بہی نہایت انصاف سے ہو محنت کی موافق آدمی کے تحصیل کرنیں یا اسکے اور

آسانی اور مشقت ہین اسکے اندازے مین واجب تفاوت بیان فرمایا پانچ کے
واسطے ایک واجب کیا جو مال کہ بی محنت ومشقت کی ہاتہہ لگے اسیطرح جو گنج گڑا ہوا
لگے برسونکا آنا اسمین اعتبار نکیا بلکہ جب ہاتہہ آوے اسپر واجب ہوگا کہ پانچوان حصہ نکالی
اور اس مال مین ہے جسکی تحصیل مین محنت ومشقت ایک اندازہ ہے پانچوین
حصے کا آدہا یعنی دس مین ایک واجب کیا جیسا اوس کہیتی اور میوہ مین جو مینہ
کے پانی سے حاصل ہوتا ہے اور دسوین حصے کا آدہا یعنے بیس مین ایک واجب کیا
اوس کہیتی مین جو زیادہ مشقت کی محتاج ہو ڈول یا کوہین سے بٹانیکا یا پانی خریدنیکا اور
بیسوین حصہ کا آدہا یعنی چالیس مین ایک واجب کیا اس مال مین کہ ہمیشہ کی رنج اور محنت کا
محتاج ہے جیسا سفر کی مشقت خواہ خشکی کی راہ سی ہو یا دریا کی راہ سی اور شہر شہر اور گانو
گانو پہرنا اور انتظار نرخ کا کرنا اور اس شکل کی اور باتین ہین غرض ہر قسم کے مال مین حسب
مصلحت اسکی نصاب معین فرمایا جیسا روپے مین دو صد درم اور سونے مین بیس مثقال اور غلے
اور میوے مین آٹھہ سو من شرعی ہے کہ پانچ اونٹ کا بوجہہ ہے عرب کے اونٹون مین اور بکری مین چالیس
اور گائی مین تیس اور اونٹ مین پانچ لیکن بعضے مال نصاب کو پہنچتے ہین ایسی ثروت نہین ہے کہ زکوۃ
اسی کی جنس سے ہو واسطے ایک بکری ہر پانچ اونٹ مین معین فرمائی لیکن جب پچیس کے
حد کو پہونچی برداشت اس باب کی ہوگی کہ زکوۃ اسکی جنس سے دی صاحب مال مختار ہے
کہ پانچ بکری دے خواہ ایک اونٹنی دے اور جسکو جانتے کہ لایق زکوۃ لینی کی یعنی فقیر ہے
زکوۃ دیتے اور اگر کوئی زکوۃ مانگتا اور اسکا حال معلوم نہوتا اسکو زکوۃ دیتے لیکن بعد اسکے
کہ غنی ہونا اوسکا معلوم ہوتا تو خبر کرتے کہ غنیونکو زکوۃ مین حصہ نہین ہے اور نہ [illegible]
کمانی کی طاقت ہی اور عادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ زکوۃ کو جس گانون مین تحصیل
کرتی وہان کے محتاجونپر صرف کرتے اور اگر کچہہ بچتا تو آنحضرت کی پاس لاتے اور مدینہ کے
محتاجونپر صرف کرتے اور نبی کی عادت تہی کہ گہوڑے اور لونڈی اور استر اور گدہی مین

اور سائل اور حرز وادر ترکہ رجال ورتھذا وسیودان سے کرتا بی نہیں جانتے اور جمع ہز
کئے جاتے زکوۃ لیتے ہوں مگر ترخزانہ اور اگر ہے کہ اوس سے زکوۃ لیتے وتر اور جس ز
نرق کرتے اور جب کوئی زکوۃ آنحضرت کی پاس لاتا اسکو دعا کرتے اور کبھی کہتے اللّٰہم
بارك فيه وفي آهله اور کبھی کہتے اللّٰهم صل عليه وعلى آهله اور صدقہ دینے
والیکو منع فرماتے کہ اپنا صدقہ خریدے اور صدقہ کی اونٹوں کو اپنے دست مبارک سے
داغ کرتے اور اکثر داغ کا بیر کرتے اور اسلام کی مصلحت کے واسطے قرض کرتے اور صدقہ
کے مال کے آنے پر عدہ کرتے اور بضرورت کے وقت زکوۃ کو دو برس کی پہلی سے طلب فرماتا

فصل زکوۃ فطر کے بیان میں

منادی کرنیوالیکو بھیجتے بازار اور کوچوں
میں اور محلوں میں مکے کی پکار دیتا الا ان صدقة الفطر واجبة على كل
مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه
صاعا من طعام اور سنن نسائی میں ہے تب ہی کہ جب خلافت کی نوبت امیر المؤمنین
علی کو پہنچی فرمایا اما اذا وسع الله عليكم فاوسعوا اجعلوها صاعا
من بر وغيره وفي لفظ لابي داود فلما قدم علي رأى رخص السعر
فقال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا اور عادت آنحضرت کی یہ
تھی کہ زکوۃ فطر کو نماز عید سے پہلے دیتے اور فرماتے من اداها قبل الصلوة فهي زكوة مقبولة
ومن اداها بعد الصلوة فهي صدقة من الصدقات اور صحیحین میں نافع
ابن عمر سے آیا ہے امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بزكوة الفطر ان تؤدى
قبل خروج الناس الى الصلوة اور ظاہر ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے
بعد صدقہ دینا حساب نہوگا اور اس صدقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکین
کو دیتے اور باقی آٹھ قسم پر زکوۃ کے طرح تقسیم نہیں فرماتے اور صرف مسکینوں کو دو ایسا
حکم بھی صریح میں آیا اور بعضی عالم اسکے قایل ہوے ہیں کہ آٹھ قسم پر صرف کرنا

جائز نہین بلکہ خاص مسکینونکو دینا چاہیے اور لیکن صدقہ نفل کو بہی بہت
دوست رکہتی اور دیتی ہے اسلیے اتنا خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینی سے خوش
ہوتے ہین اور جتنا اللہ کی راہ مین خرچ کرتے اسکو بہت بخا نتی اور تہوڑا بہی نہین
سمجہتے اور کسیطرح ایسے چیز ایسی نہین مانگی ہوگی کہ انکے پاس ہو اور انہون نے
ندی ہو تہوڑی یا بہت اور ایسا دیتے کہ مفلسی سے اندیشہ نکرتے اور محتاج
کو دیکہتے اپنا کہانا اور پینا اسکو کہلا دیتے اور بخشش اور صدقہ کئی قسم سے دیتے
کبہی بطور صدقہ کے کبہی بطور ہدیہ کے کبہی چیز خرید لیتے اور قیمت اسکی ادا
کرتے اور پہر چیز والے کو بخش دیتے اور کبہی قرض لیتے اور ادا کرتے
کچہ بڑہا کر دیتے اور کبہی چیز خرید لیتے اور قیمت سے زیادہ دیتے اور کبہی ہدیہ
قبول کرتے اور دونا اوسکا انعام فرماتے اور غرض یہہ تہی کہ جس قسم کی
شفقت ممکن ہو خلق کو پہونچاتے اور لوگون کو صدقہ دینے کا حکم کرتے
اور حرص دلاتے اور آنحضرت صلعم کہہ کہہ کر کے لوگون کو سخاوت اور بخشش
کی دعوت کرتے اتنا کہ اگر بخیل حریص آنحضرت کا حال مبارک دیکہتا تو اوس
پہی ضرور اثر کرتا اور وہ بہی سخی ہو جاتا اور جو اونکے ساتہہ صحبت کہتا اپنے
جانکا بہی مختار نرہتا کہ احسان اور کرم اسپر غلبہ نکرے اور اس سبب سے
ہمیشہ خوش اور دل شاد اور مسکراتے رہتے

باب نبی صلعم کے روزون کے بیان مین

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ساری خلقت سی سخاوت اور کرم مین زیادہ تہی ہمیشہ
اور رمضان مین سخاوت اور بخشش اور لوگون کو دینا سب دن سے زیادہ ہوتا
صدقہ اور خیرات سب رات دن پیر دو چند ہوتا اور ذکر اور نماز اور اعتکاف

اور تھا وصال میں ایسا مستغرق ہو کر ہے اور ماہ مبارک کو طرح طرح کی عبادتوں
سے خاص کرتے اور بعضے دن رمضان میں اسا دن برابر روزہ رکھتے اور دوسروں
کو منع فرماتے بعضوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں پھر ہم کو کیوں منع فرماتے ہیں
فرمایا لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي وَفِي لَفْظٍ أَظَلُّ عِنْدَ
رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي اور علماؤں کے اس کھانے اور پینے میں کئی
قول ہیں ایک یہ کہ کھانا اور پینا یہی تھا جو سب کھاتے ہیں اس واسطے کہ
یہ لفظ کی حقیقت ہے اور حقیقت سے نکالنا کوئی سبب ظاہر نہیں کہتا اس
قیاس حقیقت پر ہوگا دوسرا یہ کہ مراد وہ غذا ہے روحانی ہے کہ معرفت الٰہی کے
لذتوں سے مناجات کی اور فیضان سے آگہی کے لطیفوں کے جو دل پر وارد ہوتے
تھے اور حواس خمسہ کی خبر نہیں رہتی مصروف ہے اور نفس کی خوشی سے آرام
کی روح اور روشنی آنکھ کے کہ اس سے اتنی قوت اور قدرت اور خوشی حاصل
ہوتی ہے کہ غذائے جسمانی سے بے پروا ہو جاتا ہے **شعر**

لَهَا أَحَادِيثُ مِنْ ذِكْرَاكَ تَشْغَلُهَا ۔۔۔ عَنِ الشَّرَابِ وَتُلْهِيهَا عَنِ الزَّادِ
لَهَا بِوَجْهِكَ نُورٌ تَسْتَضِيءُ بِهِ ۔۔۔ وَمِنْ حَدِيثِكَ فِي أَعْقَابِهَا حَادِ
إِذَا اشْتَكَتْ مِنْ كَلَالِ السَّيْرِ أَوْعَدَهَا ۔۔۔ رَوْحُ الْقُلُوبِ فَتَحْيَى عِنْدَ مِيعَادِ

اور یہ وہ تیسرا قول مختار ہے ہوا سمجھی کہ اگر حقیقت پر کھانا اور پینے کی گمان
کیا جاوے تو وصال متصور نہ ہو بلکہ روزہ باطل ہو جاوے اور عادت یہ تھی کہ روزہ
رمضان شریف کا بے دیکھے چاند کے شروع نہ کرتے یا گواہی ایک عادل کی جب
ایکبار گواہی دی ابن عمر نے روزہ رکھا اور دوسری بار بھی گواہی دے اعرابی نے
اور صرف خبر پہنچانا انکا کفایت کیا اور تحلیف تمام دت کے لفظ کی نہ کی اور
اگر نہ نظر آتا اور نہ گواہی ہوتی تو شب برات کی چاند کو تیس کا حساب کرے

اسکے بعد روزہ کہتے اور فرماتے لوگون کو کہ ایک شخص کے گواہی سے کہ اور دو کی گواہی سے کہولو اور افطار کرنے مین جلدی کرتے اور سحر ہمیشہ کہاتے اور دیر کہاتے اور امت کو سحر کہانے اور انہین پیکرنے کی ترغیب دیتی اور اوپر فرماتے کہ روزہ دار افطار نہین تک کہجور سے کرے اور اگر نہ پاوی اتین سوکہی سے اور اگر نپاوی پانی سے اور یہہ نہایت شفقت تہی امت پر اسواسطی کہ خلو معدہ کے وقت طبیعت کہانیکو اچہی طرح قبول کرتی اور پہلی چیز جو معدہ مین پہونچی اور میٹھی ہو بدن کو قبول ہے اسکے نہایت فایدہ ہوگا خصوصا بینائی کی قوت کو مٹھائی سے زیادہ ہوتا ہی خصوصیت سارے بدن کی اور شیرینی حجاز والونکی خرما ہے اور طبیعت دائی لوگون کی اس سے پرورده فایده انکا اس سے زیادہ ہی دوسرے مٹھائی سے طب کے رو سے اور لیکن شرع کی رو سے اور اسکی اثر سے راہ خرما مدینہ منورہ کا اللہ تعالی نے قدم کی برکت سے انحضرت صلعم کی زیاق ساری زہر دیکا بنا یا ہی اور دوا ساری بیماریونکی کیا اور فرمایا اِنَّ فِی العَجوَةِ العَالِیَةِ شِفَاءٌ مِن کُلِّ دَاءٍ وَاِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ البُکْرَةِ اور دوسرے جگہ فرمایا ہے مَن تَصَبَّحَ بِسَبعِ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَینَ لَابَتَیھَا لَم یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الیَومَ سَمٌّ وَّلَا سِحرٌ اور ایسی حکمون مین رسمی طبیبونکی حیرت کی سوا کچہہ بن نہین آتا اور اسکا بہید دلون کی جو طبیب ہین وہی جانتے ہین اور افطار کی وقت یہہ دعا پڑہتے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمنَا وَعَلٰی رِزقِکَ اَفطَرنَا فَتَقَبَّل مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ اور اسناد مین اسکے گفتگو ہے اور سنن مین ابی داود کے ثابت ہوا کہ فرماتے تہی اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمتُ وَعَلٰی رِزقِکَ اَفطَرتُ اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کہتے ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الاَجرُ اِن شَاءَ اللّٰہُ

اور منع فرمایا روزہ دار کو غش کہنے سی اور گرنیوالی کی جواب کی طرف متوجہ ہونے
سے اور فرماتے اگر کوئی تجھکو بیہ کہی اور گالی دے تو جواب مین کہے کہ مین روزہ دار
ہون اور عالمون کو اسمین تین قول ہین بعضے کہتی ہین سنت ہے کہ جواب مین
یہی لفظ کہی اور یہہ بہت ظاہر قول ہے اور بعضی کہتے ہین دلمین کہے اور اپنے نفس
کو یاد دلاوے کہ مین روزہ دار ہون تا جواب مین مشغول ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ اگر روزہ فرض ہو زبان سے کہے اور اگر روزہ سنت ہو دل مین کہی تا ریا سے دور رہے

فصل اگر رمضان مین سفر کرتے کبھی افطار کرتے اور کبھی روزہ رکھتے اور دونون
کو بھی اختیار دیتے کہ روزہ رکھین خواہ افطار کرین اور جب دشمن سے نزدیک ہوتے
حکم فرماتے لوگونکو افطار کا اور اگر اسی مثل حضر مین بھی اتفاق پیش آوے اور افطار
کرنے مین لشکر کو طاقت ہوتی ہو دشمن پر تو افطار کرنا روا ہوگا اور عادت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ رمضان کی راتونکو اگر غسل کی حاجت ہوتی رات کو
غسل کرتے اور بعضی بات کو تاخیر کرتے اور صبح کی بعد غسل کرتے اور روزہ کی نوبت
بوسہ ازواج مطہرات کا لیتی اور حدیث جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ
سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَہٗ وَھُمَا
صَائِمَانِ فَقَالَ قَدْ اَفْطَرَا اسناد اسکی ثابت نہین ہے اور صحت کو نہین پہنچے
اور جو بہولکر کہانا کہا جاتا یا پانی پی جاتا قضا کرنیکو نفرماتی اور فرماتی اِنَّ اللّٰہَ
ھُوَ الَّذِیْ اَطْعَمَہٗ وَاَسْقَاہُ اور اس کہانی اور پینے کو نسبت لہ کہانی اور پینی سوکے
والیکی رکہتے اور صائمین سینگہی لگاتی اور مسواک کرتے اور غرغرہ اور ناک مین
پانی دینے مین مبالغہ نکرتے اور منع کرتے نہین مسواک یا سرمہ کے کوئی حدیث ثابت
نہین ہوئے اور اس باب مین دو حدیثین وارد ہوئی ہین ایک یہہ کہ اکتحل رسول
اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَائِمٌ اور ایک یہہ کہ فرمایا لِیَتَّقِہِ الصَّائِمُ

چاہیئے کہ پرہیز کرے روزہ دار سرمہ کھینچنے سے اور یہہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں
حجت نہیں ہوسکتیں

فصل نفل روزوں کے بیان میں

کبھی اتنے روزہ رکھتے کہ گمان کرتے لوگ کہ اب افطار نکرینگے اور کبھی اتنا پے در پے
افطار کرتے کہ گمان کرتے لوگ کہ اب کبھی نرکھینگے کوئی مہینا روزہ سے خالی
نچھوڑتے اور یہہ تین مہینے کہ عوام روزہ رکھتے ہیں اس باب میں کچھہ وارد نہیں
ہوا اور رجب میں روزہ رکھنے کو منع فرماتے اور شوال میں چھہ روزہ رکھنے میں
فرماتے کہ یہہ چھہ روزہ رمضان کے ساتھہ برابر صیام دہر کے ہیں اور عاشورہ کے
دن البتہ روزہ رکھتے اور مرتبے عاشورہ کے روزے کی تین ہیں افضل یہہ ہے کہ نویں روزہ
دسویں کو اور ایک روز اوسسے پہلے اور ایکروز اوسکے بعد دوسرا مرتبہ یہہ ہے کہ نویں دسویں
کو رکھے اور تیسرا مرتبہ یہہ کہ صرف دسویں کو رکھے اور لیکن رکھنا صرف نویں کا ثواب سنت کا
نہیں رکھتا اور لیکن عرفہ کے دن اگر حج میں ہو تو افطار کرلے اسواسطے کہ افطار کرنا قوت ہے
دعا اور کوشش کے واسطے اور دوسرے افطار سفر میں افضل ہے اور دوسرے یہہ کہ حج آنحضرت
کا جمعہ کے دن ہوا تہا اور ایک روزہ رکھنا جمعہ کے دن مکروہ ہے اور دوسرے یہہ کہ عرفہ کا
دن اہل موقف کی واسطے عید کا دن ہے اسواسطے کہ انکا جمع ہونا وہاں ایسا ہی
جیسا دوسرے لوگونکا جمع ہونا عیدگاہ میں اور حدیث میں نبی کی وارد ہے یَوْمُ عَرَفَةَ
وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ مِنًى عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ اور ہفتہ اور یکشنبہ کو کبھی روزہ رکھتے
اور غرض اس سے مخالفت یہود اور نصاری کی تہی اور حدیث میں ام سلمہ کی ثابت ہوا کہ
پوچھا لوگوں نے اَيُّ الْاَيَّامِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَهَا صِيَامًا
قَالَتْ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ
اَنْ اُخَالِفَهُمْ اور عادت نبی کی نہ تہی کہ ہمیشہ روزہ رکھیں اور ہمیشہ روزہ رکھنے سے
منع فرماتے اور حق میں ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی فرماتے لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ (نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا)

اور عادت آنحضرت کی یہ تھی کہ جب دن کو گھر میں آتی اور پوچھتے کہ کچھ کھانے کی چیز ہے
اگر جواب ملتا نہیں ہے فرماتے کہ میں روزہ دار ہوں اور نیت روزہ کی کرتے اور بعض وقت
نیت نفل کے روزہ کی ہوتی اور روزہ تمام نہ کرتے اور کسی روز میں افطار کرتے اور فرماتے
مَن نَزَلَ عَلٰی قَومٍ فَلَا یَصُومَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذنِهِم لیکن اسناد میں اس حدیث کے
طعن کیا ہے اور مکروہ کہتے کہ کوئی جمعہ کے دن کو خاص کرے روزے کی واسطے اور فرماتے کہ
روز عید کا تمہارا ہے اور جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ پہلے اسکے یا پیچھے اسکے ایک دن روزہ
رکھو تب مکروہ نہ ہوگا اور سر اسکا حجۃ کے باب میں بیان ہوا

فصل اعتکاف کے بیان میں

اعتکاف سبب جمعیت دل کا ہے اور انقطاع کا غیر حق سے
اور عبادت کی قبول کا ہے اور دوری کا موجب خلق سے اور واسطہ ہے زوال تفرقہ کا اور یہ
مقصد روزہ کی حالت میں خوب حاصل ہوتا ہی ضرور ہوا کہ اعتکاف کا حکم فضل ایام
روزوں کے ہو وہ دس دن اخیر میں ماہ رمضان کے اور روایت نہیں ہے کہ آنحضرت بے روزہ
کے معتکف ہوئے ہوں کسیوقت میں اور عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ اعتکاف نہیں ہے روزے
سے اور ہر رمضان میں اعتکاف فرماتے اخیر عشرہ میں مگر ایک عشرہ رمضان کا اعتکاف آپ
سے فوت ہوا شوال کے مہینے میں قضا فرمایا اور ایکبار عشرہ اول میں اعتکاف فرمایا اور
ایکبار عشرہ اوسط میں اور ایکبار آخر میں اور جب معلوم ہوا کہ شب قدر اسی عشرہ میں
ہے دوسری بار اسی عشرہ میں اعتکاف کرنا شروع کیا آخر عمر تک اور جب اعتکاف کیا
چاہتے نماز صبح کی پڑھکر اعتکاف میں آتے اور اعتکاف کی جگہ خیمہ تھا کہ مسجد میں
کھڑا کرتے اور اسمیں خلوت کرتے اور گھر میں اپنے نہ آتے مگر پاخانہ کی واسطے اور کبھو
سر مبارک کو مسجد سے حجرہ میں عائشہ رض کی جھکا دیتے کنگھی کرنیکی واسطے اور سر دھونیکے
اور اعتکاف کی حالت میں جو امہات مومنین تھیں سو جو چاہتیں زیارت کو پیغمبر کی
تشریف لاتیں اور جب جانا وقت اوٹھتیں آنحضرت بھی اوٹھتے اور انکو گلی لگانے

اور یہہ سب بات کو پورا اور اعتکاف کی اندر بیٹھا نسرت نکرتے اور جب اعتکاف کیا چاہتے اعتکاف کی جگہہ تخت بچھاتی اور اوسپر بچھونا بچھاتی اور جب وضو کو گھر میں آتے کسیکی طرف مشغول نہوتے بلکہ اگر کوئی گھر والون میں سے بیمار ہوتا اسکی پاس ہوکے توقف نکرتے راہ چلتی حال اسکا پوچھ لیتی اور ہر برس میں دس روز اعتکاف کرتے اور آخر میں اس برس کے بیس روز اعتکاف کیا اور ہر برس ایکبار قرآن حضرت جبرئیل عم کو سناتے اور اس آخر سال میں دوبار سنایا

باب حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمرے میں انکے

سب علما اس بات پر ہین کہ بعد ہجرت کے ایک حج ادا کیا اور وہ حجۃ الوداع تھا اور خلاف نہیں ہے کہ دسوین سال تہا ہجرت سے اور لیکن ہجرت سے پہلے دو حج کیے اور جامع ترمذی میں یہہ ثابت ہولی ہے اور صاحب محلی نے نقل کیا کہ ہجرت سے پہلے چار حج سے زیادہ کیے لیکن گنتی اسکی خوب یاد نہیں ہے حج نوین برس سے فرض ہوا اور اسیوقت سے تیاری اسباب سفر حج کی مشغول ہوئے لیکن آیۃ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ الخ چھٹی برس میں ہجرت سے نازل ہوئے اور یہہ دلالت فرضیت پر حج اور عمرے کے نہیں کرتی ہے بلکہ حکم ہے حج اور عمرہ پورا کرنیکا شروع کرنیکے بعد

فصل طور میں حج پیغمبر خدا کی

جب حج کا عزم کیا صحابہ کو اعلام کیا حج کا سب نے تیاری سفر کی کی اور یہہ خبر گانو اور بستیون میں کہ اطراف میں مدینہ کی تھین پہونچی سارے مسلمان مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ میں مکہ کے ہر طرف سے غول مخلوق آنے لگا اور حاجیون کی گنتی حساب سے باہر ہوئی پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن چوبیسوین کو ذی القعدہ کی ظہر کی نماز جماعت سے مسجد میں مدینہ کی پڑہی اور سفر کیا اور اسکے پہلے خطبہ کیا اور لوگون کو شرائط اور ارکان اور ادب حج کے تعلیم کیے اور یہہ جمعہ کے دن تھا اور یہہ ہو بہو ہی اس

بات پر کہ سفر شنبہ کے دن تھا اور لیکن صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ سفر کو دو
پر رکھتی ہے کہ پنجشنبہ کو شروع کرے اور صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ ما کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم الخمیس اور نماز ظہر
کے بعد سر مبارک کو شانہ کیا اور تیل سر میں ڈالا اور چادر پہنا اور دو نمازوں کے
درمیان سفر کیا اور ذوالحلیفہ میں اترے اور عصر کی نماز کو قصر کیا اور ایک رات
اسی جگہ مقام کیا اور نماز شام اور عشا اور صبح اور ظہر کی وہاں پڑھے پانچوں نماز
وہاں ہوئیں اور سب بیبیاں حضرت کی ساتھ ہوئیں اور اس شب کو سب کے
پاس آئے اور نماز صبح کی واسطے غسل کیا اور ظہر کے بعد احرام کی واسطے غسل
دوسرا کیا اور خطمی اور اشنان غسل کے وقت سر میں لگایا اور حضرت عائشہ
خوشبو لائیں اور وہ مرکب تھی کئی خوشبو ملا کر بنی تھی اور اسمیں مشک بھی تھا
بدن پر اور سر مبارک پر ملا اتنا کہ اثر مشک کا بدن پر اور سر مبارک پر آنحضرت کے
معلوم ہوتا تھا بعد اسکے تہبند اور احرام کی چادر پہنی اور نماز ظہر کی قصر کر کے
ادا کی اور احرام باندھا اسی جگہ کہ نماز ظہر کی پڑھی تھی اور منقول نہیں کہ نماز سے
پہلے سوا نماز ظہر کے کوئی نماز خاص احرام کے واسطے پڑھی ہو اور احرام سے پہلے
قربانی کے اونٹ کے کوہان میں دو گھاؤ لگائے اور داہنے طرف سے ایک کو اسکی
کو چیرا اور خون کو اسکے پاک کیا اور احرام میں انکے اختلاف ہے کہ تلبیہ کس قسم
کے حج کی کہی اکثر حدیثیں صحیح مصرح میں اس بات پر کہ احرام حج اور عمرہ کا
تھا اور فرمایا اتانی آت من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک
وقل عمرۃ فی حجۃ اور حدیثیں صحیح صریح اس باب میں بیس سے زیادہ ہیں
اور اسیطرح حدیثیں صحیح بہت وارد ہوئیں اس بات پر کہ احرام انکا صرف
حج کا تھا فی صحیح مسلم عن عائشۃ ان رسول اللہ صلعم

اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا اور صحیحین مین ثابت ہی خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَذْکُرُ اِلَّا الْحَجَّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا اور حدیثین صحیح تمتع مین بہی وارد ہین اور موافق کرنے کی راہ ان حدیثونمین یعنی تعارض مٹانی کی راہ یہہ ہے کہ انحضرت نی اول احرام مفرد باندہا بعد اسکے عمرہ کو حج مین لے آئے اور قارن ہوئے اور فرمایا دَخَلَتِ الْعُمْرَۃُ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اور جو شخص تمتع کا قایل ہے مراد اوسکی تمتع لغوی ہے کہ معنی اسکے انتفاع اور لذت اوٹہانا ہے اسواسطی کہ شک نہین ہے کہ قران مین فایدہ اور لذت حاصل ہوتی ہے اسواسطی کہ دو نسک مین سے ایک نسک پر اکتفا کرتا ہی اور افراد عمل کا ہر ایک کے لئی حج اور عمرہ سے محتاج ہونا نہین پڑتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم تین قسم پر تہے انحضرت کی ساتہہ ایک قسم نے احرام حج اور عمرہ دونون کا باندہا یا صرف حج کا اور اونکی ساتہہ قربانی تہی اور احرام صرف حج کا باندہا تہا اور اسی احرام پر باقی رہے یہانتک کہ نحر کی دن احرام اتارا اور دوسری قسم جنکی ساتہہ قربانی نہ تہی اور احرام حج کا باندہا اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ حج کو عمرہ کرو یعنی پہیر دو احرام حج کو احرام عمرے کی طرف اور اعمال کو عمرے کی تمام کرو عرفہ کے روز سے پہلے اور پہر احرام باندہو حج کا مکہ سے عرفات کو جاؤ تیسرے ایک جماعت تہی کہ انکے ساتہہ قربانی نہی اور حج کا احرام باندہا تہا اور پیغمبر نے انکو فرمایا کہ احرام کو پہیرو عمرہ کی طرف اور یہہ معنی فسخ حج کے ہین عمرہ کے ساتہہ

فصل حج مین پیغمبر اصحاب کے

گروہونکو علما کے پانچ سہو ہوئے پہلے گروہ مین کہتے ہین کہ حج مفرد ادا کیا جسکے ساتہہ عمرہ نہ تہا دوسرے گروہ کہتے ہین تمتع تہا جسمین عمرہ سے

حلال ہوئے اور آپ نے پہلے احرام حج کا باندہا تیسرے گروہ ہین کہ کہتے ہین متمتع
تہے جس تمتع مین عمرہ سے حلال نہ ہوئے بسبب قربانی لیجانیکے چوتہے گروہ وہ
ہین کہ کہتے ہین کہ قران تہا جسمین دو طواف تہے اور دو سعی پانچوین گروہ وہ ہین
کہ کہتے ہین مفرد تہا وہ افراد کہ بعد حج کے ادا کرنیکی عمرہ کی ساتہہ باندہا تنعیم
اور احرام مین بہی پیغمبر خدا کے پانچ گروہ کو سہو ہوا پہلے گروہ کہتے ہین کہ تلبیہ
صرف عمرہ کا کہا اور اسپر برابر رہے دوسرے گروہ کہتے ہین کہ تلبیہ صرف حج کا
کہا اور اسپر برابر رہے تیسرے کہتے ہین کہ تلبیہ صرف عمرہ کا کہا دوسرے بار حج
کو عمرہ مین داخل کیا چوتہے کہتے ہین کہ تلبیہ صرف حج کا کہا اور بعد اسکے داخل
کیا عمرے کو حج مین اور یہ مخصوص ہے ساتہہ انکے پانچوین کہتے ہین کہ احرام انکا
احرام مطلق تہا کسی نسک کو تعین نہ کیا اسکے بعد وحی آئی اور تعین کیا اور جب
نماز ظہر کی ادا کی احرام باندہا اور لبیک کہا تب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جب
اونٹنی کہڑی ہوگئی دوسرے بار تلبیہ کہا پہر جب بلندی پر جو برابر بیدا کی ہے
چڑہے دوسرے بار تلبیہ کہا اور کبہی لبیک بحج و عمرہ کہتے اور کبہی لبیک بحج
اور فرماتے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ
النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور آواز بلند کرتے کہ ساری صحابہ سنتی اور
فرماتے آواز بلند کرو اور سواری آپکی ایک اونٹ تہا اور اسپر پالان تہا نہ شقدف
اور نہ محارہ اور محمل اور نہ ہودج اور محفہ اور ہمیشہ اسیطرح تلبیہ فرماتے اور صحابہ
عبارت مین تلبیہ کی کم بیش بہی کرتے اور پیغمبر خدا کسی پر انکار نہ فرماتی اور
احرام کی مدت مین سر کی بال کو خطمی و غسل سے جماتے اور بعض روایت کرتی
ہین کہ شہد سی جمایا تہا تا گرد سے محفوظ رہے اور جب روحا کی مقام مین پہونچی
جنگلی گدہے کو دیکہا زخم کہایا ہوا فرمایا اسکو چہوڑ دو کہ جلد ہی زخمی کرنیوالا اسکا

ظاہر ہوگا اوسیوقت ایکمرد پیدا ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم جانو جو چاہو
کرو اس شکار کو میرے انحضرت نے ابو بکر رضہ کو فرمایا کہ رفیقون پر تقسیم کرو اور جب اثایہ کی
منزل مین پہونچی کہ ایک جگہ ہی رویثہ اور عرج کی درمیان ایک ہرن کو دیکھا کہ درخت کے
سایہ مین سوتا ہی ایک شخص کو متعین فرمایا کہ اسکے نزدیک کہڑا ہے کہ کوئی محرم اور
حاجی اسکو چہیڑے نہین جب انحضرت عرج مین پہونچی ایک غلام حضرت ابو بکر کا
پیچہی تا تہا اور ایک اونٹ کہ پیغمبر خدا صلعم اور ابو بکر رضہ کا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین تہا اور
ایکساعت اوسکی راہ دیکہی جب پہونچا تو اونٹ اوسکی ہاتہہ مین نہ تہا ابو بکر نے پوچہا اونٹ
کہان ہے اوسنی کہا میرے سے گم گیا ابو بکر رضہ اوٹہے اور اوسکو ادب کے واسطے مارنے لگے اور کہنے
لگی کہ ایک اونٹ ہمنی تیرے حوالہ مین ہمنے کیا اسکو بہی تونے گم کیا اور پیغمبر خدا تبسم کرتے تہے
اور فرماتی تہے محرم کو دیکہو کیا کرتا ہے اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ اور اس سے
کچہہ زیادہ نفرمایا اور جب ابوا مین پہونچی صعب بن جثامہ جنگلی گدہے کو ہدیہ لائے تحویل
نہ فرمایا اور جب انکا دل چہوٹا دیکہا فرمایا کہ ہدیہ رد نہین کرتا ہون لیکن ہم سب محرم ہین اور
جب وادی عسفان مین پہونچی فرمایا ای ابو بکر تو جانتا ہے کہ یہہ کون وادی ہے ابو بکر نے
کہا کہ یہہ عسفان ہے پیغمبر نے فرمایا حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام اس وادی
مین چلی جاتے تہے دو اونٹ سرخ پر مہار انکی خرما کی پتی کی اور تہبند انکے پشمین عبا کی
اور چادرین انکی کمل اور تلبیہ حج کا کہتے تہے اور جب سرف مین پہونچے عایشہ کو حیض
آیا افسردہ ہوئین اور رونے لگین فرمایا کسواسطی روتی ہے کیا حیض دیکہا ہے کہا ہان فرمایا
غم نہ کہا کہ اسکو خدای تعالی نے آدم کی بیٹیو پر لکہدیا اور اس حج مین تیرا نقصان نہین ہے
جو کام کہ حاجی کرتے ہین کر لیکن طواف کعبہ نکر اور عایشہ نی احرام عمرہ کا صرف باندہا
تہا فرمایا کہ غسل کر اور احرام حج کا باندہ ویساہی کیا اور جب پاک ہوئین طواف کیا
اور سعی کیا فرمایا اب تو حلال ہوئی حج اور عمرہ سے عایشہ رضہ نے کہا مین اپنے جی مین

وضو غسل کرتی ہون کہ مینے طواف نہین کیا عمرہ کا مگر بعد وقوف کی آنحضرت نے انکے بہائی عبد الرحمن کو فرمایا کہ عائشہ رض کو لیجاؤ کہ تنعیم سے احرام باندہین اور عمرہ کرین اور عالمونکو اسمین گفتگو ہے کہ یہہ کیا عمرہ تہا بعضے کہتی ہین کہ یہہ عمرہ زیادہ تہا خوش کرنیکو عائشہ کے دل کے اور جبر نقص کرنیکو انکے دل کے اسکا حکم فرمایا نہین تو طواف اور سعی انکی کافی ہتی انکے حج اور عمرہ کو اور وہ پہلے فقط متمتع تہی حج کو عمرہ مین لائی قران ہوا یہہ بہت صحیح قول ہے اور حدیثین سواے اسکے دلالت نہین کرتین اور بعض علما کہتے ہین کہ جب حائض ہوئی فرمایا کہ عمرہ کو چہوڑ دو اور اشتغال کرو حج مفرد کی طرف جب حج تمام کیا فرمایا کہ عمرہ کو قضا کرے جسکا احرام پہلے باندہا تہا اور یہہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور انکے شاگرد کا خارج اور پیغمبر خدا نے سرف کی مقام مین صحابہ کو فرمایا کہ جو قربانی برابر نہ رکہتا ہو اور چاہے کہ نسک کو اپنے عمرہ کرے اسکو روا ہوگا اور جو قربانی برابر رکہتا ہو اسکو روا نہوگا لیکن جب مکہ مین آئے فرمایا بطریق وجوب کے کہ جو قربانی برابر نہ رکہتا ہو نسک کو اپنی عمرہ کرے اور احرام سے باہر آوے اور جو قربانی رکہتا ہو احرام پہنے قائم رہے فرمایا اگر مین بہی قربانی نہ رکہتا احرام اتارتا اور آنحضرت مکہ مین داخل ہونے سے پہلے وادی طوی مین پہونچے اور وہان اترے یکشنبہ کی شب کو پانچوین کو ذیحجہ کے اور صبح کی نماز بہی وہان ادا کی اور غسل کیا اور مکہ کے شہر مین طلوع آفتاب کے ایکساعت بعد حجون کی راہ تشریف لائے اور جب دروازہ بنی شیبہ سے پہونچے اور کعبہ کو دیکہا یہہ دعا پڑہنے لگے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَةً اور بعض روایت مین یہہ ہے جب نظر مبارک انکی کعبہ پر پڑی دونون ہاتہونکو اوٹہایا اور تکبیر فرماتے تہے اور یہہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

اللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَةً وَّزِدْ
مَنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّبِرًّا اور جب مسجد مین آئے
سیدھی کعبہ کی طرف چلی اور تحیت گزارنے مین مشغول ہوئے جب برابر حجر اسود
کے پہونچی سلام کیا ہاتھونکو نہ اوٹھایا اور تکبیر سے شروع نہ کیا جیسا جاہل لوگ
کرتے ہین اسکے بعد طواف شروع کیا اور خانہ کعبہ کو بائین ہاتھ رکھا اور کسی مکان
مین دعا روایت نہین ہے کہ اسکی سند صحیح ثابت ہوئی ہو مگر درمیان دو رکن یمانی
اور حجر اسود کے اسجگہ فرماتے تھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور تین طواف اول مین جلدی چلتے اور قدمونکو
نزدیک رکھتے جیسا کشتی گیر لوگ چلتے ہین اور ردائے مبارک کو داہنی بغل کے نیچے سے
باہر لائے اور بائین کندھے پر ڈالا اور آخر چار طواف مین آہستہ چلی اور جب
حجر اسود کی پاس پہونچکر اشارہ کرتے اوس لکڑی سے جو دست مبارک مین تھی اور
اس لکڑیکو بوسہ دیتے اور وہ لکڑی ایک عصا تھا چھوٹا سر کج اور برابر رکن یمانی
کے اشارہ کرتے رکن کیطرف لیکن ثابت نہین ہوا کہ ہاتھ کو اپنے لکڑیکو اپنے
بوسہ دیتے لیکن حجر اسود کو ثابت ہوا کہ اسکو بوسہ دیتے اور روئے مبارک کو اوسپر رکھتے
اور حدیث مین آیا ہے لیونکو اپنی حجر اسود پر رکھتی اور کبھی دست مبارک کو اوسپر
اور ہاتھ کو اپنے چومتی اور استلام کی وقت فرماتی بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور جب
برابر حجر اسود کی پہونچتی فرماتی اللہ اکبر اور کبھی حجر اسود پہ پیشانی رکھتی اور اسجگہ
سجدہ کرکے بوسہ دیتے یہہ کیفیت سند صحیح ثابت ہوئی ہے اور جب طواف سے
فراغت کی تب مقام ابراہیم پر آئے اور یہہ آیہ پڑھی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی تب دو رکعت نماز کی اسمقام پہ پڑھی اور مقام اسکا نزدیک
کعبہ کے رکھا تھا وہان دو رکعت مین سورہ فاتحہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسرے مین

قبل ہو اسعد محمد پڑہا اور جب نماز سی فارغ ہوئے حجر اسود کی طرف رخ کیا اور اسکو
استلام کیا اور پانچ دروازے جو صفا کی طرف جانیکی ہین انمین سے بیچ کی دروازے سے نکلے
اور صفا پر آئے اور جب صفا کی نزدیک پہونچے پڑہا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ
اور بعد اسکے فرمایا اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ اور یہ روایت ہین نسائی کی ابدؤا کے
صیغہ سے ہے پس صفا پر اپنا چڑہے کہ کعبہ نظر آوی کہڑے ہو کر کعبہ کی طرف مونہہ کیا اور
اللہ کی بڑائی کہی اور کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اور دعا کی اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ
وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ
وَلَا کَرْبًا اِلَّا کَشَفْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیْتَھَا تین بار تہلیل کہا اور اسکے
درمیان دعا کرتے تھے بعد اسکے نیچے اترے اور صفیہ شیبہ کی بیٹی روایت کرتی ہے کہ
صفا اور مروہ کے درمیان پیغمبر خدا نے فرمایا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ
الْاَکْرَمُ اور پیادہ سعی کرتے اور صفا سے مروہ کو جاتے اور مروہ سے صفا کو آتے اور سعی
کے درمیان جب لوگ بہت ہوئی اونٹنی پر سوار ہوئے اور سعی کو سواری پر تمام کیا لیکن
طواف قدوم جسکا پہلے ذکر کیا پیادہ تہا جیسا کہ جابر نے کہا تین پہلی طواف مین
مونہہ سے ملا یا اور یہہ سواری پر ہو نہین سکتا لیکن رکن مین بسبب عذر کے جو تہا اسکو
ہو گی کیا اور سعی کو تمام مروہ پر کیا اور جب مروہ پر پہونچی وہی سب ذکر اور دعا کی
جو صفا مین پڑہی تہین مروہ مین بہی پڑہین اور جب سعی تمام کی صحابہ کو فرمایا کہ
جو قربانی برابر نرکہتا ہو حلال ہو اور حلال ہونا اونپر فرض کیا اور حلال نام ہے
عورت سے جماع کرنے اور خوشبو لگانے اور سیاہ پہننی اور اسکے سوا کا اور اسیطرح صحابہ

110

حلال ہے ترویہ کے دن تک آٹھوین ذیحجہ ہے اور فرماتے کہ ہم قربانی نہ کہتے ہوتے تو حلال ہوتے اور بعض روایت مین کہ وارد ہو کہ پیغمبر خدا بھی حلال ہوئے ثابت نہین ہے اور غلط ہے اور اس محل مین دعا کی اور کہا اللھم ارحم المحلقین تین بار انکو دعا کی اور ایکبار مقصرین پر یعنی فرمایا رحم کر تراشنے والونپر بھی سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یہہ فسخ اور حلال ہونا خاص ہے اس سال کے واسطے یا یہہ حکم ہمیشہ ہے فرمایا دایم ہے ہمیشہ تک اور ابوبکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر رضہ حلال نہوئے بسبب قربانیکے جو رکھتے تھے اور مومنون کی مائین حلال ہوئین اسواسطے کہ قربانی نہین رکھتی تہین اور فاطمہ بھی حلال ہوئین اسواسطے کہ قربانی نہین رکھتی تہین اور اس مدت مین جو مقیم رہے نماز کو قصر کرتے تہے اور منزل مین اپنی کہ مکہ سے باہر تہی جب چار دن گزرے یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو جب آفتاب بلند ہوا دوپہر کی وقت منی کی طرف متوجہ ہوئے ساری خلایق سمیت اور جو حلال ہوا تہا اسدن احرام حج کا باندھا ہر شخص نے اپنی منزل مین جب منی مین پہونچی اترے اور نماز ظہر اور عصر کی ادا کی اور رات کو وہان رہے اور جمعہ کی شب تہی اور جب آفتاب نکلا منی سے روانہ ہوئے باٸین طرف کی راہ سے عرفات کی طرف بعضی صحابہ تکبیر کہتے تہی اور بعضی تلبیہ کہتے تہے اور کسی پر انکار نہین فرماتی تہی جب نمرہ مین پہونچی خیمہ پیغمبر کا اس جگہ کھڑا کیا تہا انہین اترے یہانتک کہ آفتاب ڈہلا فرمایا کہ اونٹ پر زین کہین اور اونٹ پہ سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور اس خطبہ مین مسلمانی کی قاعد بالکل بیان فرمائی اور شرک اور جاہلیت کی بنیاد بالکل جڑ سے کہو ڈالی اور جو حرام کہ سب ملت مین حرام ثابت ہے اُسکو ذکر فرمایا اور جاہلیت کی وضع کو یک قلم پامال کیا اور رسمونکو جاہلیت کی دور کیا اور دمیت کی بہت کو عایت اور مہربانی کی عورتونپر اور احسان کرنیکی حق مین انکے

اور حق جو عورتون کا ہی مردون پر بیان کیا اور وصیت کی امت کو کہ تمسک کرین
اللہ کی کتاب سے اور یہہ کہ جو کوئی اللہ کی کتاب پر چنگل مارےگا گمراہ نہوےگا پیغمبر ﷺ نے
اور پوچہا کہ کیا کہتی ہو اور کیا گواہی دیتی ہو میرے حق مین سب نے کہا کہ ہم گواہی
دیتی ہین کہ تونے خدا تعالی کے فرمودے ہمتک پہنچائے اور امت کو خوب نصیحت کی
اور جو تجہپر تہا حق رسالت کا ادا کیا تب انگلی شہادت کی آسمان کی طرف اٹہائی
اور فرمایا اللّٰہم اشہد اللّٰہم اشہد اللّٰہم اشہد اور فرمایا کہ اس
مجلس کے لوگ یہہ سب باتین انکو جو نہین حاضر ہوئی پہنچا دین آپکے بعد اترے
اور بلال کو فرمایا کہ اذان کہی اور اقامت نماز کی کہی گئی اور نماز ظہر اور عصر کو
جمع اور قصر کے ساتہہ پڑہا اور مکہ کے لوگ صحبت مین پیغمبر خدا کی تہی اور نماز اسی
طریق سے پڑہی جب نماز سے فارغ ہوئی سوار ہوئے اور عرفات مین آئے اور دامن
کوہ مین عرفات کی نزدیک ان بڑی بڑی پتہرونکی کہ اس جگہہ ہین قبلہ کی طرف
مونہہ کرکے اونٹ پر سوار ہوکر کہڑے ہوئے اور دعا اور زاری شروع کی یہانتک
کہ آفتاب تمام غروب ہوا اور روانہ ہوئے اور فرمایا کہ کہڑا ہونا عرفات مین اس مقام
مین کہ ہم کہڑے ہوئے ہین مخصوص نہین ہے بلکہ ساری میدان عرفات کی کہڑی
ہونیکی جگہہ ہے اور دعا کی حالت مین ہاتہہ سینہ کی نزدیک اٹہائے تہے جیسے
کوئی مسکین مانگتا ہی اور سب دعا نہین ہے کہ ثابت ہین کہ اس موقف مین
پڑہی ہین یہہ ہے اللّٰہم لک الحمد کالذی نقول وخیرا مما نقول
اللّٰہم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی
ولک رب تراثی اللّٰہم انی اعوذ بک من عذاب القبر
ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللّٰہم انی اعوذ بک من
شر ما تجیء بہ الریح اللّٰہم انک تسمع کلامی وتری مکانی

وَتَعْلَمُ سِرِّی وَعَلَانِیَتِی وَلَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِی اَنَا الْبَائِسُ
الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِهٖ
اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِیْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَیْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَ
اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ
عَیْنَاهُ وَذَلَّ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ شَقِیًّا
وَكُنْ لِیْ رَءُوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ معجم طبرانی مین
یہہ دعا ثابت ہوئی اور امام احمد نے مسند مین اپنی روایت کیا کہ اکثر دعا پیغمبر کی بیچ
بیچ عرفہ کی دن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ
الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور سنن بیہقی مین ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ بیشتر
دعا میری اور سب انبیا علیہم السلام کی عرفات مین یہہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا
یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ
اور عرفات مین یہہ آیت اتری اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور اس دن عرفات مین ایک شخص
اونٹ پرسی گر پڑا اور مر گیا پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اسکو پانی اور بیر کی پتی سی غسل دو
اور احرام کی جو چادر تھی انہی مین دفن کرو اور خوشبو نہ لگاو اور سر اور منہہ
کو اسکے نہ چھپاو اور فرمایا کہ قیامت کے دن یہہ شخص لبیک کہتا ہوا حشر مین حاضر
ہوگا اور بعد آفتاب تمام ڈوبنے کی روانہ ہوئے اسامہ بن زید کو اپنی پیچھے

سوار کر لیا اور اونٹ کی مہار کو کھینچے ہوئے تھے اتنا کہ اونٹ کا سر زین سے لگتا تھا
اور فرماتے تھے اے لوگو تسکین سے رہو اور آہستہ چلو کہ دوڑنے میں بھلا نہیں اور جلدی میں
پرہیزگاری نہیں اور راہ میں اترے پھر لوٹے اور اسی طرح کہ عیدگاہ جانے میں دستور تھا
جس راہ آتے اوس راہ نہ جاتے عرفات میں بھی یہی طور جاری کیا اور درمیان راہ کے
اونٹ کو چھوڑ دیتے اتنا کہ جلدی سے آہستہ کی درمیان چلتا اور جب کشادہ جگہ میں پہنچتے
تو ذرا جلدی چلاتے اور جب بلندی پر پہنچتے لگام کو اونٹ کی ڈھیلی کرتے کہ آسانی
سے چلے اور تمام راہ میں تلبیہ کہتے اور راہ میں پیشاب کرتے دو پہاڑ کی درمیان میں اتر
اترے اور وضو کو توڑا اور ہلکا وضو کیا اسامہ نے عرض کیا نماز پڑھو گے یا رسول اللہ
فرمایا کہ نماز آگے ہے سوار ہوئے اور مزدلفہ میں آئے اور وضو کامل کیا اور فرمایا پھر اذان
کی کہی گئی اور اقامت کی اور شام کی نماز پڑھی بوجھ اتارنے سے پہلے اور اونٹوں کے
سلانے سے پہلے اور جب بار اتارا اقامت کی اور عشا کی نماز پھر ادا کی اور نماز
عشا کی واسطے اذان نہیں کہی اور فرض مغرب و فرض عشا کی درمیان کچھ نماز پڑھی
اور درمیان آرام کیا اور تہجد نہ پڑھی اور تہجد میں عید کی رات کی کوئی حدیث صحیح
وارد نہیں ہوئے اور اپنی اہل میں جو ضعیف تھے اونکو رخصت دی کہ آگے رہیں
اور پہلے منی میں جا دیں طلوع فجر سے پہلے لیکن فرمایا کہ کنکری نہ مارین جبتک
آفتاب نہ نکلے اور لیکن حدیث عایشہ رضی کی کہ رسول اللہ نے ام سلمہ کو نحر کی رات کے
بھیجا اور کنکری آفتاب نکلنے سے پہلے ماری اور مکہ میں گئیں اور طواف کیا
اور پہلے آئیں سنا دین اسکی گفتگو ہے اور حدیث کی رکن میں رہنا ہے اسکے انکار کے
قایل ہیں اور جماعت کو عورتوں کی رات کو بھیجا اور رمی جمار پہلی اون سے ہوئے
رات کو کیا بسبب ضعف شرف اور احمد کے اور علما کو اس مسئلہ میں تین قول ہیں
شافعی اور احمد کہتے ہیں آدھی رات کی بعد جمار رمی جمار سب کیا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں

جائز نہین مگر بعد طلوع آفتاب کے اور کتنی علما کہتی ہین کہ قادر کو جائز نہین ہے مگر بعد طلوع آفتاب کے اور معذور کو روا ہے پس جب فجر ثانی طلوع کیا نماز صبح کی اول وقت میں پڑہی نہ پہلی وقت سی جیسا کہ بعضے گمان کرتے ہین اسکے بعد سوار ہوئے اور مشعر حرام مین آئے اور وہ ایک بلندی ہے مزدلفہ کی درمیان مین اسپر بنا مکان اب بنایا ہے بعضی مشایخ حدیث کی اور فقہا جو کہتی ہین کہ وہ ایک پہاڑ ہی چھوٹا بائین طرف حجاج کی اور یہہ مقام جو مشعر حرام مشہور ہے سو نہین ہے یہہ انکی غلطی ہے جو مقام کہ مشعر حرام مشہور ہے صحیح وہی ہے سو مشعر حرام مین کھڑی ہوئے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور دعا اور تضرع اور التجا مین مشغول ہوئے اور تکبیر اور تہلیل اور ذکر مین رہے یہانتک کہ نزدیک ہوا کہ آفتاب طلوع کرے اسکے بعد روانہ ہوئے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھی سوار کیا اور اسامہ بن زید قریش کے درمیان پیادہ جاتے تھی اور راہ مین فضل ابن عباس کو فرمایا کہ کنکری رمی جمار کی واسطی ادہائی سو سات کنکر زمین سے چن لے اور پیغمبر خدا کو دے آنحضرت اپنی دونون ہاتہون سے دہول کو جہاڑتے اور کہتی تھے امثال ھؤلاء فارموا وایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم بالغلو فی الدین اور اس راہ مین ایک عورت قبیلہ خثعم کی نہایت خوبصورت آئی اور سوال کرنے لگی کہ باپ میرا بوڑہا ہے اونٹ کی پیٹہہ سکتا کیا حج کروں اسکی طرف سے فرمایا ہان تو اسکی طرف سے حج کر اور فضل ابن عباس کہ پیچھی رسول اللہ صلعم کے سوار تھی اس عورت کی طرف نگاہ کرتے تھی دست مبارک کو فضل کے منہ کے آگے کیا کہ یہہ دونون ایک دوسرے کو نہ دیکھین اور ایک بوڑہی عورت آئی اور اپنی بوڑہی ماں کی خبر دی کہ نہایت عاجز اور ناتوان ہوئی اگر اونٹ پر باندہون ہلاکت کا خوف ہے فرمایا اگر ماں پر تیری دین ہوتا ادا کرتی یا نہین بولی ہان ادا کرتی فرمایا پس حج کو بھی اپنی ماں کے واسطے کر کہ خدا کا دین ادا کرنا اولی ہے اور جب میدان وادی محسر

۱۱۵

کے پہونچی جو وادی محسر ہی منی کے بیچ اونٹ چل چلایا اور جلدی کے ساتھ اس وادی
سے باہر ہوئی آپ عادت تہی کی یہ تہی کہ ہر جگہ مین کہ اللہ کے دشمنو پر بلا اور عذاب
اترتا تہا جلدی اس جگہ سے گزرتے اور اس میدان وادی محسر کی ہاتھی والو پر عذاب
پہونچا جو قرآن شریف مین مذکور ہے اور اسی سبب سے اسی وادی محسر کو بہی کہتے ہین کہ
اس جگہ محسر پڑا اس ہاتہی کا اور رہ گیا اور حرکت سے معذور ہوا اور یہ میدان محسر جو برزخ ہے
منی اور مزدلفہ کی ساتہ حرکت نہ اور جس طرف جیسا عرفہ اور مزدلفہ برزخ ہی درمیان
عرفہ اور مشعر حرام کی اسیطرح بیچ کی راہ سی منی کے چلے یہانتک کہ وادی کی نیچے
برابر جمرة العقبہ کے کہڑی ہوئے اور کعبہ کو بائین طرف کہا اور منی کو داہنی اور
سوار ہوکر سات کنکریون کو ایک محل پر جمرات کی مارا اور ہر ایک کے
ساتہ تکبیر کہتے تہی اور کنکری ماری تہی لبیک لبیہ چہوڑ دیا اور بلال اور اسامہ
ساتہ تہی ایک لگام اونٹ کی اوٹہائی تہا اور ایک چہتری چہوٹی لگائی
کہ آفتاب کی دہوپ کا صدمہ نہ پہونچی اور وہان خطبہ پڑہا ایسا کہ آواز انکی سب
لوگوں کہ خیمون کی اندر تہی پہونچی اور یہ معجزہ تہی آنحضرت کی تہا اور خطبہ مین لوگ
کو اعلام کیا نحر کی دن کی حرمت کا اور فضیلت کا اسکی اللہ پاک کے نزدیک
کو فرمایا کہ حج کے ارکان مجہہ سے سیکہ لو اور فرمایا کہ شاید بعد اس سال مین حج نہ کرون اور حکم
کہ حکم مانو اور تابعداری کرو ہر اس کی جو حرکت کری کتاب اللہ کی اور مہاجر اور انصار
کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا ہمارے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاو اور
لوگو جو خیانت کرتا ہی اپنی جان پر کرتا ہے اور لوگون کو رخصت کیا اور فرمایا کہ حاضر
لوگ پہنچا دین اس مجلس کے جو سنا احکام تا سب کہ غائبین کو پہونچا دین اور وہان سے
نحر کے مقام پر گئے وہ ایک جگہ ہی مشہور منی کے درمیان مین [illegible]
اپنے دست مبارک سے نحر کئی اونٹ کہڑے تہے اور ہاتہ [illegible]

١١٤

پرسون کی عمر کی آنحضرت کی اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم سو اونٹ کا تمام کرو
سینتیس اونٹ اور نحر کیے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ گوشت اور کہال اور جہول ان اونٹون کے
مساکین پر تقسیم کرو اور جو کہال کہ کہینچتی ہین اونکو کچھ ندو مگر اپنے مال مین سے دو و اور لیکن
حدیث انس کی کہ پیغمبر خدا صلعم نے سات اونٹ اپنے دست مبارک سے قربانی کیے بعضے
وہم کرتے ہین کہ اس حدیث کی ساتھہ معارض ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ انس نے سات
کے نحر کو دیکھا اور اس جگہہ سے چلا گیا اور جابر نے تریسٹھہ کو دیکھا اور بعضے کہتے ہین
سات اونٹ کو اپنے ہاتھہ سے نحر کیا اور تمام تریسٹھہ اسطرح ہوئے کہ ایک طرف آنحضرت
حربہ مارتے تھے اور دوسری طرف حضرت علی اور بعد اس تریسٹھہ کے امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سینتیس اکیلے نحر کیے اور جب نحر سے فارغ ہوئے آواز دی کہ ساری منی
منی کی نحر کی جگہہ ہے اور سب بستی مکہ کے راہ ہین اور نحر کی جگہہ اور نحر مخصوص نہین
ہے کسی جگہہ کے ساتھہ اور حجام کو بلا کر سر مبارک کو اپنے منڈوایا اور حجام معمر بن عبد اللہ
بن نضلہ سر پیغمبر صلعم کی کہڑے ہوئے اور استرہ ہاتھہ مین لیا فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے یا معمر امکنک
رسول اللہ من شحمۃ اذنیہ وفی یدک الموسی فقال معمر ان ذلک
لمن نعمۃ اللہ علی ومنہ فقال اجل پہر اشارہ فرمایا حجام کو کہ داہنی طرف سے
شروع کرے اور جب داہنی طرف سے فراغت کی پہر بال تقسیم کیے حاضرینکو اسطرف کے
اور اشارہ کیا کہ بائین طرف بہی حلق کرے اور سب بال اسطرف کی ابو طلحہ کو دے اور
ابو طلحہ نے داہنی طرف سے بہی تہوڑا پایا تہا سب سے پہلے اور جب حلق سے فارغ ہوئی
اور آدمیون مین ہر ایککو ایک بال یا دو بال پہونچے آخر ناخن کو انگلیون کے ترشوایا اور
اونکو بہی لوگون کو تقسیم کیا اور بقیہ صحابہ سر منڈائی اور تہوڑے بال ترشوالے
اور بعد اسکے پہلی نماز کے مکہ مین گئے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ کہتے
ہین اور طواف زیارت اور طواف صدر بہی کہتی ہین اور بعضی حدیث مین جو وارد

اپنی مین نماز پڑھی اور عائشہ نے چاہا کہ کعبہ مین جاوین فرمایا کہ حجر مین دو
رکعت پڑھ لے کہ یہہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کعبہ مین پڑھی اور توقف کرنا ملتزم
مین سنن ابوداود مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا کو مینی دیکہا
کہ رکن کے درمیان کعبہ کے اندر کہڑے ہوئے اور منہ اور سینہ کو دیوار سے کعبہ
کی لگایا اور دونون ہاتہہ اور دونون مونڈہون کو دیوار پر کعبہ کی پہیلایا یہہ
احتمال ہے کہ یہہ فتح کی سال ہوا ہو اور مقرر دونون سال مین ہوا تہا اسواسطے
کہ مجاہد اور شافعی اور ایک جماعت علما کی کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ بعد طواف
وداع کی ملتزم مین کہڑا ہو اور دعا کرے اسواسطی کہ کسی شخص نے اس مقام پر
اپنی حاجت کو پروردگار سے نہین چاہا مگر کہ حاجت اسکی روا ہوئی اور جب نماز
صبح کی پڑہی کعبہ کی برابر اور اوس نماز مین سورہ والطور پڑہی مدینہ کی جانب روانہ
ہوئے اور راہ مین مدینہ کی ایک منزل مین پہونچی اسکا نام روحا کہتی ہین اتے کو
ایک سوارون کی جماعت کو دیکہا کہ اونپر سلام کیا پوچہا کہ تم کون لوگ ہو بولے
ہم مسلمان ہین تم کون ہو فرمایا مین رسول خدا کا ہون ایک عورت آگی آئی اپنے
اور اپنے لڑکیکو آگے لائی اور بولی کہ اس لڑکے کو حج درست ہوگا فرمایا ہان اسکو
حج درست ہوگا اور ثواب تجکو ہوگا جب ذی الحلیفہ مین پہونچی رات کو وہان مقام
کیا صبح کو مدینہ کیطرف روانہ ہوئے جب مدینہ کو دیکہا تین بار تکبیر کہی بعد اسکے کہا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ
اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ پہر مدینہ مین تشریف
لائے **فصل بیان مین ذبح کے** ذبیحہ جسکی ذبح کرنیسے قرب حاصل ہوتا
ہے تین قسم ہے ہدی اور اضحیہ اور عقیقہ اور پیغمبر خدا نے ہدی بکری بہی بہیجا اور

اونٹ بہی اور امہات مومنین کے واسطے گائی کو ہدی بہیجا اور جب حج کو جاتے ہدی ساتہہ لیجاتے اور جس سال حج کو نہ جاتے ہدی کو دوسرون کے ساتہہ مکہ مین بہیجتے لیکن اس حالت مین ونپر کچہہ حرام نہین ہوتا اور عادت یہہ تہی کہ جب بکری ہدی کی ہوتی اوسکی گردن مین کچہہ لٹکاتے کہ علامت ہدی کی ہو اور اونٹ ہدی کا ہوتا تو اسمین بہی گہنٹ لٹکاتے اور کوہان مین نشان دیتے اور اسکا بیان پہلے کیا گیا اور جب ہدی کو دوسرے کے ساتہہ بہیجتے اسکو فرماتے کہ جو مرنے لگے اسکو ذبح کرکے بعد اسکے اسکے نعلین کو خون مین اسکے ڈوبا دین اور اسکے بدن پر مارین اور چہوڑ دین اور کوئی اس جماعت سے اسکے گوشت کو نہ کہاوے بلکہ اگر کوئی جماعت اجنبی حاضر ہو تو اسکی گوشت کو اونپر تقسیم کرین اور اونٹ اور گائی کو سات شخص کیطرف سے ہدی کرتے اور مباح رکہتے سوار ہونا ہدی کا حاجت کی وقت اتنی دیر کہ جبتک دوسری سواری آوے اور اونٹ کو کہڑا کرکے اور بایان پانو باندہ کی نحر کرتے اور نحر کے وقت بسم اللہ و تکبیر کہتے اور جب بکری کو ذبح کرتے پای مبارک کو بازو پر بکری رکہتے اور مباح کیا امت کو کہ ہدی اور قربانی مین سے اپنے کہاوین اور رکہہ لین اور ہدی کے گوشت کو کبہی تقسیم کرتے اور کبہی فرماتے کہ جسکو حاجت ہے اپنی واسطے کاٹ لے اور بعضی علما اسی سے دلیل پکڑتے مین جائز ہونے پر لوٹنے کے اور ہدی کہ عمرہ مین ساتہہ لیجاتے مروہ مین نحر کرتے اور ہدی جو حج مین لیجاتے منی مین نحر کرتے اور کبہی ہدی کو نحر نہین کیا مگر بعد نماز عید کے اور عید کی دن سے پہلے بہی ہدی کو نحر نہین کرتے یہہ کام اسی طرح کئی تہے عید کے دن پہلے رمی جمرہ عقبہ کیا پہر نحر پہر سر منڈایا پہر طواف کیا

فصل بیان مین قربانی آنحضرت صلعم کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ترک قربانی نکرتے اور بکری کے قسم مین دنبہ کرتے اور نماز عید کی بعد ذبح کرتے اور قربانی ہونا سے

پہلی ذبح کرے چاہیے کہ اوسکی جگہ دوسرا ذبح کرے اسواسطے کہ وہ عبادت نہین ہے
بلکہ گوشت ہے اپنے اہل کے واسطے اور فرماتے کہ یہہ ہے ایک برس کا اور اسکے سوا ہی
دو برس کا اور سارا عید کا دن اور تین دن تشریق کے ذبح کا دن ہے اور سنن مین
سے آنحضرت کی یہہ ہے کہ جو چاہے کہ قربانی کرے جب ذی الحجہ کا چاند دیکھے بال
اور ناخن مین سے اپنے کچہہ دور نکرے اور اس دن سے محرمون کی صورت پر رہے اور
قربانی کی واسطے خوب موٹی اور اچھی اور عیب سے سلامت قربانی پیدا کری اور کان
کٹی اور سینگ ٹوٹی اور کانی اور کان پھٹی اور چیری یا کان کے آگی کی طرف یا پیچھی کیطرف
یا بال تراش دیتے ہین ایسا ہو اس سب کو قربانی نکرے اور عادت آنحضرت
کی یہہ تھی کہ قربانی عیدگاہ مین ذبح کرتے جابر کہتا ہے مین عیدگاہ مین حاضر تہا
پیغمبر خدا کی ساتھ جب نماز پڑہی اور خطبہ کیا اور منبر سے نیچے آئے ایک کبش کو لائے
اور ہاتہہ سے اپنے ذبح کیا اور ذبح کے وقت فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر ھذا عنی
وعمن لم یضح من امتی اور سنن مین ابی داود کے ثابت ہے ذبح یوم النحر
کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجھھما قال انی وجھت وجھی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی و
نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا
من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح
وامر الناس بالاحسان فی الذبح یعنی فرمایا لوگون کو احسان کرنا ذبح مین
اور فرماتے کہ باری تعالی نے سب چیز مین نیکی کرنا لکہا ہے سو جب ذبح کرو تو نیکی
کرو اور جب قتل کرو نیکی کرو اور نیکی کرنا ذبح مین اسطرح ہوتا ہے کہ چہری اور تلوار
کو تیز کرین اور ایکہہ دوسری کی سامنے ذبح نکرین اور اچھی طرح دم نکلجائے اور بدن
سرد ہوجانے کی پہلی کہال نہ کہینچین **فصل سنتو مین نبی کی عقیقہ مین**

اور منع مین بعض چیزون سے عقیقہ نام اوس بال کا ہی کہ سر پر لڑکے
کے پیدا ہونے کے وقت نکلتا ہے یعنی اللحم والجلد الذی نبتتہا و یخرج اور پیغمبر خدا اس
نام کو مکروہ جانتے تھی کسی نے سوال کیا عقیقہ سے فرمایا مین عقوق کو دوست نہین رکھتا
ہان نسک فرزندون کی طرف سے کرون فرمایا دوست رکھتا ہے کہ نسک فرزندون
کی طرف سے کرے چاہیئے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکری کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک
اور حدیث صحیح مین وارد ہی کُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ
وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى امام احمد رح کہتی ہین حدیث کی معنی یہہ ہین کہ فرزند سبب
سے مان باپ کی شفاعت سے جبتک عقیقہ اوسکا ندین اور بعضی کہتی ہین کہ سبب
نیکی سے اور زیادتی اور نشو و نما سے جبتک عقیقہ اسکا ندین اور بعضی روایت مین
بدل ویسمّٰی ویدمّٰی پڑا ہے اور قتادہ نے تفسیر کی ہے کہ جب ذبح کرین بکری کو تو
بالون کو اس خون سے جو اس جانور سے ٹپکتا ہے تر کرین اور لڑکے کی سر پر رکھین
کہ خط کی طرح سر پر اسکی بہی اسکے بعد دھو ڈالین اور سر کی حجامت کرین اور بہتر
یہہ ہے کہ نکرین اسواسطی کہ یہہ تحریف ہی بعضے راویون کی اسواسطی کہ پیغمبر خدا
نے عقیقہ مین حسن و حسین کے دو بکری ذبح کئی یہہ فعل نکیا اور یہہ فعل رسومون
سے اہل جاہلیت کی زیادہ مشابہ ہے واللہ اعلم لیکن ذبح عقیقہ مین حسن و حسین رض
کے ہر ایک کی طرف سے ایک بکری صحیح ہے اور فاطمہ رض کو فرمایا کہ اسکا سر مونڈیں
اور اسکی وزن کے موافق چاندی صدقہ دے اس بال کو جو تولا تو ایک درم
کے موافق چاندی ہوئی لیکن حدیث عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ زیادہ قوی اور زیادہ
صحیح ہے اور دوسرے یہہ کہ قول فعل سے زیادہ قوی ہے اسواسطی کہ فعل احتمال
تخصیص کا رکھتا ہے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر اور قول استحباب پر
اور یہہ کہ قصہ ذبح عقیقہ کا حسنین رض کے مقدم ہے حدیث پر امر کرنی کی

کروہ احد کے سال تہا اور اوسکی دوسرے سال کے بعد اور حدیث ام کرز کی
کہ حدیبیہ کی صلح کا برس تہا چہٹے برس مین ہجرت کے دوسرے یہہ کہ اللہ نے مرد کو تفضیل
دی ہے عورت پر میراث مین اور سب امر مین اور یہہ مقتضی ہے فرق کو اس باب مین
بہی آیا حدیث مین وارد ہوا کہ پیغمبر خدا نے بعد نبوت کے اپنے عقیقہ کو ذبح کیا لیکن
اسناد مین اسکے ضعف ہے اور ابو رافع کہتا ہی کہ مینے دیکہا کہ حسن بن علی رضی کو
بعد پیدا ہونیکی پیغمبر خدا کی پاس لائے کان مین انکے اذان نماز کی کہی لیکن نام
رکہنا لڑکے کا سنت ہے کہ ساتوین دن ہو اور لیکن ختنہ ابن عباس کہتے ہین کہ صحابہ
بعد بلوغ کے فرزندونکا ختنہ کرتے تہے اور مکحول کہتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
اپنے بیٹے اسحاق علیہ السلام کا ساتوین دن ختنہ کیا اور اسمعیل کا تیرہوین برس
سو اولاد مین اسمعیل علیہ السلام کی یہہ سنت رہی کہ تیرہوین برس کرین اور عادت
حضرت نبی کی یہہ تہی کہ لڑکیکا نام اچہا رکہتے اور فرماتے بہت دوست نامون
مین خدا کی نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور بہت سچا نامونمین حارث اور
ہمام ہے اور بدتر نامونمین حرب مرہ ہے اور فرماتے بہت خراب نامونمین خدا کے
نزدیک شاہنشاہ ہے اور فرمائی کہ غلامونکا یسار اور رباح اور نجیح اور افلح نام نہ رکہو
اسواسطی کہ اگر کوئی پوچہی کہ افلح یا رباح یا فلانا وہان ہے اگر حاضر نہین ہوگا تو
کہو گی نہین ہے اور یہہ بد فال ہے اور عادت آنحضرت کی یہہ تہی کہ جب برا نام سنتے
بدل دیتے اور اچہا نام رکہتے عاصیہ کا جمیلہ نام کہا اور برہ کا جویریہ نام رکہا اور اصرم
کا نام زرعہ اور حزن کا سہل اور حرب کا حلم اور مضطجع کا منبعث اور بنو الزنیہ کا بنو الرشدہ
اور شعب الضلالت کا شعب الہدی اور دوسرے نام جو پیغمبر خدا نے تغیر فرمائے بہت
ہین اور امت کو اچہی نام رکہنے کو فرمایا اور اسمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ نام کے
مناسب چاہیے اسواسطی کہ نام قالب ہین فعل کے اور دلالت کرتے ہین اسپر ضرور

مقتضا حکمت الٰہی کا یہہ ہوا کہ درمیان انکے رابطہ اور مناسبت ہو اور ایک سے
دوسرا اجنبی نہ ہو اسطرح کہ درمیان مین انکے کسی وجہ سے تعلق نہ ہو اسواسطے کہ
حکمت اس معنے سے بعید ہے اور واقع اور مشاہدہ خلاف اسکے ہے اور نام کی
تاثیر نام والونمین اور نام والون کی نام مین ظاہر اور اس معنی کی طرف اشارہ
کیا کہنے والے نے اس بیت کی شعر وَقَلَّ اِنْ اَبْصَرَتْ عَيْنَاكَ ذَا لَقَبٍ اِلَّا
وَمَعْنَاهُ اِنْ فَكَّرْتَ فِيْ لَقَبِهٖ + آنحضرت معانی کو خواب کے نام سے اخذ کرتے
اور اس سے تعبیر خواب کی کرتے چنانچہ ایکبار خواب مین دیکھا کہ گھر مین عقبہ ابن رافع
کے ایک کالی کھجور ابن طاب کے انکے آگے اور انکے یارون کے آگے لائے صبح کو تعبیر
فرمائی کہ عاقبت اچھی ہوگی ان لوگون کی دنیا اور آخرت مین اور دین اسلام مین
وَاَنَّ الدِّيْنَ الَّذِيْ قَدِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ قَدْ طَابَ وَطَابَ اور اکیبار اور
بھی اشارہ کیا دوہنے کا ایک بکری کے ایک شخص جماعت مین سے اوٹھا کہ دوہے
فرمایا نام تیرا کیا ہے بولا مرہ فرمایا بیٹھ دوسرا اوٹھا فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے بولا
حرب فرمایا بیٹھ دوسرا اوٹھا فرمایا نام تیرا کیا ہے بولا یعیش فرمایا دوہ اور ساتھ
راہ مین اور سفر مین کہ نام انکا برا ہوتا گزرنے اور اترنے سے اس جگہ کے کنارہ فرماتے سبب
رابطے کے جو نامون مین اور نام والون مین موجود ہے آورد اباس ابن سعد جس شخص
کو دیکھا کہ اسکا نام بکا فلانا ہوا اور خلاف کم مراقع ہوتی اور انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ
علیہم اشرف واکمل خلق مین ہیں اخلاق و اعمال انکا اشرف اخلاق ہے اور نام انکا اشرف
نامونکا تھا اسواسطے رسول اللہ صلعم نے امر فرمایا بطریق ندب کے کہ نام رکھین جو نام
انبیا علیہم السلام کا تھا جسطرح سنن نسائی اور ابی داود مین ہے تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ
الْاَنْبِيَاءِ اور کنیت مین ایک قسم کی بزرگی ہے کنیت والے کے واسطے اور رسول خدا نے
صہیب کے کنیت ابو یحیی کی اور امیر المومنین علی رضی کی ابو تراب پہلی کنیت کی ساتھ

کہ ابو الحسن سے جمع کیا اور یہہ کنیت بہت دوست اور عزیز تہی علی رض کو اور انس کہ
بہائی کی لڑکپن مین ابو عمیر کنیت کی اور کنیت کرنے کی منع مین کچہہ ثابت نہین
ہوا سوا اس حدیث کی تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی اور علما کے اس مسئلے
مین کئی قول ہین بعضے کہتے ہین روا نہین ہے مطلقا کہ ابو القاسم کنیت کسیکی
کرین خواہ نام اوسکا محمد ہو یا غیر محمد اور یہہ قول شافعی سے منقول ہے دوسرا
قول یہہ ہے کہ روا نہین ہے کہ جمع کرین کنیت اور نام پیغمبر خدا کے درمیان
جیسا حدیث مین ترمذی کی وارد ہوا ہے کہ من تسمی باسمی فلا یکتن بکنیتی
ومن تکنی بکنیتی فلا یتسمی باسمی اور یہہ حدیث قید دینی والی اور تفسیر
کرنیوالے اس حدیث کی ہے تیسرا قول یہہ ہے کہ جمع درمیان کنیت اور نام کے روا ہے
اور یہہ قول امام مالک رح سے منقول ہے اور دلیل اوسکی حدیث ہے امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کی ہے کہ کہا یا رسول اللہ ان ولد لی بعدک من ولد
اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم قال علی رض وکانت رخصۃ
لی صححہ الترمذی اور حدیث عایشہ رض کی کہ کہا جاءت امرأۃ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ولدت غلاما فسمیتہ
محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی
احل اسمی وحرم کنیتی یہہ گروہ کہتے ہین حدیثین منع کی منسوخ ہین ان دو
حدیثون سے چوتہا قول یہہ ہے کہ کنیت ابو القاسم رکہنا منع کی بیچ حیات مین
حضرت پیغمبر صلعم کے لیکن بعد وفات کی جائز ہے اسواسطی کہ سبب منع کا
یہہ تہا کہ گہر مین کسی شخص کو پکارا یا ابا القاسم رسول خدا نے التفات
فرمایا اوسنی کہا یا رسول اللہ دوسرے کو مین پکارتا ہون فرمایا تسموا
باسمی ولا تکنوا بکنیتی سو خاص تہا زمانہ مین حضرت کے اور حدیث

مین علی رضو کی کران قولہ لکیلی مین تعلیات اشارہ ہے اس بات پر
اور بعضی علما جنکے قول پر اعتماد نہیں ہے کہتے ہین کہ کنیت کرنے سے
کنیت کرکے پیغمبر خدا کی منع صحیح ہوا اور جائز نہین ہے تو نام رکھنا بہی
نام کرکے پیغمبر خدا کی جائز نہوگا اور بہتر اون قول مین یہہ ہے کہ نام رکھنا
نام کرکے انکے یعنی صلعم کے جائز ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ فرمایا تسموا
باسمی اور کنیت کرنا انکی کنیت کا ممنوع اور منع انکے زمانہ مین پیغمبر خدا
کے قوی زیادہ اور سخت تہا اور جمع کرنا نام اور کنیت کی درمیان بہی منع
اور جواب حدیث کا عائشہ کی یہہ ہے کہ وہ حدیث غریب ہے صحیح حدیثا
کے معارض نہین ہو سکتی اور صحت مین حدیث حضرت علی کے تامل ہے
اور باوجود اسکی حدیثیمن انکی ثابت ہی اور کہا یہہ خصت ہی ہکو
اور یہہ دلالت کرتا ہے منع کے باقی رہنے پر واللہ اعلم اور منع فرمایا
کہ انگور کو کرم کہین اسواسطی کہ کرم دل مومن کا ہے اور یہہ منع دو وجہ
سے ہے ایک یہہ کہ مراد منع ہے انگور خاص کرنے سے اس نام کرکے اور
حالانکہ دل مومن کا اس نسبت کی لیئی اولی ہے تو منع نہوگا انگور کا کرم نام
رکھنا بلکہ منع ہوگا خاص کرنا انگور کا اس نام کرکے دوسری وجہ انگور کا
کرم نام رکھنے سی منع کی یہہ ہے کہ جو درخت کہ جڑ ہے خباثت کی اور کا وصف
کرنا کرم اور خیر کرکے ذریعہ ہے تعریف کا حرام کی اور لوگون کے نفسون کو شوق
دلانا ہے حرام پر اور منع فرمایا نام رکہنی سے عشا کی عتمہ اور فرمایا لا یغلبنکم
الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانها العشاء وانهم یسمونها العتمة
اور دوسری حدیث وارد ہوی کہ لو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا
بعضی کہتی ہین منع منسوخ ہی جواز کی بعضی کہتی ہین جواز منسوخ ہے منع کر

۱۲۸

اور صورت یہہ ہے کہ تعارض ان حدیثون مین نہین ہے اسواسطی کہ منع
نہ فرمایا مطلق نام سے عتمہ کے بلکہ منع فرمایا چہوڑ دینے سی عشا کی اور کفایت
کرلینے پر عتمہ کے اگر نام اسکا عشا رکہین اور عتمہ کبہی کبہی کہین جایز ہوگا واللہ اعلم

باب ذکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عایشہ نے کہا کہ کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ یعنی آنحضرت
صلعم سب وقت مین ذکر حق کرتے تہی اور کوئی چیز اونکو اللہ کے ذکر سے باز
نرکہتی اسواسطی کہ بات اونکی ساری یاد مین خدا کی تہی اور امر و نہی اور جاری
کرنا شریعت کا امت پر یہہ سب ذکر حق کا تہا اور بیان اسما و صفات
اور احکام کا اللہ تعالی کی اور وعدہ وعید یہہ سب انکا ذکر تہا اور ثنا اور دعا
اور تہلیل اور حمد کہنا اور بہلائی بولنا اور سوال کرنا اور دعا کرنا اور ڈرانا اور رغبت
دلانا سب اللہ کا ذکر تہا اور خاموشی کی حالت مین دل مین ہر وقت ذکر
حق جاری تہا پہر نفس انکا ذکر مین تہا کہڑے ہوئے مین اور بیٹہنے مین اور سونے
مین اور جاگتی مین اور سب حالتون مین ذکر سی حق تعالی کے جدا نہوے اور
سوکر اوٹہتی تب کہتی الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا
والیہ النشور اور عایشہ رض روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا جب سوکر اوٹہتے
دس بار تکبیر کہتے اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ اور دس بار کہتی
سبحان الملک القدوس اور دس بار کہتی استغفر اللہ اور دس بار
کہتی لا الہ الا اللہ اسکے بعد دس بار کہتی اللہم انی اعوذ بک
من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ پہر نماز شروع کرلیتے اور یہہ بہی
عایشہ کہتی ہین کہ جب کبہی بیدار ہوتے کہتی لا الہ الا اللہ سبحانک
اللہم استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللہم زدنی

علماً ولا تزغ قلبی بعد اذ هدیتنی وهب لی من لدنك
رحمة انك انت الوهاب اور جہہ دونوں حدیثیں سنن ابو داؤد میں
ثابت ہیں اور بخاری صحیح میں لایا ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے کہ جو رات کو
سوتے سے اٹھے کہے لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله
الحمد وهو علی كل شیء قدیر الحمد لله وسبحان الله ولا
اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله اللهم
اغفر لی یا دوسری دعا بعد اس ذکر کے کرے باری تعالیٰ اسکو قبول
کریگا اور ابن عباسؓ کہتا ہے ایک رات میں تھا گھر میں میمونہ کی جو میری خالہ ہے
میں تھا جب حضرت سو کر اٹھے سر کو آسمان کی طرف کیا اور دس آیتیں
آخر سورہ آل عمران کی پڑھیں ان فی خلق السموات والارض واختلاف
الیل والنهار لایت لاولی الالباب آخر سورہ تک اسکے بعد
پڑھا اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ومن
فیهن ولك الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیهن
ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق وقولك الحق ولقاؤك حق
والجنة حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعة حق
اللهم لك اسلمت وبك امنت وعلیك توكلت والیك
انبت وبك خاصمت والیك حاكمت فاغفر لی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت الهی لا اله الا
انت ولا حول ولا قوة الا بالله اور حضرت عائشہ روایت کرتی
ہیں کہ جب پیغمبر خدا سو کر اٹھتے کہتے اللهم رب جبرائیل ومیكائیل
واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة

أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني
لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء
الى صراط مستقيم اور کبھی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اور جب
نماز وتر سے فراغت کرتے تین بار کہتے سبحان الملك القدوس اور
پچھلی بار شور سے آواز کو کھینچکر کہتے اور جب گھر سے باہر نکلنا چاہتے تھے
دعا پڑھتے بسم الله توكلت على الله اللهم اني اعوذ بك من
ان ازل او ازل او اضل او اضل او اجهل او يجهل علي اور فرمایا جو کر باہر
ہونے کی وقت گھر سے کہے بسم الله توكلت على الله ولا حول
ولا قوة الا بالله فرشتہ اوسکو کہتا ہے هديت و وقيت و كفيت
اور اس شخص سے دور ہو جاتا ہے شیطان ابن عباس رض کہتے ہیں کہ
اس رات کو کہ میمونہ کی گھر میں ہم تھے سنا کہ پیغمبر صلعم جب گھر سے مسجد
کو روانہ ہوئے صبح کی نماز کو راہ میں کہتے تھے اللهم اجعل في قلبي
نورا واجعل في لساني نورا واجعل في سمعي نورا واجعل
في بصري نورا واجعل من خلفي نورا واجعل من امامي
نورا واجعل من فوقي نورا واجعل من تحتي نورا اللهم
اعطني نورا اور ابو سعید خدری کہتے ہیں پیغمبر خدا نے فرمایا کوئی بندہ اپنے
گھر سے باہر نہیں آتا نماز کو اور اس دعا کو پڑھتا ہے مگر اللہ تعالی ستر ہزار
فرشتہ بھیجتا ہے کہ اسکے واسطے بخشش چاہیں اور اللہ تعالی قبول کرتا
ہے اپنے منہ سے اس زمانہ تک کہ نماز سے فارغ ہوا وہ دعا یہ ہے اللهم
اني اسالك بحق السائلين عليك وبحق ممشاي هذا اليك
فاني لم اخرج بطرا ولا اشرا ولا رياء ولا سمعة خرجت

اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اور دوسری حدیث مین سنن ابی داود کی ہے کہ جو مسجد مین آتے وقت کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ شیطان کہتا ہی یہ شخص آج شر سے میرے بچا اور فرماتے تھے جو کوئی چاہی کہ مسجد مین آوے چاہیے کہ پہلے درود بھیجے او سلام کرے تب کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور نکلا چاہے تب کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اور پیغمبر جب مسجد مین جایا چاہتے فرماتے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور جب نماز صبح کی پڑہتی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے یہانتک کہ آفتاب نکلتا تب دو رکعت پڑہتے اسکی فضیلت مین حدیثین بہت سی ہین زیادہ وارد ہوئین اور فرماتے کہ یہ عمل ایک حج اور عمرہ کی برابر ہے پورا پورا اور صبح کو فرماتے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور رات کی وقت کہتے اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ آخر تک ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلعم مجھکو بتا دیجیے کہ صبح اور شام کہا کرون فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ

شیطان وشرکه وان اقترف علی نفسی سوءً او اجره الی مسلم
اسکو صبح اور شام اور سونے کی وقت تو کہی اور فرماتے تھی جو بندہ کہ صبح اور شام ہر روز
اور شب اس دعا کو پڑھی اسکو کچھ صدمہ نہ پہنچی گا بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شیءٌ فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم اور فرماتے کہ جو
صبح اور شام کہی رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا حق
ہوگا اللہ پر کہ اسکو راضی کرے اور جو کوئی کہ صبح اور شام کہی اللهم انی اصبحت
اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك
انت الله الذی لا اله الا انت وان محمدا عبدك ورسولك جو
ایکبار کہی چوتھائی بدن اسکا آگ سے آزاد ہوگا اور اگر دو بار کہی آدھا بدن اوسکا آگ
سے آزاد ہوگا اور اگر تین بار کہی تین حصہ بدن آزاد ہوگا اور اگر چار بار کہی تمام بدن
آزاد ہوگا اور جو صبح کو کہی اللهم ما اصبح بی من نعمة او باحد من خلقك
فمنك وحدك لا شريك لك فلك الحمد ولك الشكر اس دن کا شکر
ادا ہوگا اور اگر رات کو کہی اللهم ما امسى بى آخر تک شکر اس رات کا ادا ہوگا اور
ہمیشہ صبح اور شام آنحضرت یہہ دعا پڑھتی اللهم انی اسألك العافية فی
الدنیا والآخرة اللهم انی اسألك العفو والعافية فی دینی و
دنیای واهلی ومالی اللهم استر عوراتی وآمن روعاتی اللهم
احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن
فوقی واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتی اصبحنا واصبح الملك
لله رب العالمین اللهم انی اسألك خیر هذا الیوم فتحه ونصره
ونوره وبرکته وهداه واعوذ بك من شر ما فیه وشر ما بعده
اور رات کا وقت ہوتا تو کہتی امسینا وامسی الملک للہ آخر تک وسکی اور ایک کو

پہنچتی نہیں ہے فرمایا کہ صبح کے وقت کہہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اور فرمایا جو اس دعا کو صبح
کو کہے حفظ اور امان میں رہیگا جبتک رات ہو اور اگر شام کو کہیگا حفاظت میں خدا
کی رہیگا جبتک دن ہو آیا ایک صحابی کو فرمایا کیا تجھکو نہ سکھاؤں چند باتیں کہ
اسکو کہے تو خدا تعالیٰ غم کو تیری خوشی کے ساتھ بدل دے اور تجھکو قرض سے خلاص
کردے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ سکھا مجھکو وہ کلام فرمایا جب صبح اور شام
ہو کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اس مرد نے کہا میں نے یہ دعا پڑھی باری تعالیٰ نے میرے
غم کو دور کیا اور قرض کو میرے ادا کیا آپ نے فرمایا جو صبح اور شام کو یہ کلمے کہے حق تعالیٰ
دور کرتا ہے اس سے غم دنیا اور آخرت کا اور وہ کلمے یہ ہیں اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحْتُ
مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ وَّعَافِيَةٍ وَّسِتْرٍ فَاَتِمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَ
سِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور ایک شخص رسول اللہ کی پاس آیا اور بولا
یا رسول اللہ آفتیں بہت مجھپر پہونچتی ہیں فرمایا کہ صبح جب ہو تو کہہ بِسْمِ اللّٰهِ
عَلٰى نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ کہ آفت تجھپر نہ پہونچیگی ایک دن فاطمہ کو کہا کیا مانع
ہے تجھکو اس سے کہ جب صبح ہو اور جب رات ہو تو کہی یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِكَ اَسْتَغِيْثُ
فَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اور فرمایا جو ہر صبح
شام سات بار کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ حق تعالیٰ مصیبت کو اسکی دنیا اور آخرت کی کفایت کریگا اور جو اول دن
اس دعا کو پڑھے رات تک اسکو کوئی مصیبت نہ پہونچے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ

وسعدیک والخیر فی یدیک ومنک والیک اللھم ما قلت من قول
او حلفت من حلف او نذرت من نذر فمشیتک بین یدی ذلک کلہ
ما شئت کان وما لم تشأ لم یکن لا حول ولا قوۃ الا بک انک علی
کل شیء قدیر اللھم ما صلیت من صلوۃ فعلی من صلیت وما لعنت
من لعنۃ فعلی من لعنت انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب
والشھادۃ ذا الجلال والاکرام فانی اعھد الیک فی ھذہ الحیوۃ
الدنیا واشھدک کفی بک شھیدا انی اشھد ان لا الہ الا
انت وحدک لا شریک لک لک الملک ولک الحمد وانت علی
کل شیء قدیر واشھد ان محمدا عبدک ورسولک واشھد ان
وعدک حق ولقاءک حق والساعۃ اتیۃ لا ریب فیھا وانک تبعث
من فی القبور وانک ان تکلنی الی نفسی تکلنی الی ضعف وعورۃ وذنب
وخطیئۃ وانی لا اثق الا برحمتک فاغفرلی ذنوبی کلھا انہ
لا یغفر الذنوب الا انت وتب علی انک انت التواب الرحیم
صبح کو کہے اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک
نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتھنا بعملی فلا
فقیر افقر منی اللھم لا تشمت بی عدوی ولا تسؤ بی صدیقی
ولا تجعل مصیبتی فی دینی ولا تجعل الدنیا اکبر ھمی ولا مبلغ علمی
ولا تسلط علی من لا یرحمنی اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک
نحیا وبک نموت والیک النشور اللھم عالم الغیب والشھادۃ
فاطر السموات والارض رب کل شیء وملیکہ اشھد ان لا الہ

إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه
سبحان الله وبحمده ولا حول ولا قوة إلا بالله ما شاء الله كان
وما لم يشأ لم يكن أعلم أن الله على كل شيء قدير وأن الله
قد أحاط بكل شيء علما يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من
الحي ويحيي الأرض بعد موتها وكذلك تخرجون اللهم إني
أسألك العافية في الدنيا والآخرة اللهم إني أسألك
العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي اللهم
استر عوراتي وآمن روعاتي اللهم احفظني من بين يدي
ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي وأعوذ بعظمتك
أن أغتال من تحتي اللهم أصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك
وملائكتك وجميع خلقك إنك أنت الله لا إله إلا أنت
وحدك لا شريك لك فلك الحمد ولك الشكر أصبحنا وأصبح
الملك لله رب العالمين اور تین بار کہنی اللهم عافني في بدني
اللهم عافني في سمعي اللهم عافني في بصري اے اللہ عافیت
دے تو مجھکو میرے بدن میں اے اللہ عافیت دے تو مجھکو میرے کانوں میں اے
اللہ عافیت دے تو مجھکو میرے بینائی میں اور فرماتے اللهم رحمتك أرجو
فلا تكلني إلى نفسي طرفة عين وأصلح لي شأني كله لا إله إلا
أنت اللهم إني أعوذ بك من جهد البلاء ودرك الشقاء
وسوء القضاء وشماتة الأعداء وأعوذ بك من علم
لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة
لا يستجاب لها وأعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك

ما علمت ومن شر ما لم اعلم ومن شر ما عملت ومن شر ما لم
اعمل اللهم لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك
انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما اخرت
وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت
اللهم اني اعوذ بك من شر سمعي وشر بصري وشر لساني وشر
قلبي وشر منيي اللهم اني اعوذ بك من التردي ومن الغرق
ومن الحرق والهدم واعوذ بك ان يتخبطني الشيطان عند الموت
واعوذ بك من ان اموت في سبيلك مدبرا واعوذ بك من
ان اموت لديغا واعوذ بكلمات الله التامات من غضبه و
عقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون اللهم
الهمني رشدي واعذني من شر نفسي اعوذ بوجه الله العظيم
الذي لا شيء اعظم منه وبكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن
بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنى ما علمت منها وما لم اعلم
ومن شر ما خلق وذرأ وبرأ اللهم اغفر لي جدي وهزلي
وخطائي وعمدي وكل ذلك عندي اللهم اصلح لي ديني الذي
هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي
آخرتي التي فيها معادي واجعل الحيوة الدنيا زيادة لي في كل خير
واجعل الموت راحة من كل شر اللهم اني اسألك الهدى و
التقى والعفاف والغنى رب اعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر
علي وامكر لي ولا تمكر علي واهدني ويسر الهدى وانصرني

على من بغى علي رب اجعلني لك شكارا لك ذكارا لك رهابا
لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب تقبل توبتي و
اجب دعوتي واغسل حوبتي وثبت حجتي وسدد لساني واهد
قلبي واسلل سخيمة صدري اللهم ما رزقتني مما احب فاجعله
قوة لي فيما تحب اللهم ما زويت عني مما احب فاجعله فراغا
لي فيما تحب اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا
وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين
ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا باسماعنا وابصارنا
وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من
ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا
تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا غاية رغبتنا ولا
تسلط علينا من لا يرحمنا اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على
الخلق احيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا ما علمت
الوفاة خيرا لي واسالك خشيتك في الغيب والشهادة و
اسالك كلمة الحق في الرضى واسالك القصد في الفقر والغنى
واسالك نعيما لا ينفد واسالك قرة عين لا تنقطع واسالك
لذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك في غير ضراء مضرة
ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة
مهتدين اللهم اجعلني اعظم شكرك واكثر ذكرك واتبع
نصحك واحفظ وصيتك اللهم اني اسالك الصحة والعفة
والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر اللهم طهر قلبي من

النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ
خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
صَالِحَ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَ
لَا الْمُضِلِّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ
رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ
فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا
الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ
فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور جتنا چاہے درود پیغمبر پر بھیجے اور بہتر درود کی جو حضرت سے ثابت ہیں
بیچ کتاب صلوٰۃ میں پہلے ہمنے بیان کیا ہے انہیں سے ایک یہہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
ای اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تونے ابراہیم پر
اور ابراہیم کی آل پر اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی
تونے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے اور سلام

تجہپر اور رحمت اللہ کی اور اوسکی برکتین دوسری وضع یہہ ہے اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اے اللہ درود بہیج محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر جیسا کہ درود بہیجا تونے ابراہیم پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے اے اللہ درود بہیج ہمپر اونکی ساتہہ اے اللہ برکت بہیج محمد پر اور اوسکی اہلبیت پر جیسا کہ برکت بہیجی تونے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہی اے اللہ برکت بہیج ہمپر اونکی ساتہہ درود اللہ کا اور درود مومنونکا محمد پر جو نبی امی ہے سلام تجہپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی اور بالکل وضع جو مجہکو پہونچی ہین اڑتالیس ہین انمین سے چہتیس آنحضرت سے مروی ہین اور باقی صحابہ اور تابعین رضی اللہ سے ان سب سے افضل وضع مین علما کو اختلاف ہی اور شیخ محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار مین اسپر اختصار کیا کہ افضل یہہ ہے کہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اسواسطے کہ یہہ کیفیت جامع ہی سارہی عبارتونکو جو حدیث صحیح مین وارد ہوئی ہین اور امام ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہی افضل یہہ ہے کہ کہے

۱۴۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ ای اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جتنا کہ ذکر کیا ذکر کرنیوالونے اور جتنا کہ بھول گئے اوس سے غافل

فصل بیان میں کپڑا پہننے کی دعا میں

آنحضرت جب کپڑا پہنتی یہہ دعا پڑہتی اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ای اللہ تیرا شکر ہے تونی مجھکو یہہ کپڑا پہنایا مانگتی ہین تجھسی خیر اوسکی اور خیر اس چیز کی جسکے واسطی بنا اور پناہ مانگتے ہین تجھسے اسکی اور شر سے اس چیز کی جسکی واسطی بنا اور فرماتی جو کپڑا پہنی کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ شکر ہے اللہ کا جسنی پہنایا یہہ کپڑا اور نصیب کیا میرا اسکا نہ پہرنے سے میرا اور نہ زور سے بخشا جائیگا جو گزر چکا گناہ اسکا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین آنحضرت سے کہ فرمایا جسنی کپڑا نیا پہنا اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ شکر اللہ کا جسنے پہنائی مجھی وہ چیز جس سے ڈہکی عورت میری اور رونق ہوئی حیوۃ میری اور بعد اسکی پرانے کپڑے کو کسی فقیر کو دی ہمیشہ حفظ اور پناہ اور راہ حق کی چلنی مین ہیگا اور عادت آنحضرت کی یہہ تہی کہ جب کپڑا یا عمامہ نیا نام کہتی اور امیر المومنین عمر پر ایک کپڑا دیکھا کہا یہہ کپڑا دہویا ہوا یا نیا کہا دہویا ہوا کہا اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَّعِشْ حَمِیْدًا وَّمُتْ شَہِیْدًا یعنی نیا پہن اور اچھی طرح جی اور شہید مر

فصل بیان میں گہر آنے کی دعا کی

آنحضرت جب گہر مین آتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ اَسْاَلُکَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ

شکر اوس خدا کا جسنی کفایت کی مجھی اور جگہ دی مجھی اور شکر ہی اس خدا کا جسنی کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور شکر ہی اوس خدا کا جسنی احسان کیا مجھپر مانگتا ہون کہ پناہ دی مجھی آگ سے اور فرمایا جب بندہ مسلمان گھر مین اپنے پاون رکھی چاہیی کہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ای اللہ مانگتا ہون تجھسی بہتر بیٹھنی کی جگہ اور بہتر نکلنی کیجگہ نام سی اللہ کی در آیا مین اور اپنی اللہ رب پر بھروسا کیا مینے تب کہی اپنی گھر والون کو سلام کہی اور انس بن مالک کو فرمایا جب تو اپنی گھر مین آوی گھر والون پر سلام کہی برکت ہوگی تجھپر اور تیری گھر والونپر اور فرمایا تین شخص پناہ اور ضمانے مین حق تعالی کی ہین ایک وہ کہ نیت سے جہاد اور غزا کی گھر سے باہر نکلی ضمانت مین اللہ کی ہے یا اسکو مار ڈالیگا اور بہشت مین لیجاویگا یا سلامتی کی ساتھہ مزدوری اور لوٹ کی پھریگا اور دوسرا جو نماز کی واسطی مسجد کو چلتا ہی اللہ کی پناہ مین ہے یا مرجائیگا اور بہشت مین جائیگا یا سلامت ثواب اور غنیمت کے ساتھہ پھر آویگا اور تیسرا وہ شخص کہ گھر مین در آوی اور سلام اپنے لوگونپر کہی وہ بھی اللہ کی پناہ مین ہے اور فرماتے تھے جب ایک شخص گھر مین آوی اور داخل ہوتے وقت اور کھانیکی وقت حق تعالی کو یاد کرے شیطان کہتا ہے اس گھر مین نہ مجھکو جگہ سونے کی ہے اور نہ جگہ کھانے کی اور اگر در آدمی گھر مین در آتے وقت خدا کو یاد نکری شیطان کہتا ہی کہ سونے کی جگہ پائی مینے اور جب کھانیکی وقت اللہ کو یاد نکری شیطان کہتا ہی کہ کھانی کی جگہ اور سونے کی جگہ دونون پائین مینے

فصل بیان مین پاخانہ کی دعا مین

آنحضرت جب اس گھر مین جایا چاہتی کہتی اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ای اللہ پناہ مانگتا ہون جن سے اور جنیہ سے اور دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ جب پاخانے جانے لگی کوئی تم مین تو عاجز نہو اسکے کہنی سے اَللّٰھُمَّ

اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَی
مین پناہ مانگتا ہون پلیدی سے پلید خبیث مخبث شیطان رجیم کی اور پیشاب کی حالت
مین ایک شخص نے انپر سلام کہا جواب نہ فرمایا کہ خدا تعالی کا ذکر اس وقت مین
مکروہ ہی یعنی پیشاب کی حالت مین بات کہنی ہے اور فرماتے کہ چاہیے کہ کوئی پیشاب
یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ یا منہ نہ کرے اور اس حدیث کو ایک جماعت
نے صحابہ کی روایت کیا اور حدیث رخصت کی مسند مین امام احمد نے روایت کی کہ جب
خدا کی نزدیک ذکر کیا گیا ایک گروہ قبلہ کی طرف منہہ کرنا پیشاب کی حالت مین مکروہ
جانتے ہین فرمایا انکار کے سبب پر کہ ایسا کرتے ہین تو چہرہ کو قبلہ کی طرف کرو یہ حدیث
مسند مین امام احمد کی ہے لیکن امام اہل حدیث کی بخاری جنہے تو انپر طعن کیا اور
کہی ہے کہ یہ امر موقوف ہے اسکو اثبات نہ کیا اور امام احمد کا کلام اثبات و تحسین کو اسکی
نہین ہے اور دوسرے یہہ کہ منقطع ہی اور مرسل ہے اور بعض [illegible] ضعیف ہین اور جب
پاخانہ سے نکلتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ شکر
ہے اوس خدا کا جو لیگیا مجھسے اذیت و رنج اور بچا لیا مجھکو اور وضو کا ذکر اول کتاب مین
کیا گیا **فصل اذان کے ذکر مین** اذان کی پانچ چیزین شرع مین مقرر
ٹھیرا ہین ایک سننے والا جو موذن سے سنے اسکی مثل کہے سوا لفظ حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح کے کہ اسکو لا حول لا قوۃ الا باللہ کہے اور کوئی حدیث صحیح کہ جسمین
حوفلا و حیعلہ کے ثابت نہین ہوئے اور نہ قصر کرنا حیعلہ پر دوسرے یہہ کہ کہے رضیت
باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا راضی ہوا مین اللہ رب ہے اور
اسلام دین ہے اور محمد کے رسول ہے اور فرمایا کہ یہ قول موجب مغفرت گناہون کا ہے تیسرے
یہہ کہ درود رسول پر بہیجے موذن کے جواب کے بعد چوتھی یہہ کہ یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ
رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ

وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

الْمِيْعَادَ پانچوین یہہ کہ دعا اپنی دنیا اور آخرت کی واسطی کرے اور بعض روایت

مین مسند امام احمد کے آیا ہے بعد اذان موذن کی کہی اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ

الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْهُ رِضًی لَّا سَخَطَ

بَعْدَهٗ باری تعالی اسکی دعا کو قبول کریگا اور ام سلمہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجھی تعلیم

کیا کہ آخر اذان مغرب کے اول وقت کہون اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ

نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْ لِيْ اور ابو امامہ کہتا ہے آنحضرت صلعم

اذان کی آواز جو سنتی یہہ دعا پڑہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابَةِ

الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ وَكَلِمَةُ التَّقْوٰی تَوَفَّنِيْ عَلَيْهَا وَاَحْيِنِيْ

عَلَيْهَا وَاجْعَلْنِيْ مِنْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا عَمَلًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اور فرماتے کہ دعا

درمیان اذان نماز اور اقامت کے رد نہین ہوتے صحابہ نے پوچھا کیا مانگین فرمایا چاہیے

مانگو دنیا اور آخرت مین

فصل دعا مین عشرہ ذی حجہ کی

عشرہ ذیحجہ مین آنحضرت دعا بہت کرتے اور حکم کرتے تہلیل اور تکبیر اور تحمید کا اور بعض روایا

مین وارد ہوا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم تکبیر کہتے نماز صبح سے عرفہ کی دن عصر تک آخر دن تشریق

کے پیچھے ہر نماز فرض کے کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور ہر چند اسناد اس حدیث کی صحت کی رتبہ کو نہین

پہونچی لیکن عمل سب اہل اسلام کا اسیر ہے اور امام شافعی سے منقول ہی کہ اتنا زیادہ

سو تو بہی بہتر ہے اور زیادتی یہہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ

اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فصل دعا مین

یا نہ دیکھتے تو کہتے اللهم اهله

والاسلام ربی وربك

الله اکبر اور کبھی کہتے الله اکبر اللهم اهله علینا بالامن والایمان
والسلامة والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربنا وربك
الله اور سنن ابی داود میں قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا جب چاند
دیکھتے کہتے هلال خیر و رشد هلال خیر و رشد آمنت
بالذی خلقك آمنت بالذی خلقك الحمد لله الذی ذهب
بشهر كذا وجاء بشهر كذا اور اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے

فصل بیان میں کھانا کھانے کی دعا کی

آنحضرت جب کھانا
کھاتے بسم الله سے شروع کرتے اور دوسروں کو بھی اسکے کہنے کو فرماتے
اور فرمایا اگر کوئی کھانا کھاوے تو چاہیے کہ بسم الله کہے اگر پہلے بھول جاوے
پیچھے کہے یا جس جگہ کھانے کی درمیان یاد آوے کہے بسم الله فی اوله و
آخره اور محققین کے نزدیک بسم الله کہنا اول کھانے میں واجب ہے کیونکہ
حدیثیں اس امر کی صحیح اور صریح ہیں لیکن اگر کسی مجمع میں ہو
تسمیہ کہنا ایک کا اس جماعت سے کفایت کرتا ہے دوسروں کی طرف سے
یا نہیں ایک گروہ علما کی کہتی ہیں کہ کفایت کرتا ہی لیکن حدیث حذیفہ
کی اس بات کی موافق نہیں ہے اسواسطے کہ وہ روایت کرتا ہی کہ ہم تھے حاضر
مع النبي طعاما فجاءت جارية كانها تدفع فذهبت لتضع
يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها
ثم جاء اعرابي فاخذ بيده فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الشيطان يستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله عليه

وَاِنَّهٗ جَاۤءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاۤءَ
بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ لَفِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ
اور سنن میں ترمذی کے بھی حدیث سے عائشہ کے ثابت ہی کہا نبی صلعم
صحابہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اچانک ایک گنوار آیا اور اس نے کھانے
کو دو لقمہ کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ گنوار اگر بسم اللہ کہتا یہہ کھانا تمکو کافی
ہوتا اور تحقیق ہے کہ پیغمبر خدا اور صحابہ کی جماعت کا تسمیہ کہنا تھا سو اگر
تسمیہ ایک کا کافی ہوتا اور روں کے تسمیہ سے تو اعرابی کے تسمیہ کہنے کی احتیاج
نہ ہوتے اور حدیث ضعیف میں وارد ہی کہ مَنْ نَسِيَ اَنْ يُّسَمِّيَ عَلَى الطَّعَامِ
فَلْيَقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا فَرَغَ اور جب کھانے سے فراغت کرتے کہتے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ
رَبَّنَا اور کبھی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاٰوَانَا اور کہتے جو کھانا کھاوے کہی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ بخشی جاویں گے
گناہ جو کر چکا ہی اور کبھی کھانے کے بعد کہتے اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ وَاَغْنَيْتَ
وَاَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَاَحْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَعْطَيْتَ اور کبھی کہتے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا وَالَّذِيْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَكُلَّ الْاِحْسَانِ
اٰتَانَا اور دوسری حدیث میں ثابت ہی کہ فرمایا جب کوئی تم میں کھانا کھا چکے چاہیے کہ
کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ اور اگر دودھ پیے چاہیے تو کہے
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ اور جب پانی پیتے تو تین بار دم لیکر پیتے
اور شروع میں ہر دم کی بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہتے

فصل بیان میں گھر میں آنے کی

پیغمبر خدا جب بیچ گھر میں آتے کبھی فرماتے کہ تمہارے ہی میں

کچھ کھانا ہی و جب سامنی آتا اگر موافق طبیعت کی پاتے تناول فرماتے اور اگر
نہین تو ترک کرتے اور کبھی کسی کھانا کو عیب نکرتے اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف
کرتے جیسے کہتے کہ نعم الادام الخل اور سوا اسکے بھی اسیطرح آوے اگر کھانا سامنے
آتا اور روزہ کبھی ہوتے فرماتے کہ مین روزہ دار ہون اور کھانا شروع کرتے وقت کی
اور دعاؤن کو دوبارہ کہنا اوپر کو چہتی جیسا نحی لوگون کا دستور ہے جیسا حدیث مین
ابوہریرہ کی اور قصے مین دودہ پینے کے فرمایا اشرب اوسنی پیا اور پہر کر بار فرمایا اشرب
پہر دوسرے بار فرمایا اشرب برابر اسیطرح کہتی گئی یہانتک کہ اوسنی کہا قسم ہے اوس
کی جسنے تمکو بہیجا سچ کر دوسرے جگہ دودہ کی مین نہین پاتا اور جب کسیکی گہر مین کھانا
کہاتے اسکو دعا دیتے کبھی فرماتے اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر
لھم وارحمھم اور کبھی کہتے افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار
وصلت علیکم الملائکۃ اور ابو الہیثم مالک بن التیہان نے آنحضرت کو ایک جماعت
کے ساتھ صحابہ کے دعوت کی جب کہانے سی فارغ ہوئے فرمایا صحابہ کو کہ جزا دو اوس
بدلا ادا کرو اسکا کہنے لگے یا رسول اللہ اسکا کیا بدلا ہی فرمایا جو کسی کے گہر مین جاوے
اور کہانا اور پانی اوسکا کہاوے اوسکو دعا کرے یہی اوسکا بدلا ہوگا اور فرمایا جب
کہانا کہاؤ تو اسکو پچاؤ اللہ کی یاد مین اور نماز مین اور کہانا کہا کر جلدی سو نرہو
کرو کہ دل تمہارے سخت ہونگے اور لیا ایک کوڑہی کا ہاتہ پکڑ کر اپنی کہانیکی
رکابی مین ڈالدیا اور فرمایا بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علی اللہ اور حکم فرماتے
کہ داہنی ہاتہ سے کہانا کہاؤ اور بائین ہاتہ سے نہ کہاؤ کہ شیطان بائین ہاتہ سے
کہانا پیتا ہے اور کسی نے شکایت کی آنحضرت کے سامنے کہ کہتا ہی کہاتا ہون پیٹ
نہین بہرتا فرمایا جدا جدا نہ کہاؤ ملکر کہاؤ اور خدا کو یاد کرکے کہاؤ کہ برکت اتریگی

فصل سلام اور ادب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

اس باب مین صحیح حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ اَفْضَلُ الْاِسْلَامِ وَخَیْرُہٗ
اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاَنْ تَقْرَءَ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ
اور صحیحین مین ثابت ہی کہ باری تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا حکم فرمایا
کہ جا نزدیک جماعت فرشتون کی اور اونپر سلام کر اور سن کہ یہہ لوگ تجھکو
کیا جواب دیتی ہین کہ وہ جواب تیری جاہی اور تیری اولاد کی سو آدم گئے
اور انپر سلام کیا السلام علیکم کے لفظ سی وہنون نے جواب مین کہا اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ رحمۃ اللہ کے لفظ کو زیادہ کیا اور پیغمبر خدا نے حکم فرمایا
سلام کی جاری کرنیکا اور فرمائی جب سلام کو رواج دوگے تمہاری درمیان
دوستی پیدا ہوگی اور لوگ بہشت مین نجائینگے جبتک ایمان نہ لائینگے اور
ایمان نہ لائینگے جبتک آپسمین خدا کی واسطی ایک دوسرے سے دوستی نرکھینگے
اور صحیح بخاری مین ہے قَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِیْمَانَ
اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ
الْاِقْتَارِ اس بات کی ضمن مین تمام اصل اور فرع ایمان کا ہے اسواسطی
کہ انصاف کے سبب حق خالق اور مخلوق دونونکا اچھی طرح ادا ہوتا ہی
بخشنا سلام کا ساری خلق کو اور کھانا کھلانا اور مال خرچ کرنا خصوص
تھوڑی مین سے جب انصاف کی ساتھ جمع کرین تو اصول اور فروع ایمان کے
سب اسمین جمع ہونگے اور پیغمبر خدا کا گزر لڑکو نپر ہوتا تو انپر بھی سلام فرماتے
اور بوڑہی عورتون کی جماعت پہ گزرتے انپر سلام کرتے اور فرمائی کہ لڑکا
بڑہی کو سلام کری اور آنیوالا بیٹھے کو اور سوار پیادہ کو اور تھوڑے بہت کو
اور جب برابر ہون ان صفتون مین جو پہلی سلام کرے اسکو بڑی فضیلت ہی اور
فرمائی کہ زیادہ نزدیک اور زیادہ لائق مخلوق مین خدا کی پاس وہ شخص ہے کہ

سبقت کرتا ہی سلام مین اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ جب آپ سلام کہتی
جانے لگتی سلام کہتی اور فرمایا اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیُسَلِّمْ وَاِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ
فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ اور دوسری جگہ فرمایا اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ
صَاحِبَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ ثُمَّ لَقِیَهٗ
فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ اَیْضًا اور جب مسجد مین آتی تحیة المسجد شروع کرتی اسکی
بعد سلام حاضرین کرتی اسواسطی کہ اللہ کا حق ان صورتون مین مقدم ہی حق پر خلق
کے اور جب رات کو گہر مین آتے سلام اسطرح کرتے کہ جاگتی ہوے سنتے اور سونے والی نہ جاگتے
اور فرمایا اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَلَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ ہر چند
اسنادمین اسکی ضعف ہے لیکن عمل اہل اسلام کا اسیپر ہے اور دوسری حدیث مین وارد
ہی اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَاَکُمْ بِالسُّؤَالِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْهُ
اور بعض حدیثون مین آیا کہ جو سلام نکرتا اجازت گہر مین آنیکی نہ دیتی اور فرمایا لَا تَاْذَنُوْا
لِمَنْ لَمْ یَبْدَاْ بِالسَّلَامِ اور کلدہ بن حنبل نے کہا ہمکو صفوان بن امیہ نے پیغمبر خدا
کی پاس دودہ اور کچہہ اور لبا دیکر بہیجا مین گہر مین لیکر چلا آیا اون اور نہ سلام
کہی فرمایا پہر جا اور السلام علیکم کہہ اسکی بعد داخل ہو اور جب کسی قوم کی پاس
آتے سامہنی سی نہ آتی بلکہ داہنی طرف سی یا بائین طرف سے تشریف لاتے اور کہتے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور جب کوئی کہتی اسپر سلام کہتی اور سلام لوگون
کا دوسرونکو پہنچاتی جسطرح سلام خدا کا حضرت خدیجہ کو پہنچایا جبرئیل آئی اور
کہا یارسول اللہ یہہ خدیجہ آتی ہے اور تیری واسطے کہانا لائی ہے اسکو حق تعالی
کی طرف سی سلام پہونچا اور خوشخبری دے اسکو کہ اللہ اسکو بہشت مین ایک گہر دیگا
کہ [illegible] اور ایک دوسری بار عائشہ کو فرمایا کہ اسوقت جبرئیل علیہ السلام
حاضر ہین اور تجہکو سلام کہتی ہین عائشہ نے کہا وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وبرکاتہ اور جب سلام کرتے تمام وبرکاتہ کی لفظ تک پہونچا تی آیک دن ایک شخص آیا اوسنے کہا السلام علیک پیغمبر خدا نے جواب دیا اور فرمایا کہ عشرۃ یعنی دس نیکی تیری اسطی ثابت ہوئی دوسرا آیا اوسنی کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ جواب دیا اور فرمایا عشرون یعنی بیس نیکی تیری اسطی ثابت ہوئی ایک اور آیا اوسنی کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جواب دیا اور فرمایا ثلثون یعنی تیس نیکی تیری اسطی ہے ایک اور آیا اسنی کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ فرمایا کہ اربعون یعنے تجھکو چالیس نیکی ہٰذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ اور اسنادمین اس حدیث کی ضعف ہی اور جسکو دیکھتے پہلی آپ سلام کرتے اور اگر کوئی دوسرا پہلی سلام کرتا تو جواب مین فورًا اتنا یا اس سے زیادہ کہتے دیر نکرتے مگر کسی عذر سے جیسے نماز یا پیخانہ ہی اور سلام کا جواب اسطرح کہتے کہ سلام کرنیوالا اسنی اور اشارہ ہی پر کفایت نکرتی مگر نماز مین کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہی کہ اگر کوئی نماز مین پر سلام کرتا انگلی سے اشارہ کرتے جواب کا اور ان حدیثونکا کوئی معارض نہین ہے مگر ایک مجہول حدیث کہ مَنْ اَشَارَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اِشَارَۃً تُفْهَمُ عَنْہُ فَلْیُعِدْ صَلٰوتَہٗ یہہ حدیث معارضہ کی لائق نہین اور تمسک کے قابل نہین اور سلام شروع کہتی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اور مکروہ جانتی پہلی کہنا علیک السلام ابو جری ہجیمی نے کہا رسول اللہ کی پاس مین آیا اور مینی کہا عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فرمایا لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَاِنَّ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّۃُ الْمَوْتٰی نکہہ علیک السلام کہ علیک السلام دعا ہی مردونکے یعنے شاعرون کی اور سوا اسکے اور لوگون کے عادت یہہ ہے کہ مردونکو اس صیغہ سی دعا دیتی ہین پس اس سے حق مین زندونکی ترک کر اور جواب سلام کا وعلیک السَّلَامُ واو کی ساتھہ کہتی اور بعض فقیہ کہتی ہین اگر بے واو کی جواب مین جواب ہوگا اور فرض ساقط ہوگا ہنوا سطی کہ مخالف سنت

١٥١

اذن لیا سلام سے پیچھے ہوتا فعلاً اور نقلاً یعنی آنحضرت آپ بہی کرتے اور
لوگون کو بہی تعلیم فرماتی ایک شخص دروازہ پر آیا اور کہا أألج حضرت نے ایک کو
کہا کہ جا اسکو سلیقہ اذن کی تعلیم کر اور کہدی کہ کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
ءَاَدْخُلُ اوس شخص نے سنا اور کہا السلام علیکم ءادخل پہر حکم دیا تب آیا
اور فرماتی اذن لینا تین بار ہی اگر اذن پاوی تو جا اور نہین تو پہر جا اور
فرماتی اگر کوئی حکم کسی قوم کے گہر مین جہانکی گہر والی کو حلال ہے کہ اسکی آنکہ
پہوڑ دے دیت اور قصاص لازم نہ آیگا اور مستاذن کو فرمایا کہ اگر اسکو کہین کون
ہے جواب مین نہ کہی کہ ہم ہین بلکہ نام یا کنیت یا لقب اپنا کہی اور ایک حدیث
مین جسکو ابو ہریرہ نے روایت کیا سنن ابوداود مین آیا ہی کہ رَسُوْلُ الرَّجُلِ
اِلَی الرَّجُلِ اِذْنُهٗ وَفِیْ لَفْظٍ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ ثُمَّ جَاءَ مَعَ
الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ اور جب کسی مقام مین خلوت کرتے ایک
شخص کو مقرر کرتے کہ کسیکو بے اذن بہیتر نہ آنے دے

فصل چہینک کے بیان مین

آنحضرت کو جب چہینک آتی تہی ہاتہ کو یا کپڑی کو منہ پر
رکہتی آواز کو چہینک کے دبا دیتی اور فرماتی بہت جمہوائے اور سخت چہینک
شیطان سے ہے اور خدا چہینک کو دوست رکہتا ہی جمہوائی کو کراہیت رکہتا ہے
اور جب کوئی تم مین چہینکے اور اللہ کا حمد کہی واجب ہے ہر مسلمان کو جو حمد کو
اوسکی سنے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہی لیکن جمہوائی شیطان سے ہے اگر کسیکو جمہوائی
آوی چاہیے کہ اوسکو رکے جتنا ہوسکی اور صحیح بخاری مین ہے کہ جب کسیکو تم مین
چہینک آئے چاہیی کہ کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور جو بہائی مسلمان کہ حاضر ہو اور سنے
چاہیی کہ کہی اوسکو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور چہینکنے والا جواب مین کہی یَهْدِیْکُمُ
اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ اور ایک شخص کو آنحضرت کی حضور مین چہینک آئی

اسکو یرحمک اللہ فرمایا اور دوسری شخص کو آپ یرحمک اللہ نفرمایا اس شخص
نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی کو تشمیت کیا اور یرحمک اللہ فرمایا مجکو نفرمایا فرمایا
اوسنے اللہ کا حمد کہا اور تونے نہیں کہا اور صحیح مسلم مین ثابت ہوا کہ چھینکنے والا
اگر حمد خدا کا کہے یرحمک اللہ کہو اور اگر نہ کہے نہ کہو اور فرمایا کہ حق مسلمانون
مسلمانون پر چھہ ہین جب بیمار ہو عیادت کرے اور ملاقات ہو سلام کہے
اور جب دعوت کرے قبول کرے اور جب نصیحت کرے ملاحظہ کرے اور جب
چھینکے یرحمک اللہ کہے اور جب مرجاوے تو جنازہ کی ساتھہ اسکے جاوے اور سنن
ابی داود مین ہے سند صحیح کی ساتھہ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلْ اَخُوْہُ وَصَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَیَقُوْلُ ھُوَ
یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ اور ظاہر حدیثین صحیح یہہ ہین کہ چھینک کا
جواب فرض ہے اوپر جسنے چھینکنے والے سے الحمد سنا اور جواب کہنا ایک کا دوسرے
کی طرف سے کفایت نہین کرتا اور یہی قول ہے ایک جماعت کا بڑی عالمونکی
اور یہی ظاہر ہے اور یہہ شعار ہندوستان کی شہرونمین بالکل موقوف ہی لوگ
اسکی طرف توجہ نہین کرتے مگر صالحون مین خواص ہین اور سنت کی ترویج
مین اور عام خلق اس حکم کو نہین جانتے اور نہین پہچانتے اور اللہ سے مانگتا
ہون سلامتی اور سنن ابی داود مین وارد ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا کے
پاس چھینکا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ پیغمبر خدا نے فرمایا عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ
اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَلْیَقُلْ مَنْ عِنْدَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَ
لْیَرُدَّ عَلَیْہِمْ یعنی یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اور یہہ جو فرمایا جواب مین اسکے
دو اشارہ رکہتا ہے ایک یہہ کہ سلام اس محل مین بیموقع ہے جیسے کوئی سلام
تیری ماں پر کرے دوسری یہہ کہ تنبیہ کرتا ہے اس بات پر کہ یہہ آداب مینوں کا

اور جن لوگون نے تربیت مردون کی نہ پائی ہوگی اور ان کی گود مین آداب عورتونکا سیکہا ہوگا اور حمد کہنا چہینکنے کی وقت شرع مین وارد ہوا اس سبب سے کہ چہینک ایک نعمت ہے اور منفعت حاصل ہونیکا سبب نکلنی سے بخارات کے جو مجتمع ہوتے ہین دماغ مین اور انکا دماغ مین رہنا باعث ہی بیماریکا اور درد کا اور ایک شخص کو چہینک آئی پیغمبر خدا نے اسکو جواب دیا اسنی دوسری بار چہینکا فرمایا کہ اس مرد کو زکام ہے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ تشمیت کے اخ الک ثلاثا فما زاد فھو زکام اور دوسرے لفظ مین فرمایا اذا عطس احدکم فلیشمتہ جلیسہ وان زاد علی الثلاث فھو مزکوم ولا تشمتہ بعد الثلاث اور اگر چہینکنی والا حمد نہ کہی حاضر لوگ سب حمد کہین سکے یاد دلانیکو اور بعضی علما کہتی ہین کہ اسکی تعزیر کے واسطی نکہین اسواسطی کہ یاد دلانا اگر سنت ہوتا تو پیغمبر خدا بطریق اولی اسکو کرتے

فصل سفر کے اذکار مین فرمایا کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے چاہیی کہ دو رکعت نماز ادا کرے سوا فرض نماز کے اور نماز کی بعد کہی اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی ویسمی حاجتہ جاہلیت کی ایام کی عادت جو یہہ تہی کہ جب

اپنے عند قولہ ہذا الامر

سفر کا ارادہ یا کسی کام کا کرتے تو پانسے ڈالتے اور جانوروں کو اڑاتے اور فال اور
شگون لیتے اور اس قسم کی چیزیں شعار ہیں اہل شرک اور کفر کی ہے شارع نے
اسکے بدلے ٹھیرایا توحید بیان کرنا اور اپنی حاجت چاہنا اور بندگی اور توکل
سوال رشد و فلاح کا مطلق بخشش الٰہی سے کہ سب نیکیاں دست قدرت مین
اسکے ہین اور مسند مین امام احمد کی ہے روایت ہے سعد وقاص سے کہ آدم کی اولاد
کی نیکبختی خیر طلب کرنی مین ہے حق سے اور راضی ہونے مین اسکے تقدیر پر اور
اور شقاوت آدم کی اولاد کی ترک مین استخارہ کے ہے اور ناراضی مین اسکی
تقدیر پر اور انس کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ ﷺ عزم سفر کا جب کیا تو
پہلے اوٹھے اور یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ
وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ
رَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ لَہٗ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِہٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ
زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَ
اور بعضے محققوں نے بڑے مشایخ سے کہا اور لکھا کہ آدمی کو چاہیے کہ ہر روز
ایک وقت معین مین نماز استخارہ کی پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ
بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَفِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَمَعَلِکِیْ مِنْ
حَقِّ غَیْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَحَقِّ اَھْلِیْ
وَوَلَدِیْ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا
مِنَ الْغَدِ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِ

حق غیری وجمیع ما یحضرنی فیہ غیری فی حجی وفی حق اھلی
وولدی وما ملکت یمینی من ساعتی ھذہ الی مثلھا من الغد
شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی و
اصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ
ہر چند یہ کیفیت استخارہ کی حدیث میں نہیں آئی لیکن عمل اسکا
موافق حدیث استخارہ کے اور مناسب اتباع سنت کے ہی **فصل بیان میں**
سوار ہونے کی دعا کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اونٹ
پر سوار ہوتے تھے تین بار کہتے اللہ اکبر اسکے بعد کہتے سبحان الذی سخر لنا
ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انی
اسألک فی سفری ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی
اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ اللھم انت
الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی المال والاھل اللھم اصحبنا
فی سفرنا واخلفنا فی اھلنا اور جب سفر سے پھرتے کہتے آئبون تائبون
ان شاء اللہ عابدون لربنا حامدون اور مسند میں امام احمد کے
لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی
الاھل اللھم انی اعوذ بک من الفتنۃ فی السفر والکآبۃ فی
المنقلب اللھم اقبض لنا الارض وھون علینا السفر واذا
اراد الرجوع قال آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون
اور جب شہر میں آتے کہتے توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا
حوبا توبہ کرتے ہیں اپنے رب کی طرف رجوع ہیں نہ چھوڑ ہم پر گناہ اور صحیح مسلم
میں لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ

فی الاھل اللھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اھلنا اللھم
انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکاٰبة المنقلب ومن الحور
بعد الکور ومن دعوة المظلوم ومن سوء المنظر فی المال
والاھل اور بعضی روایتوں میں ہی کہ جب پانو مبارک رکاب میں
رکھتے فرماتے بسم اللہ اور جب گھوڑی کی پیٹھ پر سیدھے ہو بیٹھتے تھی کہتے
الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ لا الہ الا انت سبحانک
انی ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت
اور کسیکو سفر میں رخصت کرتے کہتے استودع اللہ دینک وامانتک
وخواتیم عملک اور ایک صحابی نے کہا کہ میں سفر میں جایا چاہتا ہوں
مجھکو زاد راہ دو فرمایا زودک اللہ التقوی توشہ کرے تیرا اللہ تقوی
کہا فرمایا زیادہ فرمائیے کہا وغفر ذنبک اور بخشدے گناہ کو تیرے کہا
زیادہ فرمائیے فرمایا ویسر لک الخیر حیثما کنت اور میسر کرے تجھکو
نیکی جہاں تو ہے اور دوسرے نے کہا عزم سفر کا رکھتا ہوں فرمایا تجھکو وصیت
کرتا ہوں پرہیزگاری کی خدا سے اور تکبیر کہنے کی ہر بلندی پر اور جب وہ
پھیر کر چلا کہا اللھم ازول لہ الارض وھون علیہ السفر
اور سفر میں جب بلندی پر چڑھتے تکبیر کہتے اور جب اترتے تسبیح کہتے اور بلندی
میں فرماتے اللھم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل
حال اور منع فرمایا تنہا سفر کرنے سے اور کتا یا گھنٹی یا گھنٹہ جانور کے
گلے میں باندھنے سے اور جو کوئی منزل میں اترے چاہیے کہ کہے اعوذ
بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اسے کسی ضرر نہ دیگا

کی نہ پہونچیگی اس زمانہ تک کوچ کرتی اور کبھی جب رات آتی کہتے یا ارض ربی
وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما
خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ باللہ من شر کل
اسد واسود وحیۃ وعقرب ومن شر ساکن البلد ومن
شر والد وما ولد اور فرماتی جب اچھی برس مین سفر کرو تو جانورون
کو دانہ گھاس سے محروم نکرو یعنی چرالی جاو اور جب خشکسالی مین سفر کرو
جلدی کرو اور جلد بمقصود کو پہونچو کہ جانور دبلے نہون اور جب رات کو چاہو
کہ ایکساعت آرام کی واسطی اترین دور اترو راہ سی اسواسطی کہ راہ محل
جانورون کی اور گزرگاہ ہی اور جب نزدیک بادی کی پہونچتی
اور کسی گانو یا شہر مین تشریف لاتی یہ دعا پڑھتی اللھم رب السموات
السبع وما اظللن ورب الارضین وما اقللن ورب الشیاطین
وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر
ہذہ القریۃ وخیر اہلھا وخیر ما فیھا ونعوذ بک من
شر ہذہ القریۃ وشر ما فیھا اور سفر مین جب ہوتی اور صبح ہوتی تو
یہ دعا کہتی سمع سامع بحمد اللہ ونعمتہ وحسن بلائہ علینا
ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا من النار اسکو تین بار آواز
بلند کہتی اور قرآن کو دشمن کی زمین اور کافرون کے شہر مین لیجانی سے
منع فرماتی اور عورتون کو مطلق سفر کرنے سی منع فرماتی چھوٹا ہو یا بڑا
اگرچہ چار کوس ہو مگر محرم کے ساتھ اور حکم فرماتی مسافر کو جب حاجت اپنی
حاصل کری جلدی اپنے لوگون مین پھر آوے اور سفر مین کسی بلندی پر آتی
تو کہتی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ اور رات کو گھر میں آنے سے منع فرماتے انکو جو آتے تھے سفر میں سے
اور آپ بھی آتے بلکہ صبح کو یا عصر کو آن کر ملتے اور جب سفر سے پھر آتے صحابہ
ملاقات کو باہر شہر کے آتے اور لڑکے بالوں کو بھی ساتھ لاتے اور کبھی انکو آپ پر اپنے
سوار کرتے آگے یا پیچھے اور کبھی عبداللہ بن جعفر کو اپنے آگے اوٹھا لیتے اور ایکبار حسن
بن علی کو بھی ملاقات کی واسطے باہر لائے تھے انکو پیچھے اپنے سوار کر لیا اور اسطرح
شہر میں داخل ہوئے اور استقبال کرنے والے ان سے گلے ملتے اور اگر اپنے عزیزوں میں ہوتا
کوئی تو اسکی یا اسکی پیشانی کو بوسہ دیتے قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا قَدِمَ
جَعْفَرٌ وَاَصْحَابُهٗ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ وَاعْتَنَقَهٗ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا قَدِمُوْا مِنْ
سَفَرٍ تَعَانَقُوْا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے پہونچتے گھر میں داخل ہونے
سے پہلی دو رکعت نماز مسجد میں پڑھ لیتے اسکے بعد گھر میں آتے **فصل بیان**
میں تعلیم خطبہ مہمات کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ
کو حاجت اور مہم کے واسطے یہ خطبہ تعلیم کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ
نَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا

اللهَ الَّذِی تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِیْمًا شعبہ نے کہا اونہی حدیث کی مینی پوچھا کہ یہہ خطبہ نکاح کا ہی یا
غیر نکاح کا کہا یہہ خطبہ سب حاجتونکا ہی اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین عورت کو
خریدے یا غلام کو یا جانور کو چاہیئے کہ پیشانی کا بال پکڑے اور بسم اللہ کہی
اور برکت کی دعا مانگے اسکے بعد کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ
مَا جُبِلَتْ عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَیْهِ
اور جو دولہا ہو اوسکو یہہ دعا کریے وَبَارَکَ اللهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ
وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ اور فرمایا کہ اگر کوئی عورت کے پاس جاتے وقت کہی
بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اگر اولاد
پیدا ہو شیطان اسپر فتح نہ پاویگا اور شیطان کا ضرر نہ دیکھیگا اور اگر کسیکو بلا مین
مبتلا دیکھے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ
عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا یہ کہیگا کچھ بلا اوسکو نہ پہونچیگی اور فرمایا جو نعمت
بندہ کو پہونچی اور اولاد یا مال سے اور کہی مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
کبھی کچھ آفت اسکو نہین پہونچیگی مگر سبب موت کے اور کوئی چیز دیکھے کہ اسکے
دل کو کراہت معلوم ہو کہی اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ یا کہی اَللّٰهُمَّ
لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ کچھ ضرر
اسکو نہ پہونچیگا اور کوئی بری بات خواب مین دیکھی چاہیئے کہ بائین طرف
تہتکار دے اور بعد اسکے کہی اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور اس

خواب کو کسی سے نکہے اسواسطی کہ اسکا ضرر نہ پہونچیگا او شیطان کے وسوسہ مین مبتلا
یا غصہ غلبہ کرے اعوذ باللہ سے دفع کرے اور اگر کسی کام کو اپنی مین اچہا دیکہی کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور اگر کوئی کام ناپسند دیکہی کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور اگر کوئی آنحضرت سے قریب اصل کرتا کوئی کام کرکے یا
اچہی بات کیسبب سکو دعای خیر فرماتے ابن عباس وضو کا پانی آنحضرت کی واسطے
لائے انکے حق مین فرمایا اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِیْلَ اور ابو
قتادہ رضی اللہ عنہ رات کو انکی خدمت مین تہے لیٹنی مین انکو اپنا تکیہ کیا اور حق
مین انکے فرمایا حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ نَبِیَّهٗ اور فرمایا مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ
مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ
کسی سے عبداللہ بن ربیعہ کی قرض لیا تہا جب ادا کیا اسکی حق مین فرمایا
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اور فرمایا جب گدہے کی آواز سنو کہو
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور جب مرغ کی اذان سنو تو کہو اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اور جب آگ کسی مکان مین لگی تکبیر کہے کہ تکبیر اسکو
بجہاتی ہے اور چاہیے کہ جو شخص جس مجلس مین بیٹھے بے اسکے ذکر کے اوٹہے یا دو
اوٹہنی لگی کہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ایک صحابی نے سنا کہ پیغمبر اوٹہنے کے وقت
مجلس سے یہ بات کہتے تہے اس صحابی نے کہا یا رسول اللہ یہ بات آپ سے سنی کہ
اس سے پہلے نہیں سنی فرمایا یہ کفارہ ہی اس خطا کا جو مجلس مین واقع ہو جاتی
اور خالد بن ولید نے انکو نیند نہ پڑنے اور قلق کا رات سے شکوہ کیا فرمایا کہہ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا
اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ

کلهم جمیعا ان یفرط علی احد منهم او ان یتغی عز جارک وجل
ثناؤک ولا اله الا انت اور ایک دوسرے شخص نے شکوہ کیا کہ مین خواب
مین ڈرتا ہون فرمایا کہہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و
عقابہ وشر عبادہ ومن همزات الشیاطین وان یحضرون اور منع
فرمایا اس سے کہ کوئی کہے ماشاء اللہ وشاء فلان ایکبار کسی نے آنحضرت کو
کہا ما شاء اللہ وشئت فرمایا جعلتنی للہ ندا اور اسی قسم سے ہے کہ کہے
مین پناہ مین خدا کی ہون اور تمہاری اور تم پر تکیہ ہے اور خدا پر یہہ لفظ اور اس جنس
کے لفظ منع ہین اور اس سے بو شرک کی آتی ہے اور منع چیزون مین یہہ ہے کہ فرمایا
مرغ کو بانگ دیتی وقت برا نہ کہو اور مسلمان کو گالی نہ دینا چاہیے سمین جاہلیت کے
پھوڑنا مثل عصبیت و دعوت اور جب تین آدمی ہون ایک جگہ بیٹھے تو دو آدمی
مشورہ نکرین اور کوئی عورت حسن و دوسری کی عورت کا اپنی شوہر سے نکہے اور
نکہے اللهم اغفرلی ان شئت قسم بہت نہ کہا و قسم غیر خدا کی نہ کہا و
آسد کی وسلی کہنے نہ انکو مدینہ کو یثرب نہ کہو کوئی کسی سے نہ پوچھے کہ اپنی
عورت کو تو نے کیون مارا مگر ضرورت مین کہا ان برسات مین جو آسمان سے
نکلتی ہے اوسکو قوس قزح نکہو **فصل بیان مین ان الفاظ کی**
جنکی کراہیت مین کسی کو اختلاف نہین ملک الملوک
قاضی القضاۃ سید الناس سید الکل بندہ تیرا پرستار تیرا مین اور میرا آقا
تیری باپ سے عمر تمہاری دراز ہو دن تمہارا ہمیشہ بنا رہے ہزار سال کی
عمر ہو مسایل اجتہادی مین نہ کہے کہ ہکو خدا تعالی نے حلال کیا یا حرام کیا
بلکہ اسطرح ہان کہنا چاہیے کہ حرام یا حلال ہو نہین اسکی صریح آیت یا حدیث
آئی ہو اور قرآن اور حدیث کی دلیلون کو ظاہر لفظی نہ نہین اور مجازات

نیز پیچ مین اسواسطی کہ اسطرح بولنا حرمت کو اسکی جا ہلون کے دلسے دور کرتا ہی خصوصاً ایسے ساتہی کہ شبہون کو فلاسفون کے اور متکلمون کے دلیل نقلی اور حجت قطع کرنیوالی ہوتی ہین نعوذ باللہ من الخذلان

فصل سبب مین شرح صدر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ سورہ الم نشرح لک صدرک امتنان کے واسطے نازل ہوئی جاننا چاہیے کہ سبب شرح صدر کا توحید اور ایمان ہے اور سبب کامل ہونے اور قوی اور زیادہ ہونے ایمان کے ہوتا ہی قال اللہ تعالیٰ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ وقال اللہ تعالیٰ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء اور اسباب مین سے شرح صدر کی ایک چیز نور ہی کہ باری تعالیٰ دلمین بندہ کی روشن کرتا ہی اور وہ نور ایمان ہے کہ جب دل مین سما کے ہوتا ہی بڑی خوشی اور فرحت اور کشادگی دلمین پیدا ہوتی ہے اور جب وہ نور بجھہ گیا تنگدلی اور بڑی سختی اور محنت مین پڑا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل النور القلب انفسح وانشرح قالوا وما علامۃ ذلک یا رسول اللہ قال الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل نزولہ اور جتنا بہہ نور اسکی نصیب ہے اتنا ہی شرح صدر اور دل کشادہ رہیگا اور سیواسطی یہہ جو ظاہر کی روشنی ہے اوس سے بہی کشادگی دل کی اور فرحت اور لذت ہوتی ہے اور بسطرح ہر کی تاریکی کے بخلاف اوسکا ظاہر ہوتا ہی اور ایک دوسرا اوسکا سبب علم ہے اسواسطی کہ عالم کو اتنا کہولتا ہی کہ ہر گوشہ اسکا آسمان اور زمین سے بہی کہین زیادہ کشادہ ہوتا ہی اور جتنا علم آدمی کا زیادہ ہو شرح صدر زیادہ ہوگی اور مراد اس سے ہر علم نہین

وہ علم ہے جو میراث پیغمبر خدا کی ہے اِنَّ الاَنبِیَاءَ لَم یُوَرِّثُوا دِینَارًا وَ لَا دِرہَمًا وَ اِنَّمَا وَرَّثُوا العِلمَ فَمَن اَخَذَ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ اسی علم کی طرف اشارہ ہے اور اوس علم والے دل کشادہ بادہ اور خوش گزران اور خوش خلق سب سے زیادہ ہوتے ہین اور اس علم سے رجوع ہونا اور محبت حق کی پیدا ہوتی ہے اور محبت کو شرح صدر مین دخل عظیم ہے جتنی محبت قوی ہوگی اتنا شرح صدر زیادہ اور کامل اور پورا ہوگا اور تنگدلی کا بڑا سبب حق سے پہیرنا اور دل کا متعلق ہونا غیر خدا کی طرف اور غفلت خدا کی یاد سے اور اسکی غیر سے دوستی اور جو غیر خدا کو دوست رکھتا ہی وہی اسکی حق مین عذاب ہو جاتا ہے اور قید مین اس چیز کی رہیگا اور عالم مین اس سے زیادہ بدبخت اور بری زندگی والا اور بڑا غم اوٹھانیوالا نہوگا سو اصلی یہ کہ محبت دو ہین ایک محبت ہے کہ بہشت ہی اس جہان کی اور عیش دنیا کا اور خوشی نفس کی اور لذت دل اور آرام روح اور دوا ساری غمون کی سو یہہ وہ محبت اللہ تعالی کی ہے اور دوسری عذاب روح اور عذاب نفس اور قیدخانہ دل کا اور تنگی اور سبب بلاؤن کی بنیاد ہے اور وہ محبت غیر خدا کی ہے اور شرح صدر کے اسباب مین سے ایک یہہ ہے کہ ہمیشہ خدا کی بات کرتے رہنا کہ اوس سے توحید کا نور اور دل کی صفائی اور حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے اور ایک دوسری بات یہہ ہے کہ احسان کرنا خلق پر جو ہو سکے عزت اور مال وغیرہ سے اور دوسرے شجاعت ہی اور دوسری پاک کرنا دل کا بری باتون سے اور پیغمبر خدا ان سب باتون مین کامل تھے اور جن لوگون نے انکی ہاتھ پر بیعت کی تھی وہ بہی کامل تھے انکی بات ٹہیک ہی اور وہی بتاوی سیدہی راہ باب بیان کرنا

اور عام بات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

انکی فعلیین ہین **فصل جو رسم مین نبی صلعم کی** عادت یہہ تہی کہ جو
کہانا سامنے آتا اسکو رد نکرتے اور جو موجود نہ ہوتا اسکی بہت تلاش نکرتے
اور جب اچہا کہانا میسر ہوتا تو کہا لیتے اور کبہی کسی کہانیکو عیب نکرتے اگر
چاہتا کہاتے اور جی نچاہتا چہوڑ دیتے اور میٹہا اور شہد بہت کہاتے اور
ہر روز ایک پیالہ شہد کا پانی ملاکر پیتے اسکے بعد جب بہوک لگتی تو تہوڑی
روٹی جَو کی پانی کے ساتہہ یا بادام کے ساتہہ کہاتے الحاصل پر کفایت کرتے
حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ اونٹ کا گوشت اور بکری کا اور مرغ کا اور حباری کا
اور خرگوش کا اور گورخر کا اور مچہلی اور پنیر بحری اور تر خرما اور خشک خرما اور ثرید
دودہ اور ملا ہوا دودہ پانی کے ساتہہ اور روٹی خرما کی یا سرکہ یا چربی کی ساتہہ
پکاکر اور نقیع خرما کا اور خربوزہ اور کہجور اور ککڑی اور کلیجہ بہونا ہوا اور پکا اور
گوشت قدید اور پکا ہوا کدو اور پنیر اور ثرید اور روٹی زیتون کے تیل کے ساتہہ
اور خرما مسکہ کے ساتہہ اور کہجور خربزہ کی ساتہہ یہہ کہانا ثابت ہوا ہی غرض
جو میسر ہوتی چیز یا حاضر ہوتی رد نکرتے اور کچہہ نملتا تو صبر کرتے یہانتک کہ بہوک
سے پیٹ پر پتہر باندہے رہتے اور کبہی تین مہینے گزر جاتے کہ انکے گہر مین
آگ نجلتی اور جب کہانا آتا چمڑے کی دسترخوان پر رکہتے اور زمین پر
بہیلا دیتے اور نیچے خوانچے پر نہ کہاتے اور تین انگلیون سے کہاتے اور جب فراغت
کرتے انگلیون کو چاٹتے اور تکیہ لگاکے کہانا نکہاتے اور تکیہ تین قسم ہے
ایک یہہ کہ پہلو زمین پر رکہے دوسرا یہہ کہ چار زانو بیٹہے تیسرا یہہ کہ ایک
ہاتہہ زمین پر رکہکر اسپر تکیہ کرے اور دوسرے ہاتہہ سے کہانا کہاوے
تینون برے ہین اور جب کہانے سے فراغت کرتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى

عنہ رشدًا اور کبھی کہتے الحمد للہ الذی اطعم من الطعام
وسقی من الشراب وکسی من العری وھدی من الضلالۃ
وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا الحمد
للہ رب العالمین اور کبھی کہتے الحمد للہ الذی اطعم وسقی
وسوغہ اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ کھانا کھانے کی بعد ہمیشہ
ہاتھہ دھو لیتے اور اکثر پانی بیٹھکر پیتے اور پانی پیکر فورًا کھڑی ہونا اور
منع اور زجر کرتے اور ایکبار کھڑی ہوکر پانی پیا بعضے کہتے ہین وہ منع
کا ناسخ ہے بعضی کہتے ہین منع اسکی ناسخ ہے بعضے کہتی ہین پانی
یہہ کھڑی ہوکر پینا جواز کے بیان کے واسطی تھا اور بعضی کہتی ہین کہ
عذر کے واسطی تھا اکثر علما کہتے ہین کہ کھڑے ہوکر پانی نہ پینا چاہیے
اگر کچھہ عذر ہو تو مضایقہ نہین اور پانی پیتے تو اول اسکو دیتے جو انکے
داہنی طرف ہوتا اگرچہ بائین طرف کوئی اس سے بزرگ اور دانا زیادہ
ہوتا **فصل کپڑا پہننے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم**
کے اکثر روئی کے سوت کا کپڑا پہنتے اور صحابہ بھی یہی پہنتے اور کبھی
پشمی بھی پہنتے یا چہال اور جو لباس میسر آتا اسپر اکتفا کرتے جبہ ہو
یا قبا ہو یا کرتا اور تہبند جامہ اور ردا اور موزہ اور جوتی یہہ سب پہنتے
اور عمامہ مین کبھی شملا چھوڑتے اور کبھی نہ چھوڑتے اور گردن کے پیچھے
رکھتے اور جب نیا کپڑا ہاتھہ آتا اوسکا نام رکھتے اور پہنتے اور کہتے اللھم
لک الحمد انت کسوتنی ھذا القمیص او الرداء او العمامۃ اسئلک
خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ اور
جب کپڑا پہنتے آستین وغیرہ داہنی طرف سے شروع کرتے اور کبھی کپڑا

پہنتے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ پیغمبر خدا گھر مین سے باہر گئے اور سیاہ بال کا کپڑا پہنے تہی اور قتادہ نے کہا کہ انس سے مینے پوچھا کہ پیغمبر خدا کسطرح کے کپڑے کو دوست رکہتے تہے کہا چادر خط دار یمن کی اور کبھی کتان کا کپڑا مصری پہنتے عائشہ نے کہا کہ پیغمبر خدا کی واسطے کپڑا تیار کیا میرے نے پشمی اور اسکو پہنا جب پسینا آیا بال کی بو آنے لگی اسکو اتار دیا اسواسطی کہ بدبو سے بہت ناخوش ہوتے اور خوشبو کو دوست رکہتے ابن عباس نے فرمایا کہ پیغمبر خدا کو مینے دیکہا کہ بہتر حلہ پہنے بیٹھے تہے اور ابو رمثہ نے کہا پیغمبر خدا کو مینے منبر پر دیکہا کہ خطبہ پڑہتے تہے اور چادر دو کی سبز پہنے تہے اور چادر سبز ایک چادر ہے کہ انہین خط سبز ہوتے ہین یہہ نہین کہ نرالا سبز ہو اور تکیہ نبی کا چمڑے کا تہا جسکی بیچ روئی کی جگہ لیف خرما تہا اور بہت لوگ دو گروہ ہوئے ہین ایک گروہ تو اچہی کپڑے سے بہاگتی ہین اور بہتے برانے پر ختصار کیا کرتے ہین اور ایک گروہ نے سب عمدہ لباس اشرف کپڑا پہننا اختیار کیا اور نئے کپڑے اور خوبصورت مشہور پہننا اختیار کیا اور دونون یہہ گروہ مخالف نبی صلعم کی سنت کے ہوئے اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کپڑا مشہور پہنی گا قیامت مین اسکو ذلت کا کپڑا پہناوینگے پہر آگ اوسمین لگے گی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر تکبر و افتخار کے قصد سے پہنی گا تو پہ عکس اسکو عذاب ہوگا اور فرمایا من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ اور لیکن اگر عمدہ کپڑا پہنا عمل و اظہار نعمت کی واسطے حق کے ہو روا ہے جیسا حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص کے دل مین رائی کے دانی کی برابر تکبر ہوگا بہشت مین نہ جائیگا اور کسینی کہا یا رسول اللہ صلعم ہمکو پسند ہے

کہ کپڑا اور جوتی خوب بہتر ہو یہہ بھی کبر کی قسم ہوگا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا إن اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس
فرمایا اتنا کبر کے حساب میں نہیں ہے بلکہ کبر یہہ ہے جو حق کو باطل کرے یعنی توحید
اور حق بندوں کا جو اوسپر واجب ہے اس سے انکار کرے اور اسکے قبول کرنے کو منع
کرے اور خدا کی بندوں کو حقیر سمجھے اور خوار جانے **فصل** نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ازار پاؤں میں پہنا اور کبھی عمامہ بے ٹوپی کی پہنتی اور کبھی ٹوپی کی ساتھ
اور کبھی ٹوپی بے عمامہ کے اور عمامہ میں شملا دو مونڈہوں کے درمیان چھوڑتے اکثر
یوں ہی ہوتا اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ جس رات کو خواب میں دیکھا کہ
پروردگار نے فرمایا یا محمد فیم یختصم الملأ الأعلى قلت لا أدري قال
فوضع یده بین کتفي فعلمت ما بین السماء والأرض اسکی صبح ہوکر دونوں
مونڈہوں کے درمیان شملا چھوڑا اور آستین کرتے کی بندگاہ تک انکی دست مبارک
کے تھی اور کرتے کو دوست رکھتی اور کبھی سرخ حلہ پہنتی اور حلہ یعنی وہ کپڑا مراد ہے
کہ اسکی خط سرخ تھی یہہ نہیں کہ نرالا سرخ تھا اسواسطی کہ نرا سرخ منع ہے
عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے سرخ کپڑا کسم کا رنگا پہنا تھا فرمایا تونے کیا
پہنا ہے جب اونہوں نے دیکھا کہ آنحضرت نے کراہت کی گہر آکر تنور میں جلا دیا
دوسرے روز جب آئے فرمایا سرخ کپڑا کیا کیا قصہ بیان کیا فرمایا ہلا کسوته
بعض أهلك فإنه لا بأس به للنساء اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ
دو کپڑے سرخ کسی پہ دیکھے فرمایا إن هذا لباس الکفار فلا
تلبسهما یہہ لباس کافروں کا ہے سو اسکو نہ پہن غرض نرالا سرخ پہننے سے
احتراز کیا چاہیے اور خط دار کپڑا پہنتی اور سیاہ کپڑا پہنتی اور ریشمین
سندس کی سنجاف لگی ہوئی اور موزہ اور جوتی اور رتا مو یہہ سب پہنا ہے

اور انگوٹھی ہاتھہ مین کہتے لیکن روایت مختلف ہی بعضی حدیث مین یون ہے کہ دہنی ہاتھہ مین تہی نقش اوسکا محمد رسول اللہ اس شکل سے بنا تہا اور منع فرمایا کہ کوئی مخلوق میری انگوٹھی کا نقش اپنی انگوٹھی پر نکری اور زرہ پہنتے اور خود اور جوشن اور کبہی دو زرہ ایک قبت پہنتے اور جبہ خسروانی کہ سگافون کو اسکے نیچے دیباسے سیا تہا لیکن طیلسان گرمی کی حالت مین آفتاب کے سبب پہنا جسدن حکم ہجرت کا آیا تہا دوپہر کو حضرت ابو بکر کے گہر مین تشریف لائی طیلسان اوڑہے ہوئے لیکن انس کی حدیث مین آیا ہی کہ کان یکثر القناع یعنے طیلسان بہت اوڑہتے اور بعضون نے گمان کیا کہ ضرورت کے وقت کیا ہی اور سفر مین آستین جبہ کی تنگ پہنتے اور کبہی ازار اور چادر پہنتے اور چادر کی درازی چہہ گز کی تہی اور عرض تین گز اور ایک بالشت اور ازار چار گز ایک بالشت اور عرض مین دو گز اور ایک بالشت **فصل عادت کی بیان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی ساتہہ عیش و عشرت کرنیمین** فرماتے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اور بعضی مصنفین کو زیادہ کرتے ہین اور یہ سہو ہے اور نکا دنیا کی امور سے نہین اور دوست زیادہ چیزون مین دنیا کی چیزون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتین تہین اور خوشبو اور بہت راتون مین اپنی نوون بیبیون سے صحبت کی ہے اور مباشرت مین قوت تیس قوی جوان کی انکو ملی تہی اسواسطی انکو مباح ہوا جتنی چاہین نکاح کرین نو یا نو سے زیادہ اور انکے درمیان برابری کا دہیان رکہتے رات کی رہنے مین اور کہانا کپڑا دینے مین اور ساری باتون مین جسکا اختیار رکہتے لیکن محبت کی بات مین فرماتے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قِسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا

لا اَمْلِکُ یعنی محبت اور جماع مین اور واجب ہو نہین برابر کی رعایت
کی انکی درمیان اسپر اختلاف ہی دو قول پر ایک یہہ کہ بانٹ واجب نہی
دوسرے یہہ کہ معاشرت انکی ساتھہ روا تھی انکو بے بانٹ کی اور یہہ کہ انکے
خاصیت تھی اور بعض کو طلاق دیا اور پھر رجوع کیا اور ایلا کیا ایک مہینے
کی میعاد لیکن ظاہر نہین کیا اور فقیہون نے جو کہا ہی کہ ظہار بھی کیا غلطی
ظاہر ہے اور اپنی عورتون کے ساتھہ بہتر خوش مزاجی سے پیش آتے اور فرماتے
خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ انصار کی لڑکیون کو عائشہ
کے ساتھہ کھیلنے کو بلاتے اور جو فرمایش کرتین کسی چیز کی جو لڑکیان کھاتی ہین
اگر منع نہوتی تو کر دیتے اور جب صراحی سے پانی پیتین تو اسکو آپ لیکر حضرت
عائشہ رض کی لب رکھنے کی جگہ پر اپنا لب رکھکر پانی پیتے اور جب ہڈی اوٹھا لین
اور اسکا گوشت دانت سے کہاتین اس ہڈی کو اونسے چہین لیتے اور انکے منہ
رکھنے کی جگہ سے گوشت کہاتے اور انپر تکیہ کرکے قرآن پڑہتے اور کبھی سر مبارک
اپنا انکے گلے پر رکھتے اور قرآن پڑہتے اگرچہ وہ حیض سے ہوتین اور کبھی حیض
مین فرماتے کہ ازار باندہین ازار کے اوپر انکا سینہ سے لگاتے اور منہ انکی
منہ سے ملاتے اور روزے کی دنون مین انکا بوسہ لیتے اور کمال لطف اور نہایت
کرم انکا اہلبیت کی ساتھہ یہہ تہا کہ حضرت عائشہ رض کو اجازت کہیل کے
دیتے جیسی عادت لڑکیون کی ہوتی ہے اور انکے مونڈہے پر تکیہ کرکے حبشیون
کی بازی اور ناچ دکہلاتے اور سفر مین دو بار انکے ساتھہ دوڑے کہ دیکھین کون آگے
بڑہتا ہی پہلی بار حضرت عائشہ آگے بڑہگئین اور دوسرے بار مین حضرت عائشہ
ذرا زیادہ موٹی ہوگئین حضرت آگے بڑہگئے تو فرمایا هٰذِہٖ بِتِلْكَ اس بار ہم آگے
اسواسطے کہ اوس بار تم آگے بڑہین اور ایکبار حجرے کے دروازے سے باہر نکلتے تھے

دروازی مین پر لیب دونون آگئی ایک دوسری کو ہاتہ سی ٹہیلنے لگی باہر نکلنی
کو اور جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ ڈالتی جسکے نام کا قرعہ نکلتا اسکو لیجاتی اور
جب پہر آتی تو دوسرون کی پاس اسکی قضا نکرتے اور کبہی سب بیبیون کے
ساتہہ ایک پر ہاتہ رکہتے اور اسکے ساتہہ کہیلتی اور ہر روز جب نماز عصر کی پڑہتے
سب حجرے مین پہرتی اور حال پوچہتی اور جب رات ہوتی تو جسکی باری ہوتی
اسکے حجرہ مین رہتی اور آٹہہ عورتون میں اپنی رات تقسیم کرتے ہو اسطی کہ سودہ نے جو
نوبت تہی اپنی باری عایشہ کو بخشدی تہی ہو اسطی عایشہ کی باری دو رات کی
ہوتی اور دون کی ایک رات کی اور صحیح مسلم مین جو آیا ہی کہ عطا کہتی ہین کہ جس
عورت کی باری نہین ہوتی وہ صفیہ تہی صریح غلطی عطا کی ہے اور یہہ وہم انکو
اس سبب سے ہوا کہ رسول ایک دن صفیہ پر خفا ہوی صفیہ نے گہبرا کر عایشہ سے
کہا تسی کچہہ تدبیر ہو سکتی ہے اگر پیغمبر خدا ہمسے راضی ہون تو ہم اپنی باری تمکو
دینگی عایشہ رض نے کہا کہ ہو سکتی ہے تب عایشہ صفیہ کی باری کی دن آنحضرت
کی پاس آ کر بیٹہین آنحضرت نے فرمایا کہ دور رہو تیری باری آج نہین ہے عایشہ
نے کہا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور اس قصہ کو کہا پیغمبر خدا صلعم
صفیہ سے راضی ہو گئے اور یہہ ماجرا ایک دن ہوا تہا اور ایک باری بخشی تہی اس سبب سے
بعضے راویونکو وہم ہوا کہ جس عورت کی باری نہین ہوتی وہ صفیہ تہی اور
کان یقسم لثمان حدیث صحیح ہے اور پیغمبر خدا کی عادت یہہ تہی کہ اول رات
کو صحبت کرتے کبہی غسل کرتے اسکے بعد سوتے اور کبہی وضو کرتے اور سوتے اور
غسل آخر رات کو کرتے اور عایشہ رض سی روایت ہی کہ رسول خدا کان ینام ولا
یمس ماء غلطی ہے بعضے راویونکی اور کبہی سب بیبیون پاس جاتی اور ایک
رات کو ایک غسل کرتے اور کبہی ہر بار کرتے اور جب سفر سے گہر مین آتے تو

رات کو گھر مین نہ آتے **فصل سونے مین اور جاگنے مین**
آنحضرتؐ کی کبہی بچہونے پر یعنی کپڑے پر سوتی اور رات کاٹتی اور کبہی
نطع اور کبہی چٹائی پر اور کبہی صرف زمین پر سوتے اور چہری کی نہالی بچہونا
اور روئی کی بدلے خرما کا پتا بہرا ہوا اور رات کی واسطی پلاس بالون کا تہا
اسپر سوتے اور اسکو رات کو دو تہ کرتے ایک رات اسکو چار تہ کرکے بچہا دیا کہ زیادہ
نرم ہو منع فرمایا کہ جسطرح دو تہ بچہتا تہا بچہا دو کہ کل ہمکو نماز سے باز رکہا بچہونے
پر سوتے اور اپنے اوپر لحاف اوڑہتے اور فرمایا کہ جبرئیل پہر کسی عورت کی لحاف مین
نہین آیا سوا عایشہ رض کی اور تکیہ ادیم کا تہا اور اسکی درمیان خرما کا پتا
فصل سواری کی بیان مین آنحضرتؐ کی کبہی گہوڑے پر سوار
ہوتے اور اونٹ پر اور کبہی استر پر اور کبہی گدہے پر اور کبہی گہوڑی ننگی پیٹہ
پر سوار ہوتے بلا زین کے اور کبہی گہوڑے کو دوڑاتے اور اکثر تنہا سوار ہوتے اور بعضی
وقت مین اونٹ پر کسی کو اپنے پیچہے بٹہلا لیتی اور کبہی کسیکو آگے بٹہلا لیتی اور
تین آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوتے اور کبہی بعضی امہات المومنین کو بہی اپنے سوار
کروا لیتی اور اکثر سواری آنحضرتؐ کی گہوڑا اور اونٹ تہی لیکن خچر عرب کی
زمین مین کم تہا ایک خچر بغلہ ملک اسکندریہ سے ہدیہ آیا تہا اسپر سوار ہوتے
صحابہ نے فرمایا ہم بہی گدہے پر گہوڑے چہوڑین کہ اُس سے خچر پیدا ہو فرمایا
اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ **فصل آنحضرتؐ کی پاس ایک**
گلہ بکری کا تہا سو بکریان تہین اس سے زیادہ کہنا پسند نہ تہا جب
اس سے کوئی بڑہ جاتی تو اسکے بدلے ایک ذبح کروا لیتی اور لونڈی اور غلام رکہتے
تہے لیکن آزاد غیر آزاد سے زیادہ تہی اور بہت سولی عتاق غلام تہی لونڈی بہی
نہی اور فرماتی اَيُّمَا امْرِءٍ اَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكُهُ مِنَ النَّارِ

يُجْزِي كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرَءٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ

كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوَيْنِ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ اور یہ

حدیث صحیح ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ غلام کا آزاد کرنا لونڈی کی آزاد

کرنیسے افضل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ ایک غلام آزاد کرنا دو لونڈی کے آزاد

کرنے کی برابر ہے **فصل خرید و فروخت کرنیمین نبی صلعم کی** وحی اترنے

کے بعد آپنے خریدیت کی ہے بنسبت بیچنے کی لیکن ہجرت کی بعد بیچنے کی روایت

یاد نہین ہے مگر تین صورت کی لیکن خریدیت ہی اور اجارہ دینا اور اجارہ لینا

زیادہ تہا اجارہ دینے سے اور صحیح روایت مین ہی کہ نبوت سے پہلی اپنے کو اجارہ دیا

بکریان چرانی پر اور ایکبار اور اپنی کو اجارہ دیا خدیجہ کو تجارت کرنیکے بسطی اور

صحیح سنن مین حاکم کی ہے کہ دو بار اپنی کو اجارہ مین دیا خدیجہ کی دو سفر مین ایک

اونٹ پر اور لوگون کیساتہہ شراکت کرتی اور لوگون کو اپنا وکیل کرتے اور آپ کی

لوگون کی وکالت قبول کرتے لیکن وکیل کرنا زیادہ تہا وکیل ہونے سے اور ہدیہ

لوگون کے پاس بہیجتی اور لوگون کے ہدیہ قبول کرتے اور عوض دیتے اور بخشا اور بخشا ہوا

قبول کیا سلمہ بن الاکوع رضہ کو کسی لڑائی مین ایک خوبصورت لونڈی ہاتہہ

لگی انکو فرمایا کہ هَبْهَا لِي فَوَهَبَهَا لَهُ اسکو لیا اور کئی قیدیون کو کہ کے

قیدیون مین سے بدلے اس لونڈی کے فدیہ دیا اور قیدی خلاص کیا اور قرض

چیز گرو رکہکی بہی لیتے اور بے گرو رکہی بہی اور مانگنی چیز لیتے اور کبہی نقد سودا لیتے

اور مہلت سے دام دیتے اور ضامن ہوتے حق تعالی کی طرف سے خاص ضامن

یعنے فلانا عمل کرے مین ضامن ہون اور فرماتے مَنْ ضَمِنَ لِي مَا بَيْنَ

لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ اسطرح کی ضامنی

مین بہت واقع ہوئی ہے اور کبہی جام ضامن ہوتے دین کی واسطی جیہر کیا

اور دین اپنا اونہین کیا اور آپ سعی کرتے لوگون کی اور لوگ آپکی سعی کرتے

اور ایکبار مغیث کی واسطی سعی کی اس عورت سی جسکا بریرہ نام تہا بریرہ

نے قبول نکی آپکی سعی اس سے خفا نہوئی اور اسپر عتاب نہین فرمایا اور خدا

کی قسم بہت کہائی اور حدیث صحیح مین اسی جگہ سے زیادہ قسم آئی ہے اور اللہ نے

تین جگہ حکم فرمایا پیغمبر کو قسم کہانیکا پہلے فرمایا اللہ تعالی نے وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ

اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ دوسرے فرمایا اللہ نے وَقَالَ الَّذِیْنَ

کَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَۃُ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّکُمْ تیسرے فرمایا اللہ نے

زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ

بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ اور کبہی قسم مین انشاء اللہ کہتی اور کبہی

قسم کا کفارہ دیتی اور وہ کام کرتے اور فرماتی مین جب کسی چیز پہی قسم کہاتا

ہون اور اوس سے بہتر دوسری چیز دیکہتا ہون تو ضرور کرتا ہون اور قسم کا کفارہ

دیتا ہون اور ہنسی کرتے اور ہنسی مین ناحق نکہتی اور توریہ کرتے اور توریہ مین

نکہتی جسطرح کہ عزم دوسری جگہ کا کرتے حال دوسرے راہ کا اور پانی کا اور منزل

اور مقام کا اسکے پوچہتی اور اسطرح کا توریہ جہاد مین بہت کرتے اور مشورہ کرتے

اور مشورہ دیتی اور بیمار کو پوچہتے اور جنازہ پر حاضر ہوتے اور دعوت کو قبول

کرتے اور بیوہ عورتون کی اور ضعیفونکی اور مسکینون کی ساتہ جاتے انکی حاجت

روا کرنیکو اور انکا کام کرتے اور شاعرون سے مدح سنتی اور انکو دیتے اور خلعت بخشتی

اور انکی مدح جو کہی اور قیامت تک جو کہینگے ایک قطرہ ہی دریا سی تو دنیا

انکا ان لوگون کو حق بات پر تہا اور انکے سوا اور بادشاہون کے اور امیرون

کے اور دنیا دارون کی مدح جہوٹ اور صریح بہتان ہے اسواسطی فرمایا اُحْثُوْا

فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ **فصل بیان مین بعض احوال**

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون سے دوڑنے مین مقابلہ کرتے اور لوگون
سے کشتی کرتے اور اپنا جوتا اپنے ہاتھ سے ٹانکتے اور اپنے کپڑے مین اپنے ہاتھ سے
پیوند لگاتے اور اپنی گھر کے ڈول مین اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے اور بکری کو
اپنے ہاتھ سے دوہتے اور کپڑی مین اگر جوئین خیال کرتا آپ دور کرتے اور اپنی گھر کے
لوگون کی آپ خدمت کرتے اور سہل کی بنا نہین فرزندون کے ساتھ بلکہ کام کرتے
اور اینٹ اوٹھاتے اور کبھی ایسے بھوکے ہوتے کہ بھوک سے پتھر اپنے پیٹ پر باندھتے
اور ضیافت کرتے اور آپ ضیافت مین جاتے اور سینگی لگاتے اور امت کو بھی
اسکے لگانے کی اجازت دیتے اور ثابت ہوا ہی کہ سینگی سر مبارک مین لگائی
اور کبھی پشت پا پر اور کبھی اخدعین پر اور کبھی کاہل پر اور اخدعین وہ رگین ہین
دونون جانب گردن کے اور کاہل کہتے ہین اوپر کی طرف پیٹھ کی دو شانون
کے بیچ اور دوا کرتے اور دوسرون کو ضرورت کی وقت داغ دیتے اور اپنے آپ کے
داغ نکرتے اور بیمارونکو جا کر دیکھتے لیکن اپنے لوگون سے نہین چیرواتے اور بیمارونکو
پرہیز کرنے کو فرماتے اور علاج کا حکم فرماتے لیکن مرکب دوا کا استعمال جو قرابادین
مین لکھا ہے او معجون وغیرہ مرکب اس قسم کی دوا عادت نہتی بلکہ دوا مفرد چیز
لیے کرتے اور کبھی کوئی چیز اسمین ملاتے کہ اس دوا کی صورت بدل جاتی یہ کمال
حکمت و نہایت طبیبون کی شناخت ہی ابو خزامہ نے کہا یا رسول اللہ
أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ
شَيْئًا فَقَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اور تخمہ اور بہت کھانا منع فرمایا اور فرمایا
مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ
لِنَفَسِهِ فصل بیماریون کی دوا کی بیان مین بیماریون کی

دواکا طور نبی کی تین طرح پر تھا ایک تو طبیعی دوا کرتی دوسری دوا الٰہی تیسری
مرکب ان دونو قسمونکی دواسی لیکن تپ کی دوا مین فرمائی اَلحُمّٰی مِنْ
فَیحِ جَہَنَّمَ فَابْرِدُوْھَا بِالمَاءِ اور دوسری حدیث مین آیا ہی اِذَا حُمَّ
اَحَدُکُمْ فَلْیَرُشَّ عَلَیْہِ المَاءُ البَارِدُ ثَلٰثَ لَیَالٍ مِنَ السَّحَرِ اور دوسری
جگہ آیا امام احمد کی مسند مین کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
حُمَّ دَعَا بِقِرْبَۃٍ مِنْ مَاءٍ فَافْرَغَھَا عَلٰی رَاْسِہٖ فَاغْتَسَلَ اور جامع ترمذی
مین ثابت ہی اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمُ الحُمّٰی فَاِنَّمَا الحُمّٰی قِطْعَۃٌ مِنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْہَا
بِالمَاءِ البَارِدِ وَلْیَسْتَقْبِلْ نَھْرًا جَارِیًا فَلْیَسْتَقْبِلْ جِرْیَۃَ المَاءِ بَعْدَ الفَجْرِ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ وَصَدِّقْ
رَسُوْلَکَ وَیَنْغَمِسُ فِیْہِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَرَأَ وَاِلَّا فَخَمْسًا
فَاِنْ لَمْ یَبْرَءْ فِیْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَمْ یَبْرَءْ فِیْ سَبْعٍ فَاِنَّھَا لَا تَکَادُ
تُجَاوِزُ التِّسْعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ محدث متفق ہین اس بات پر کہ یہ حکم خاص حجاز
والون کی واسطی ہے جسطرح یہہ حکم ہے حتی لَا تَسْتَقْبِلُوا القِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا
وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا اکثر جو انکو تپ حمی یومی کی قسم سے ہوتی تہی شدت حرارت
سے آفتاب کی علاج ٹہنڈا پانی پلانا اور نہلانا فرمایا **فصل علاج مین
پیٹ چلنی کے** پیٹ اگر کثرت مادہ کی سبب چلتا علاج تقویت
کرنے معدہ کے فرمائے صحیحین مین وارد ہی اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ یَشْتَکِیْ بَطْنَہٗ وَاسْتَطْلَقَ بَطْنُہٗ فَقَالَ
اَسْقِہٖ عَسَلًا فَذَھَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ یُغْنِ عَنْہُ شَیْئًا
وَفِیْ لَفْظٍ فَلَمْ یَزِدْہُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَہٗ
اَسْقِہٖ عَسَلًا فَقَالَ لَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ

اَخْلَفَ وَفِی صَحِیحِ مُسْلِمٍ اِنَّ اَخِی عَرِبَتْ بَطْنُهُ اَیْ فَسَدَ هَضْمُهُ وَلِعْتَلَّتْ
مِعْدَتُهُ اور بار بار شہد پلایا نہین ایک بار ایک نکتہ ہی اسواسطی چاہیے کہ اندازہ
ہو مرض کے موافق اگر اوس سے کم دیجیے تو بالکل مرض زایل نہین ہوتا اور اگر اوس سے
زیادہ ہو تو قوت کو ساقط کرے اور مرض کو بڑہا دے ہر بار مین اتنا دیا تہا کہ
مرض کا مقابلہ کرے اسواسطی سِت زیادہ ہوتی اور حکم فرماتے کہ پہر شہد دو
یہانتک کہ اپنی حد کو پہونچا اسواسطی فرمایا سچ فرمایا اللہ نے اور جہٹلایا پیٹ
نے تیرے بہائی کے مراد یہہ ہے کہ فاسد تہا پیٹ تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوا کے
ساتہہ طبیبون کی دوا کو کچہہ مناسبت نہین اسواسطی کہ نبی کی دوا مین تاثیر
یقینی ہے اسواسطی کہ اللہ کے حکم سے نکلا اور نبی کے نور اور عقل کامل سے اور انکے سوا
اورونکا علاج اکثر پیدا ہوا ہے گمان اور تجربہ سے کہ مقام خطرہ کا ہے اور جو
کوئی کہ نبی کی دوا سے فایدہ نہ اوٹہا وے یقین جاننا چاہیے کہ اوسکی بیماریکا
نقصان ہے اور جو صدق دل سے قبول کریگا اور اعتقاد تمام سے برتیا کریگا
البتہ اوس سے فایدہ اوٹہا ویگا جسطرح قرآن شریف کہ دلون کی مرضون کی شفا
ہے جو اوسکو اخلاص کے ساتہہ نہ پڑہیگا اور دل سے قبول نکریگا مرض بڑہیگا اور
اوسکی واسطی وبال ہوگا **فصل طاعون اور وبا کی دوا مین** آنحضرت
فرماتے اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیلَ وَعَلٰی مَنْ
کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَیْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ
وَاَنْتُمْ فِیْهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ اور دوسری حدیث مین ثابت
ہے اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ اور دوسری حدیث مین آیا ہے اَلطَّاعُوْنُ
وَخْزُ الْجِنِّ اور دوسری روایت مین اَلطَّاعُوْنُ دَعْوَةُ نَبِیٍّ اور اس حدیث
مین منع جو فرمایا ہے کہ جس شہر مین وبا ہو وہان جاؤ اور اوس سے باہر نہ نکلو اس بات

مین اشارہ ہی کہ وباسی بہت پرہیز کرنا چاہیئی اسواسطی کہ جہان وباہی وہان
درآنا باسی مقابلہ کرنا ہی اور اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا یہہ عقل اور شریعت
کے خلاف ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی اِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفُ اور قرف
مرض اور وبا کی نزدیک جانیکا نام ہی سو اس منع مین حکم ہے پرہیز کا اور جو
اسباب تلف کا ہی اس سے تعرض نہ چاہیئی لیکن جہان وباہی وہان سے نکلنے کو
جو منع فرمایا اسکے دو معنی لوگون نے بیان کئی ہین ایک تو یہہ کہ نفس کو توکل پہ
چھوڑنا اور اللہ پر پورا اعتماد اور قضا اور رضا پہ صبر کرنا اور دوسرے معنی یہہ ہین
کہ طبیب کہتی ہین جو وباسی احتراز چاہتا ہی اسپر واجب ہے کہ کھانا کم کھاوی اور
رطوبت بدن سے نکالی لیکن بہت آسان تدبیر یہی اور محنت اور حمام کی غسل سے
پرہیز کری کہ بخار ناقص جو بدن مین چھپا ہی جوش نکری اور واجب ہی کہ
بیٹھا رہے اور آرام اور آسایش اختیار کری کہ سوا حرکت کرنے نپاوی اور ایک
زمین سے دوسری زمین مین بھاگ کر جانہین بیشک سخت حرکت کرنی پڑیگی اور
اسکا ضرر ظاہر ہے

فصل استسقا کی دوا مین

اسکی دوا اونٹ
کے دودہ اور پیشاب سے کرتے ایک گروہ قبیلہ عکل اور عرینہ سی مدینہ مین آئی مدینہ
کی ہوا انکو مخالف ہوئی انکو استسقا کا مرض ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور شکایت کی اور کہا اِنَّا اجْتَوَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَعَظُمَتْ
بُطُوْنُنَا وَارْتَھَشَتْ اَعْضَاءُنَا فرمایا لَوْ خَرَجْتُمْ اِلَی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ فَشَرِبْتُمْ
مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا عَمَدُوْا اِلَی الرُّعَاۃِ وَقَتَلُوْھُمْ
وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَحَارَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰثَارِھِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ
وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ وَاَلْقَاھُمْ فِی الشَّمْسِ حَتّٰی مَاتُوْا اور طبیبون کے جو محقق ہین

وہ متفق ہین اس بات پر کہ دودہ لقاح اور پیشاب جمال معتبر دوا ہی سمر خون کی

فصل زخم کی علاج مین چٹائی جلاکر حکم فرمایا اور احد کی

لڑائی کی دن رسول اللہ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا صلعم فاطمہ رضہ خون کو دہوتی تہین

اور حضرت علی مرتضی رضہ پانی گراتی تہی اور خون بند نہین ہوتا تہا فاطمہ نے

ایک ٹکڑا چٹائی کا اوٹہاکر جلایا اسکی خاک زخم پر رکہی اسی وقت خون بند

ہوگیا اور وہ بردی کی چٹائی تہی اُن شہرونمین اکثر بردی کی چٹائی ہوتے

ہے خون بند ہونیکی واسطی بردہ بہت تاثیر رکہتا ہی **فصل شہد اور**

محجم اور داغ کرنے کی فایدہ مین آنحضرت صلعم فرماتی شفا تین چیز مین

ہے ایک شہد کا شربت اور محجم سے کاٹنی مین اور داغ کرنے مین لیکن مین اپنی

امت کو منع کرتا ہون آگ سی داغ کرنے مین صحیح عالم لوگ کہتی ہین یہ حدیث

اشارہ ہی علاج کا سب مادہ کی مرض کے واسطی اسواسطی کہ مادہ کا مرض یا دموی

ہی یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہی علاج اسکا خون نکالنی سے

ہے اور اگر اسکی سوا تین قسم سے ہے علاج اسکا دست سی ہے سو شہد سی اشارہ

کیا مسہلون کی طرف اور محجم سے اشارہ کیا فصد اور سینگہی کی طرف اور آگ

سے داغ مین خبردار کیا اس بات پر کہ طبیب جب دوا کرنی سے عاجز ہووی آخر

الدواء الکی تو آخر دوا داغ دینا ہی اور ابو طیبہ نے جب آپکو سینگہی لگائی

تو مزدوری انکو دو صاع دینی کو فرمایا اور اسکی سرداروں سے فرمایا کہ خراج کم کردین

سو اسیطرح کیا اور فرمایا خیر ما تداویتم بہ الحجامۃ اور فرماتی معراج

کی رات کو کسی گروہ پر فرشتون کے مین نہین گزرتا تہا مگر کہتی یا محمد صلعم

مر امتک بالحجامۃ اور اسکا سبب یہ ہی کہ سینگی خون کو جلد ہی کے گرد سے

نکالتی ہے اور سیاری طبیب قایل ہین اس بات کی کہ گرم شہرونمین سینگہی

کبھو انا افضل ہے فصد سی اسو اسطی کہ ان لوگون کا خون تپلا رہتا ہی اور
پختہ اور گوشت سی ورپرا اتا ہی سینگھی لگانی سے ایسا نکل اتا ہی کہ فصد سے
نکلنا اور فصد اندر بدن کی واسطی نافع ہے اور صحیحین مین ہے کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم ثلثا واحدۃ علی کاھلہ واثنتین
علی الاخدعین وفی الصحیح انہ احتجم وھو محرم فی راسہ لصداع
کان بہ اور ابن ماجہ کی سنن مین ہے کہ جبرئیل آئے اور فرمایا سینگھی لگانیکو
گردن کی دونون رگون مین اور پیٹھہ مین سینے کی مقابل اور سنن ابی داود
مین ہے انہ احتجم فی ورکہ من وثی کان بہ **فصل داغ کرنی
کے بیان مین** ہرچند آنحضرت کو داغ ناپسند تہا اور امت کو منع فرماتے
لیکن ضرورت کی وقت داغنی الیکا طبیب کو بہیجا کہ ابی بن کعب کی فصد لے
اور گل دے اور جب سعد بن معاذ زخمی ہوئے ہاتہہ کی درمیان مین داغ دیا
ورم ہوا پہر داغ دیا اور سعد بن زرارکو سرخی پیشانی پر ہوئی تہی اسکے واسطے
داغ دیا اور جابر کو داغ دیا ہاتہہ کی درمیان یہہ حدیثین صحیح مین آئی ہین پہلی
بیان کیا کراہت کو منع فرمایا داغ کرنے سے اسکا جواب یہہ ہی کہ حدیثین داغ
کرنیکی چار قسم پر ہین بعضی دلالت کرتی ہین کرنے پر اور بعضی اسپر دلالت کرتی ہین
کہ پسند نہ تہا اور بعضی دلالت کرتی ہین مدح اور تعریف پر اسکی چہوڑنی کی اور
بعضی مین منع ہے لیکن فعل دلالت کرتا ہے جایز ہونے پر اور پسند نہونا منع
پر نہین دلالت کرتا اور لیکن ثنا اور مدح کرنا ترک کا افضل اور اولی ہونے پر اسکے
ترک کی دلالت کرتا ہی اور لیکن منع اس بات سی ہے کہ کچھہ ضرورت بیماری کی
نہین ہے اور داغ کری یا یہہ کہ اسکی ایسی حاجت نہین لیکن اگر مرض کے پیدا ہونی
کا خوف ہو یا بیماری کے اچہا ہونے کی واسطی ہو تو مضایقہ نہین تو اب حدیثون

میں تمارض ہو ۔ فصل عرق النسا کے علاج میں انس
نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دَوَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ اَلْیَۃُ شَاۃٍ
اَعْرَابِیَّۃٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ تُشْرَبُ عَلَی الرِّیْقِ فِیْ
کُلِّ یَوْمٍ جُزْءٌ یہہ مرض غلیظ مادے کے سبب پیدا ہوتا ہے یا خشکی مزاج سے اور
نکالنے اور دست لانیکا محتاج ہے اور بکری کی دنبے میں یہہ دونوں خاصیتیں موجود
ہیں پکاتا ہے خوب ہی اور مواد کو بھی خوب نکالتا ہے اسواسطے اسکا علاج فرمایا
اور گانوں کی بکری جو فرمائی اسکی وجہ یہہ ہے کہ چھوٹی اور بہتر ہے سید ابن حجر
نے کہا سے ہیں شیح اور قیصوم ان سب کی خاصیت اسمیں موجود ہے فصل
علاج میں مزاج کی خشکی کے مزاج کی خشکی کا علاج تلیین سے کرتے
اور دست آنے کے واسطے سنا دیتے اسماء عمیس کی بیٹی سے پوچھا بِمَا کُنْتِ تَسْتَمْشِیْنَ
قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ ثُمَّ قَالَتْ تَسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ
لَوْ کَانَ شَیْءٌ یَشْفِیْ مِنَ الْمَوْتِ کَانَ السَّنَاءُ اور فرمایا عَلَیْکُمْ بِالسَّنَا
وَالسَّنُّوْتِ فَاِنَّ فِیْهِمَا شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ اور سنوت کے
معنی میں آٹھ قول ہیں ایک تو یہہ کہ شہد ہی اور دوسرے رب اور وہ گھی
کہ تیل کے باسن سے جو گاد نکالتے ہیں تیل ملا ہوا تیسرے ایک دانہ ہی زیرہ کی طرح
لیکن وہ زیرہ نہیں ہے چوتھے زیرہ کرمانی پانچوین رازیانج ہی چھٹے شبت ساتوین
خرما آٹھوین وہ شہد جو تیل کے باسنوں میں ہے اور یہہ قیاس صحیح ہے اور قریب ہے
کہ سنا کوٹی ہوئی سنوت ملی ہو وہ کیا چیز ہے کہ شہد تیل سے ملا ہوا ہے
کے واسطے بہت بہتر اور قوی ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُمْ
بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ سعوط ایک دوا ہے کہ اسکو ناک
کی راہ سے دماغ میں ٹپکا دیں اور لدود ایک دوا ہے کہ حلق کی راہ سے چلا دیں

اور ریشمی دواہی سہل کی **فصل خارش کی دوا مین** جو خارش کہ قمل
کے غلبہ سے ہوتی ہے ابریشمی کرتا پہنانا ہے انس بن مالک نے کہا عبد الرحمن بن
عوف اور زبیر بن العوام رضا کو خارش ہوئی اور اسنے انکو تکلیف ہوئی اور انکو
رخصت دی کرتا ابریشمی پہننے کی اور بعضی روایت مین صحیح مسلم کے آیا کہ انہون
نے بعضے لڑائی مین شکایت کی آنحضرت سے قمل کی کثرت کی تو انکو رخصت دے
ابریشمی کرتا پہننے کی اس حدیث مین دو باتین متعلق ہین ایک فقہ کی دوسری
طب کی حریر کا حرام ہونا تو مردونکو ثابت ہی مگر کسی حاجت یا مصلحت کو ترجیح ہو
اور لیکن طبی بات یہہ ہی کہ ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے اسکو جو مرض یابس سوداوی
سے ہو اسواسطے کہ ریشمی دوای حیوانی ہے اور اسکا خاصہ دل کو قوت دماغ کو فرحت
دیتا ہی اور دفعیہ کرنا غلبہ سوداکا اور ان امراض کا جو غلبہ سوداکی سبب سے پیدا
ہوتے ہین اور وہ گرم تر ہے اور بعضی کہتی ہین وہ معتدل ہے اور اسمین کوئی خیر
غشاک یابس نہین ہے ہلکہ اور جرب کو ضرور نفع کریگا اور نرمی کی سبب قمل اسمین
رہ نہین سکتا **فصل ذات الجنب کی دوا مین** قسط بحری کی استعمال
کو فرماتی اور جامع ترمذی مین ہے زید بن ارقم سے ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال تداووا من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت وفی
حدیث اخر القسط البحری ہو العود الہندی سو ذات الجنب دو قسم پر
ہے حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی تو ایک ورم ہی کہ پردہ میں جو پسلیونکے درمیان ہے
پیدا ہوتا ہی اور غیر حقیقی ایک درد ہی کہ پہلو کی طرف پیدا ہوتا ہی اور یہہ دوا
اس قسم کی واسطے ہے کیونکہ قسط ہندی کو جب اچھی طرح پیس مین اور تیل کے
ساتھہ ملا دیوین اور اسجگہ ملین یا تھوڑے دن اسی کہا وین اس مادہ کو تحلیل
کرتا ہے اور باطن کے عضو کو قوت دیتا ہے اور سدون کو کہولتا ہی اور

حقیقی قسم جو ہی اگر اسکا مادہ طبعی ہو تو بھی ان دونون علاجون سے فایدہ ہوتا ہے خصوصًا جب مرض کا زور کم ہوا اور جب پیغمبر خدا بیمار ہوئے گھر کی عورتین اور خادم اور بیماردار ڈر گئے تا کہ آپکو ذات الجنب کی سبب خشکی ہے اور آپکو غش ہو گیا لدود انکے منہ مین دیا ہر چند اشارہ فرمایا کہ نہ دو لوگون نے جانا کہ بیمارونکی عادت ہوتی ہے کہ دوا کو منع کرتے ہین اسی سبب سے منع فرمایا ہی جب افاقہ ہوا فرمایا ان سب کے حلق مین یہ سا رنج والا دین لوگون نے کہا کہ ہمنے یہ معلوم کیا کہ آپ جو منع کرتے ہین اسواسطے ہے کہ دوا اچھی نہین معلوم ہوتی اور ہمکو خوف ذات الجنب کا ہوا فرمایا اللہ مجھکو اس بلا مین گرفتار نکریگا اور حدیث کی عبارت یون ہے اِنَّہٗ اِشْتَدَّ بِہٖ مَرَضُہٗ وَکَانَ عِنْدَہٗ نِسَاؤُہٗ وَالْعَبَّاسُ وَاُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ تَشَاوَرُوا فِیْ لَدِّہٖ فَلَدُّوْہُ وَھُوَ مَغْمُوْرٌ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ مَنْ فَعَلَ بِیْ ھٰذَا مِنْ عَمَلِ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَۃِ یُشِیْرُ بِہٖ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَاَسْمَاءَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بِکَ ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ فَبِمَا لَدَدْتُمُوْنِیْ قَالُوْا بِالْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ وَشَیْءٍ مِنْ وَرْسٍ وَقَطَرَاتٍ مِنْ زَیْتٍ فَقَالَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَقْذِفَنِیْ بِذٰلِکَ الدَّاءِ ثُمَّ قَالَ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمِّی الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْکُمْ

فصل سر کے درد کی علاج مین

آنحضرت صلعم کو درد سر جب ہوتا مہندی اپنے سر مبارک پر رکھتے اور فرماتے کہ صداع کو یہ فایدہ کرتی ہے فِیْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صُدِعَ غَلَّفَ رَاْسَہٗ بِالْحِنَّاءِ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ نَافِعٌ بِاِذْنِ اللّٰہِ مِنَ الصُّدَاعِ اور یہ علاج اوس صداع کی واسطے نافع ہی جو بادی ہو

حرارت کی سبب پیدا ہوا سکی واسطی مہندی فایدہ کرتی ہے خصوصاً جب کوٹکر
سرکہ کی ساتھ ملاوین اور پیشانی مین لگاوین اور سنن ابی داود مین ہے انّ
رسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَكَى اِلَيْهِ اَحَدٌ وَجَعًا فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا
قَالَ لَهٗ اِحْتَجِمْ وَلَا شَكَى اَحَدٌ وَجَعًا فِيْ بَطْنِهٖ اِلَّا قَالَ لَهٗ اخْتَضِبْ بِالْحِنَّاءِ
اور جامع ترمذی مین ہے عَنْ اُمِّ رَافِعٍ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيْبُ النَّبِيَّ قَرْحَةٌ وَّ
لَا شَوْكَةٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ **فصل کہانی اور پینے مین بیمار**
کے فرمانی کہ بیمار کو زبردستی نکرو کہانی اور پینی مین اسواسطی کہ خدای تعالی
انکو کہانا پانی دیتا ہی عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَفَعَهٗ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ
عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ اور اس حدیث کی حکمت
ظاہر ہے اسواسطی کہ طبیعت بیمار کی مادہ کی پکانی اور نکالنی کی طرف مصروف رہی اور
جب زور سی کہانا کہلایا اور پانی پلایا تو طبیعت اپنی فعل سے باز رہی اور کہانی
پانی کے ہضم کی طرف مشغول ہوگی اور مادہ کچا رہیگا اور مرض زور پکڑیگا تو ایسی
کہانا ندینا چاہیئی سوای لطیف چیزون کی جو شربت اور غذا کی قسم سی ہون اور جنسے
قوت حاصل ہو اور طبیعت اسکی طرف مشغول نہو جسطرح اچھا شربت دینا اور
شوربا مرغ کا اور قوت کو اوٹھاتا ہی عنبر کی خوشبو سنگھانا اور خوشی کی خبر سنانا
فصل عذرہ کی علاج مین لڑکون کے حلق مین ایک زخم پیدا ہوتا
ہے جوش سے خون کے اسکو عذرہ کہتی ہین اسکا علاج عود ہندی سے فرمانی اور
بعضی دائین جیسی لڑکی کے تالو کو انگوٹھی سے چیر کے خون نکالتی ہین اسکو منع
فرمایا خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ
بِالْغَمْزِ فِي الْعُذْرَةِ اور مسند مین امام احمد کی ہے دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلعم
عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا صَبِيٌّ يَسِيْلُ مَنْخِرَاهُ دَمًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا

هِندِیًّا نَجعَلُهُ بِمَاءٍ ثُمَّ نَسْعِطُهُ اِیَّاهُ فَاَمَرَتْ عَائِشَةُ رض فَصُنِعَ
ذٰلِکَ بِالصَّبِیِّ فَبَرَءَ اور مراد اسکا خون ہی ہے کہ اسپر بلغم غالب تھا علاج قسط
مناسب تھا کیونکہ قسط مجفف اور مقوی بدن ہے اور سعوط اوسی کہتی ہین کہ
دواکو پانی کے ساتھہ ملاکر دماغ مین ڈالے اور سر اسکا نیچا رہے دیتی وقت اور
جب دوا دماغ کو پہونچی گی بیماری کو چھینک کے ساتھہ نکالیگی اور پیغمبر خدا نی ناک
مین پانی کے ساتھہ دوا دینی کی تعریف کی ہے اور آپ ہی کیا ہے **فصل دل**
کے درد کی دوا مین جو دل کے درد کی شکایت کری اسکو مفود کہتی ہین
اسواسطی کہ اوسکی فواد مین درد پہونچا ہی مدینہ کے خرما سی اسکی دوا کری اور سنن
ابی داود مین ثابت ہی عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی رَسُولُ اللّٰہِ
صلعم یَعُودُنِی فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَھَا عَلٰی فُؤَادِی
وَقَالَ اِنَّکَ رَجُلٌ مَفْؤُدٌ فَاْتِ حَارِثَ بْنِ کَلَدَۃَ مِنْ ثَقِیْفٍ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ
یَتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَجَاْھُنَّ بِنَوَاھُنَّ ثُمَّ
لِیَلُدَّکَ بِھِنَّ اور خرما مین عجیب خاصیت ہی اس مرض کے واسطے اور سات کی شمار
کرنے مین بہید اسرار ہی کہ وحی سی معلوم ہوتا ہی اور فرمایا کہ جو صبح کو سات خرما عجوہ
عالیہ کی قسم سی مدینہ کی کہاوی اسدن نہ زہر اور نہ سحر اسپر کام نہین کریگا اور فرمایا
عجوہ عالیہ شفا ہی بیماریون کی اور صبح کی تریاق ہے اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً
مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَاَنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ اور دوا فایدہ جب کرتی ہے کہ اسکو
اعتقاد سی کہاوی کہ طبیعت اسکو قبول کری اور مدد کری دفع کرنے پر مرض کے
چنانچہ اکثر دیکھا ہے بڑے لوگ ہر بیماری کی دوا اکل پانی سے کرتے ہین اور ہر مرض مین

شہد کی ساتھ دیتی اور برکت سے حسن اعتقاد کی وہ مرض رفع ہو جاتا **فصل**

بیماروں کی پرہیز میں بیماروں کو پرہیز کی واسطے فرمائی اور [illegible]

کو منع فرمائی اور اصل پرہیز قرآن سے ثابت ہے وَاِنْ کُنْتُمْ مَرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ

اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَائِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً

فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا مریض کو پانی کے استعمال سے پرہیز فرمایا اور ام المنذر

روایت کرتی ہے دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَعَلِیٌّ

نَاقِہٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَۃٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاْکُلُ مِنْھَا

وَقَامَ عَلِیٌّ یَاْکُلُ مِنْھَا فَطَفِقَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ اِنَّکَ نَاقِہٌ حَتّٰی

کَفَّ قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِیْرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

لِعَلِیٍّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَنْفَعُ لَکَ وَیُرْوٰی مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ

اَوْفَقُ لَکَ وَعَنْ صُھَیْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ وَبَیْنَ یَدَیْہِ خُبْزٌ وَتَمْرٌ

فَقَالَ اُدْنُ فَاَخَذْتُ تَمْرًا فَاَکَلْتُ فَقَالَ اَتَاْکُلُ تَمْرًا وَبِکَ رَمَدٌ فَقُلْتُ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمْضَغُ مِنَ النَّاحِیَۃِ الْاُخْرٰی فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدَہٗ حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَحْمِیْ اَحَدُکُمْ مَرِیْضَہٗ

عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اور لیکن حدیثیں مشہور جو عوام کی زبان پر جاری ہیں

اور انمیں سے ایک یہہ کہ اَلْحِمْیَۃُ رَاْسُ کُلِّ دَوَاءٍ وَالْمِعْدَۃُ بَیْتُ کُلِّ دَاءٍ وَ

عَوِّدُوْا کُلَّ جِسْمٍ مَا اعْتَادَ قریب درجۂ موضوع ہی اور صحت کو یوں پہونچا

کہ کلام حارث بن کلدہ کا ہی اور دوسرے حدیث میں آیا ہی اِنَّ الْمِعْدَۃَ حَوْضُ

الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَیْھَا وَارِدَۃٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَۃُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ

بِالصِّحَّۃِ وَاِذَا سَقِمَتِ الْمِعْدَۃُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ **فصل**

آنکھوں کی درد کی دوا میں انحضرت اسکی دوا ایثمینا اور آرام اور [illegible]

اور لعنت فرمائی اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے آنکھیں دکھنی میں کھجور سے منع فرمائیں اور جب کسی مومنوں کی مائی آنکھیں دکھتی انسے نزدیکی نکرتے جبتک شفا ہوتی **فصل علاج میں خدر کی** عذرین کلی ہنڈسی پانی سے فرماتی ایک گروہ راہ سی ایک درخت کی پاس پہونچا اور نادانی سی اسمین سے کہا یا اسی جگہ گر پڑی اور حس و حرکت سی معذور ہو گئی پیغمبر خدا نے فرمایا قَرِّسُوا الْمَاءَ فِی الشِّنَانِ وَصُبُّوا عَلَیْہِمْ فِیمَا بَیْنَ الْأَذَانَیْنِ یعنی سرد کرو پانی کو مشکوں میں اور بہاؤ انپر دو اذان بیچ یعنی فجر کی اذان اور اقامت کی درمیان اور یہہ افضل علاج ہے **فصل اسکی بیان میں** کہ اگر کہانے میں مکہی پڑجاوی تو اسکو کس طرح دور کرے فرماتی مکہی کو اچھی طرح اس کہانی اور پینے میں غوطہ دی اسواسطے کہ ایک پر میں اسکے زہر ہی اور دوسرے میں تریاک اور مکہی زہر دار پر کو آگی رکہتی ہے ابو ہریرہ روایت کرتے ہین اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْہُ فَاِنَّ فِی اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً اور روایت میں ابی سعید خدری کی ہے فَامْقُلُوْہُ فَاِنَّہٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ اور حدیث میں دو باتیں ہیں ایک فقہ کی ایک طب کی فقہ کی جو ہی سوالات کرتی ہے اس بات پر کہ مکہی اگر پانی یا کسی پتلی چیز میں پڑے اور مرجاوے تو اسکو نجس نکریگی اور یہہ قول سارے عالموں کا ہی اور طبی یہہ ہے کہ چیز کی ضرر کا دفع کرنا اسکی ضد سی چاہیے اسواسطے کہ جب مکہی کہانے پینے کی چیز میں پڑے چاہیے کہ اسکی ضرر کو جو اسکے پر میں زہر ہے دفع کری اور جو مادہ زہر کا ہی اسکو مادہ تریاق کے ساتھہ مقابل کری **فصل** ثرات میں ذریرہ یعنی چراہتہ سی **علاج کرنے** بثرو عبارت ہے ہر اخراج سی کہ تیز مادہ سے جو ظاہر بدن پر نکلتا ہے اور ذریرہ ایک ہندی دوا ہے کہ قصب الذریرہ سے نکلتی ہے عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلعم قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ وَقَدْ خَرَجَ

فِی اَصْبَعِیْ بَثْرَۃٌ فَقَالَ عِنْدَكِ ذَرِیْرَۃٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ضَعِیْهَا وَقُوْلِی اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْکَبِیْرِ وَمُکَبِّرَ الصَّغِیْرِ صَغِّرْ مَا بِیْ اور اگر کسیکو ورم ہونا حکم فرمائے اسکی چیرنی کا عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم عَلٰی رَجُلٍ یَعُوْدُهٗ بِظَهْرِهٖ وَرَمٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ مِدَّۃٌ قَالَ بُطُّوْا عَنْهُ قَالَ عَلِیٌّ فَمَا بَرِحْتُ عَنْهُ حَتّٰی بُطَّتْ وَالنَّبِیُّ صلعم شَاهِدٌ اور ایکبار ایک شخص کے پیٹ پر ورم تھا طبیب کو فرمایا کہ اسکو چیری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ هَلْ یَنْفَعُ الطِّبُّ فرمایا اَلَّذِیْ اَنْزَلَ الدَّاءَ اَنْزَلَ الشِّفَاءَ

فصل بیمار کے خوش کرنے کی بیانمین

فرماتے کہ بیمار کی سامنی ایسی بات کرو جسمین خوش ہو اور غم اس سے دور ہو ابو سعید خدری نے روایت کی اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا فِی الْاَجَلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَهُوَ یُطَیِّبُ نَفْسَ الْمَرِیْضِ اور غم اور رنج کا علاج تلبینہ سے فرماتی اور وہ پتلا پکتا ہی جو کو کوٹ کر بنائی ہیں بشرطیکہ اچھی طرح کا پکا ہوا ہو وہ پتلا دودہ کا سا ہوتا ہی سیوطی اسکو تلبینہ کہتی ہین اور اسکو حکم ماء الشعیر کا ہی کہ عمدہ واہی اکثر بیماریوں کی عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّهَا کَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ مِنْ اَهْلِهَا اجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلٰی اَهْلِهِنَّ اَمَرَتْ بِبُرْمَۃٍ تَلْبِیْنَۃٍ فَطُبِخَتْ وَصَنَعَتْ ثَرِیْدًا ثُمَّ صُبَّتِ التَّلْبِیْنَۃُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَتْ کُلُوْا مِنْهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ الْمَرِیْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ اور دوسری حدیث مین آیا ہی عَلَیْکُمْ بِالْبَغِیْضِ النَّافِعِ التَّلْبِیْنِ اور عائشہ کی حدیث مین بہی ثابت ہی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص اِذَا قِیْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا وَجِعٌ لَا یَطْعَمُ الطَّعَامَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالتَّلْبِیْنَۃِ فَحَسُّوْهُ اِیَّاهَا وَکَانَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا تَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِکُمْ

كَمَا تَنْسَلُّ لِحَالِكُمْ وَتَجِيْهَا مِنَ الْوَنِيْحِ **فصل دوا مین زہر کی خیبر مین**

ایک عورت بکری کو بھونکر زہر ملاکر رسول خدا کی پاس لائی اوسی کھانے لگی بکری نے آواز دی کہ اس سے زیادہ مجھہ مین سے نکہاو کہ مجھہ مین زہر ملا ہی اس عورت کو بلا یا اور فرمایا کسو اسطی تو نے ایسی حرکت کی بولی اگر تو پیغمبر ہے تو تیرا کچھہ نقصان نہوگا اسکی بعد سینگھی لگائی دونوں مونڈھوں کے درمیان تین جگہ اور حکم فرمایا دوسرونکو کہ سینگھی لگاوین اسکی تین برس کے بعد آپنی وفات کی اور ہر سال فرماتی کہ ہمیشہ تکلیف اس کہانیکی جو خیبر مین پاتا ہون یہانتک کہ وفات کا سال پہونچا فرمایا مَا زَالَتْ أَجِدُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ مِنَ الشَّاةِ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى كَانَ هٰذَا أَوَانَ انْقِطَاعِ الْأَبْهَرِ مِنِّي فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ شَهِيْدًا آدمی زہر کی دوا دو طرح پر ہی ایک تو استفراغ دوسری وہ دوا جو زہر کو توڑتی ہے اور جو دوا نیاری تو چاہئے کہ استفراغ مین جلدی کری اور بہتر استفراغ سینگھی ہے **فصل جادو کی علاج مین** جب یہودنے جادو کیا اور آنحضرت بیمار ہوئے تو فرمایا کہ ہماری سر مین سینگھی لگا دو اور جو شخص کہ دین و ایمان نہین کہتا ہی وہ اس علاج سی انکار کرتا ہی و جالینوس اور ارسطاطالیس جو کافر تھی ایسا علاج اگر کرتے تو انکار نکرتے مادہ سحر کا سر مبارک مین ایسا اثر کر گیا تہا کہ جو کام نہین کیا تہا معلوم ہوتا تہا کہ کیا ہی اور یہ سحر کا تصرف ہی وجود مین دوسری مادہ مین یہانتک کہ مادہ اندر سی طبع کی طرف غلبہ کیا اور مزاج انکا اصلی طبیعت سے پہرا اسواسطی کہ سحر جو کہ مرکب ہے روح خبیث کی تاثیر سی اور انفعال سے قوی طبیعیہ کے اور استعمال سینگھی کا اس محل مین کہ سحر کا ضرر پہونچا ہو نہایت حکمت و بہت مناسب علاج ہی اور بڑی فایدہ کی علاجون مین سے سحر کی خدا کی دوا ہے آیتین و دعائین جو کہ سحر کو باطل کر دیتی ہین اور جتنی تاثیر قوی ہوگی سحر جلدی باطل ہوگا خصوصا جیسے وہ نازل ہوا اسا سحر

باطل ہوگیا **فصل بدن کے علاج میں** کبھی بنا علاج قی سے فرمائی عن
معدان عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاء فتوضأ فلقیت
ثوبان فذکرت لہ فقال صدق انا صببت لہ وضوءہ اور پانچ استفراغ
سی جو سہل قسم ہے استفراغ کی ایک قی ہے دوسری پانچ کون کون ہین مسہل اور قی اور
خون نکالنا اور بخار نکالنا اور عرق نکالنا اور سنت پانچون قسمین ہین **فصل**
اگر کوئی علاج کرتا اور طب نجانتا اسکو ضامن فرمائی عن عمرو بن العاص
یرفعہ من تطبب ولم یعلم منہ الطب قبل ذلک فھو ضامن اور عالمون
کو اسمین اختلاف نہین کہ جو نادان علاج کرے اور بیمار ہلاک ہوجاوے اسپر ضمان دینا
لازم ہوگا اور دو طبیب اگر ہوتے اشارہ فرمائی دوا کرنیکو اسکو جو زیادہ حاذق ہوتا
امام مالک نے موطا مین روایت کیا زید بن اسلم سے ان رجلا فی زمن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرح فاحتقن الدم وان الرجل دعا رجلین
من بنی انمار فنظرا الیہ فزعم ان رسول اللہ قال لھما ایکما اطب
فقالا او فی الطب خیر یا رسول اللہ فقال انزل الدواء الذی
انزل الداء **فصل پرہیز مین اہل امراض متعدیہ سے** آنحضرت
پرہیز فرماتی اون لوگون کے ساتھ بیٹھنے سے جنکو ایسی بیماری ہوتی جو دوسرے
کو اثر کرتی ہے چنانچہ ابوہریرہ نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا فر من المجذوم
کما تفر من الاسد اور جابر کی حدیث ہی انہ کان فی وفد ثقیف رجل
مجذوم فقال لہ انا بایعناک فارجع اور حدیث مین ابن عباس کے ہے لا تدیموا
النظر الی المجذومین اور دوسری حدیث مین آیا ہی المجذوم بینک و
بینہ قید رمح او رمحین جذام ایک مرض خبیث ہی کہ سودا کی پھیلنے سے
تمام بدن مین پیدا ہوتا ہی اور بدن کا مزاج تباہ ہوجاتا ہی اور بدن کی شکل اور

اسکی ہیبت متغیر ہوئی تہی اور دوسری حدیثون مین آیا کہ مجذوم کے ساتہہ
کہانا کہایا اور اوسکے ہاتہہ کو پیالی مین اپنے رکہدیا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً
بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ اور دوسری حدیث مین آیا ہے لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ اسکا علما
لوگ جواب دیتی ہین کہ احتراز کا حکم اسے اسواسطے فرمایا کہ اگر کسیکو وہ مرض ہوجاوے تو
نہ جانے کہ حدوث اسی سے ہے اور بعضی جواب دیتی ہین کہ مجذوم سے پرہیز کا حکم بطریق استحباب
کے ہی اور اولیٰ نہین ہے اور مجذوم کی ساتہہ کہانا جو اونکی بیان کی واسطی ہے اور اس
کے تہانے کے واسطی کہ حرام نہین اور بعضی جواب دیتے ہین کہ خطاب ہر ایک کے واسطی برابر
نہین ہے بلکہ ہر قوم کی لائق اسکو خطاب کیا سو جسکو قوت ایمانی اور توکل زیادہ ہو
اسکو انکے ساتہہ ملنے اور بیٹہنے مین ضرر نہین اسواسطے کہ قوت ایمانی عدوی کو دفع کرتی
ہے لیکن جو لوگ ضعیف الایمان ہین انکو احتیاط فرمایا آپ بہی دونون صورتون پر عمل
فرمایا کہ اسکی اقتدا لوگ کرین قوی توکل کے طریقہ پر اور ضعیف پرہیز کی طریقہ
پر

فصل دوا مین حرام چیز سی

حرام چیز کو دوا مین استعمال کرنے سے منع
فرمانی ابو داؤد روایت کرتا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اِنَّ اللهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ
وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِالْمُحَرَّمِ اور ابن مسعود سے روایت ہے
اِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اور طارق جعفی نے سوال کیا
شراب بنانے سے حضرت نے منع فرمایا اسنے کہا کہ دوا کی واسطی مین بنایا چاہتا ہون فرمایا
لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ اور دوسرے ایک لفظ مین سنن ابی داؤد اور ترمذی کے
ہے عَنْ طَارِقٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا فَنَشْرَبُ
مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهُ قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِىْ لِلْمَرِيْضِ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ
وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ اور سنن نسائی مین روایت ہی کہ ایک طبیب نے ذکر کیا کہ دوا مین ضفدع
پڑتا ہے اسکو منع فرمایا کہ ضفدع کو مارنے نہ پاوے اور دوسری حدیث مین ثابت ہوا ہے

وَالنَّفْسِ اللَّعِیْنِ وَالْحُمَّةِ کُلِّ ذِیْ حُمَّۃٍ اور پڑھا جاوے سورہ فاتحہ پڑھنا بھی درست و بہتر

پڑھنا اور آیت الکرسی و غیرہ کی دعائیں کہ حدیث صحیح میں ثابت ہوا ہے میں دیکھ

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ

اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَءَ وَذَرَءَ

وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِی

الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ

طَوَارِقِ اللَّیْلِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ **ترجمہ** پناہ مانگتا ہوں ساتھ

باتوں اسکی جو پوری ہیں جن سے بڑھ نہیں سکتا کوئی نیک اور بد اور ساتھ ناموں اسکی اچھی

کے کہ میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا بدی سے اس چیز کی جو بنایا اور بدی سے اس چیز

کی جو اترتی آسمان سے اور بدی سے اس چیز کی جو چڑھتی ہے آسمان اور بدی سے اس چیز

کی جو اندر زمین کے ہے اور بدی سے اس چیز کی جو نکلتی ہے اس سے اور بدی سے رات کی

فسادوں کی اور دن کی اور بدی سے اندھیری رات میں چلنے والی کی مگر وہ چلنے والا جو

چلتا ہے نیکی کو اے بڑی رحم والے اور اسمیں سے یہ ہے کہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور

اسمیں سے یہ ہے اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ

اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا یُهْزَمُ

جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اور اسمیں سے یہ ہے اَعُوْذُ

بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ

مَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ لَا اُطِیْقُ

شَرَّهٗ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

مُسْتَقِيْمٍ اور یہ بھی ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور انہیں سے یہ ہے تَحَصَّنْتُ بِالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلٰهِیْ وَاِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمٰى حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ جو شخص ان دعاؤں کو تجربہ کرے اوسکو عظمت اور قدرت اسکی معلوم ہوگی اور انہیں سے حضرت جبرائیل ع کا افسون ہے کہ پیغمبر خدا ص کو جھاڑا تھا اور صحیح مسلم میں ثابت ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ **ترجمہ** اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں تجھکو ہر ایک چیز سے جو ایذا دے تجھکو اور شر سے ہر ایک بد نظری کی اور نظر سے حاسد کی شفا دے تجھکو اللہ اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں تجھکو اور انہیں سے اس جنس کی یہی دعا ہے کہ نظر کو دور کرے یوں کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جو چاہے اللہ نہیں ہے زور اور قوت مگر اللہ کی ساتھ اور جسکی نظر لگی ہے وہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ تو بھی دور ہو جاوے اور اگلے لوگوں میں ایک گروہ نے روا رکھا ہے کہ آیات کو قرآن کی لکھ

جسپر نظر لگی اوسکو پلادی مجاہد کہتا ہی کہ لا بأس ان یکتب القرآن و یغسلہ و یسقیہ المریض آ۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت جننے سے عاجز ہو رہی تہی اوسکا یہ یاد دآیہ کہ قرآن مین سی فرمایا لکھکر پلادین آ۔ نظر بد کی ایک جہاڑ یہ ہی ہے کہ ابو عبد اللہ نباحی سے روایت ہے کہ کہا مین سفر مین تہا بہت بہتر اونٹ پر سوار اور ساتہہ کی لوگون مین ایک شخص تہا مشہور کہ اوسکی نظر جلد لگ جاتی تہی جسکو کہتا کہ یہہ چاہتی ہی پہر ہلاک ہو جاتی کسی نے ابو عبد اللہ نباحی سے کہا کہ اپنے اونٹ کو اسکے شر سی بچائیے ہو نباحی نے کہا اوسکا زور میرے اونٹ پر نہین چل سکتا نظر والیکو یہہ خبر پہونچی دہ اوس مین لگا ایک دن نباحی اپنے مقام سی کہین گیا اوسکے مقام پر آیا اور اوسکی اونٹ کی طرف نگاہ کی اونٹ بیتاب ہو گیا اور گر پڑا جیسے درخت جڑ سی اکہڑ کر پڑتا ہی یہہ خبر جب نباحی آیا تو اسکو لوگون نے پہونچائی کہ نظر لگانیوالے نے تیری عورت پر نظر لگائی اہنی کہا کہ ہمکو اوسکے پاس لیجاؤ جب آیا نظر لگانیوالیکو دیکہا کہا

بِسْمِ اللّٰهِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَحَجَرٌ يَابِسٌ وَشِهَابٌ قَابِسٌ رَدَدْتُ عَيْنَ الْعَائِنِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ فخرجت حدقة العائن وقامت الناقة لا بأس بها

فصل بیماری

بیماریون مین اور دردون مین ابن عباسی علاج کرتا اسکو ابو داؤد روایت کرتا ہی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من اشتکی منکم فلیقل ربنا اللّٰہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا حوبنا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع فیبرأ باذن اللّٰہ آ۔ صحیح مسلم مین ثابت ہی کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت بیمار تھے جبرئیل نے کہا بسم اللہ
أرقيك من كل داء يؤذيك ومن كل نفس وعين بسم الله أرقيك و
الله يشفيك اور وہ جو منع وارد ہوا ہے کہ لا رقية إلا في عين أو حمة مراد
یہ ہے کہ لا رقية أولى وأنفع منها في ذلك اور سب سے بڑا افسون سورہ فاتحہ
ہے پیغمبر خدا نے فرمایا يعني الدواء القرآن اور سورہ فاتحہ بڑی سورہ مین
قرآن کی ہے اور ساری قرآن کی معنی اسمین ہین آور ابی سعید خدری کی حدیث
صحیح مسلم مین آئی ہے کہ چند صحابی سفر مین گنوارون کی قوم مین جاکر اتری انہون
نے اترنے نہ دیا اتفاقا انکے ایک سردار کو سانپ نے کاٹا تب وہ لوگ آئے انکی پاس
جھاڑنے کو انہون نے کہا کہ تمنے ہمکو اترنے نہ دیا ہم تمکو نہ جھاڑینگے جبتک تم ہمکو مزدوری
اچھی طرح نہ دوگے تیس بکری پر چکا ایک شخص انمین سے گیا اور اسپر سورہ فاتحہ پڑھا
اسیوقت اچھا ہوا جب پیغمبر خدا کی پاس آئے آپ سے ذکر کیا فرمایا کہ تم کو کسنے خبر دی
کہ سورہ فاتحہ افسون ہے اچھا کیا بکریون کو بانٹو اور آپمین سے مجھکو بھی ایک حصہ
دو اور بچھو کے کاٹنے مین مسند مین ابی بکر ابی شیبہ کے بیٹی کی روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہ پیغمبر خدا نماز پڑھتے تھے ایک بچھو نے حضرت کی انگلی مین کاٹ لیا
جب نماز سے فراغت کی فرمایا لعن الله العقرب لا تدع نبيا ولا غيرها
بعد اسکے پانی کے باسن کو اور نمک کو منگوایا اور اوس انگلی کو نمک کی پانی مین رکھا
اور قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھنا شروع کیا جبتک کہ درد جاتا رہا اور سنن ابی داؤد
مین شفا عبد اللہ کی بیٹی سے روایت ہی کہ کہا دخل علي رسول الله ﷺ وأنا
عند حفصة فقال ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتها الكتابة
اور نملہ ریشہ ہی پہلو پر ظاہر ہوتا ہی اور نہایت بے رونق ہوتی ہی اور مریض کو معلوم ہوتا
ہے کہ اسجگہ چیونٹی پھرتی ہین اور شفا عبد اللہ کی بیٹی ہمیشہ کہ مین اس بیماری کی جھاڑ

جھاڑتی تھی جب آنحضرت کی ہجرت کی رسول اللہ کی پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ
مین جاہلیت مین نملہ کی جھاڑ جھاڑتی تھی مین چاہتی ہون کہ آپکو سناؤن پھر پایا
اور کہا بسم اللہ ضلت حتی تعود من افواہھا ولا تضر احدا اللھم
اکشف الباس رب الناس یہ دعا ایک لکڑی پر پڑہی اور اسکو پتھر پر رگڑی
پھر سرکہ مین اور زخم پر لگا دی اور باقی ساری ختم ہوگئی کی واسطی عائشہ روایت
کرتی ہین کان رسول اللہ صلعم اذا اشتکی الانسان او کانت بہ قرحۃ
او جرح قال باصبعہ ھکذا ووضع سفیان بن عیینۃ سبابتہ
علی الارض ثم رفعھا ثم قال بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا
یشفی سقیمنا باذن ربنا اور یہ علاج سہل آسان و نافع ہی اور مرکب طبیعی
اور اسی سے اسواسطی کہ خاک سرد خشک ہے اور رطوبت کو جذب کرتی ہے گہاؤ اور
زخم کی خصوصا مدینہ کی زمین اور ایک شخص آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بدن
مین بڑی درد ہی اور مین جب اسلام لایا ہون تب اتبک باقی ہے فرمایا کہ
ہاتھ رکھو جہان درد ہے اور تین بار کہو بسم اللہ اور سات بار کہو اعوذ بعزۃ اللہ
وقدرتہ من شر ما اجد وما احاذر اور مصیبتون کے دور ہونے اور اسکے
دفع ہونے کی واسطی فرمائی کہ جو کہی اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرا منھا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کی بعد اللہ اسکو اسکے بدلے اجر
عنایت فرمائیگا **فصل علاج مین غم وہم کی** فرمائی لا الہ الا اللہ
العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب
السموات والارض ورب العرش الکریم اور جامع ترمذی مین ہے کہ جب
کوئی سخت کام پیش آتا فرماتی یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور دوسری
حدیث مین ترمذی کی آیا ہی کہ جب کسی کام کے سبب آپکو کچھ فکر ہوتی تو آسمان

کی طرف نظر کرتے اور فرماتی سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور جب دعا میں کوشش کرتے
فرماتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اور فرماتے غمگین کی یہہ دعا ہی اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ
فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
اور اسماء عمیس کے بیٹی کو کہا کہ چند باتیں بتا دون کہ اسکو غم کے وقت تو کہا کرے
کہا ہان فرمایا کہہ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا سات بار اور فرمایا جس مخلوق
کو کچھہ غم یا مصیبت ہو اور یہہ کہی مقرر خلاص پاویگا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَ
اِبْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ
قَضَائُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ
کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ
عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ
حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ اور فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کی دعا مچھلی کے پیٹ
مین یہہ تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ جو مسلمان
اسکو کہیگا اسکی دعا ضرور مستجاب ہوگی ایک انصار کا نام ابوامامہ تہا پیغمبر خدا نے
دیکہا اسکو غیر وقت نماز کی مسجد مین فرمایا کہ مسجد مین اسوقت تو کیا کرتا ہی بولا
کہ بہت فکر اور دین بسیار مجہکو اس جگہہ لایا فرمایا تجہکو چند باتین بتلاؤن کہ
جب انکو تو پڑہے تیرا غم جاتا رہے اور تیرا دین ادا ہو جاوے اسنی کہا کیون نہین
یا رسول اللہ فرمایا جب صبح شام ہو تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ
وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ اسنی کہا ایسا ہی مینی کیا میری
فکر جاتی رہی اور میرا دین ادا ہو گیا اور فرمایا مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ
لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

اور مسند میں امام احمد کی ہے کہ جب آنحضرت پر کوئی کام مشکل پڑتا تو نماز سی پناہ
پکڑتے اور فرمایا کہ جہاد میں سعی کرو کہ ایک دروازہ ہے دروازوں میں سے جنت کی
اور ساری غم کو دفع کرتا ہے اور کبھی فرمایا کہ جسے غم اور مشکل بہت پڑے تو چاہئے
کہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اور یہ ایک گنج ہے بہشت کی گنجوں میں سے
اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ کسی نے دعا کی اور دعا میں کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ پیغمبر خدا نے فرمایا لَقَدْ دَعَا اللهَ
بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى اور
ڈرتے اور یہ خیال کے علاج میں فرماتے کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا
اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ
كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ
اَوْ اَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور آگ لگنے کے
دعا میں فرماتے کہ تکبیر کہیں

فصل عادت میں نبی صلعم کی کہانے اور پینے میں

فرماتے لَا آكُلُ مُتَّكِئًا اِنَّمَا اَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ
الْعَبْدُ وَاٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ اور منع فرمایا کہ کوئی اوندہا ہو کر کہانا کہاوے
اور کہانا تین انگلیوں سے کہاتے اور کبھی تنہا نہیں کہاتے اور کبھی مچھلی اور دودھ
ساتھ نہیں کہاتے اور نہ دودھ اور کہٹا اور نہ بہت گرم غذا اور نہ دو سرد غذا
اور نہ دو چیز لعاب دار اور نہ دو چیز قابض اور نہ دو مسہل اور نہ دو گاڑہی اور نہ دو مرخی
یعنی سست کرنے وال اور نہ دو مختلف اکٹھا کہاتے جیسے قابض ہے لو دست آور یا
ایک جلدی ہضم ہوتی ہے دوسرے دیر کر اور نہ بہونا اور پکا اور نہ باسی اور تازہ اور نہ
دودھ اور بیضہ اور نہ گوشت اور دودھ کہانا شدت گرمی کے وقت نہ کہاتے جب تک سرد

ہوتا اور رات کا کہانا صبح کو نہاتی اور جو کہانا بدبو ہو گیا ہی اسکا کہانا ثابت نہین
ہوا کہ کبھی کچھ تناول کیا ہو اور ایک غذا اگر ضرر کرتی ہو تو دوسری غذا سی اسکو دفع کرتی
جسطرح کہجور کو روغن سے اور رطب کو ککڑی سے اور کبھو جہلو کر اسکا پانی کہانیکی ہضم
کے واسطی پیتے اور حکم فرماتے کہ رات کو کہانا کہایا کرو اگرچہ ایک مٹہی کہجور ہو اور سونے
کو کہانے کی بعد منع فرمانی اور شہد کو پانی مین ملاکر پیتے اور شیر خرما مین فضل ہر شے
سب اہل علم کے نزدیک باتفاق مشہور ہے کہ قرآن مین بہی اسکی تعریف آئی ہے اسکو
سب شیرینیون سی زیادہ چاہکر کہاتی اور باسی پانی چاہکر پیتی تازہ پانی کی نسبت اسواسطے
جب باغ مین ابن التیہان کی آئے اور فرمانی اِنْ کَانَ عِنْدَکُمْ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ
وَاِلَّا کَرَعْنَا اور لیکن کرع سی مراد چاہتی پانا تہہ سے یا جس حالت مین کہ منہ ڈالکر پہلی
ضرورت باعث ہوتی تہہ سی پینی کی اور بیٹہکر پانی پیتے اور منع کرتے کہ کوئی کہڑا ہوکر پانی
نہ پیئ اور فرمانی کہ جو بہول جاوی اور کہڑا ہوکر پانی پیئے چاہیئ کہ قے کر ڈالی لیکن حدیث
صحیح مین ثابت ہوا چنانچہ حج کی باب مین بیان کیا گیا کہ زمزم کا پانی کہڑے ہوکر
پیا بعضی کہتی ہین کہ اسنی منع کو منسوخ کیا اور بعضی کہتی ہین بیان ہے اس بات کا
کہ منع حرام کی واسطی نہین ہے بلکہ استحباب کے واسطی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ تعارض
کچھ نہین ہے اسواسطی کہ ضرورت کی لئی کہڑی ہوکر پیا اور باسن مین تین بار دم لیکر
پیتے اور فرمانی اِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَمْرَءُ وَاَبْرَءُ اور فرمانی غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ
فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَیْلَةً یَنْزِلُ فِیْہَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ
وَسِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا وَقَعَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الدَّاءِ اور منع فرماتے
کہ باسن مین جسجگہ سی ٹوٹا ہی اس جگہہ سی اس باسن مین پانی پیئے کو اور نرا دودہ
پیتے اور کبہی پانی کے ساتہہ ملاکر پیتے اور فرمانی کوئی چیز ایسی نہین کہ کہانی
اور پینی دونونکا کام اس سے نکلے دودہ کی سوا اور کہجور کو پانی مین ڈالتی ایک رات

اور کبھی رات اور کبھی تین رات دو دو کر روزے رکھتے اور جو تین رات دن خرچ ہو کر باقی بچتا غلام کو دیتے اور کبھی فرماتے یہاں

فصل مکان اور رہنے کی جگہ کی طرف

التفات نہ آنحضرت کو ہوتا نہ صحابہ کو ہوا اسلئے کہ اونکو معلوم تھا کہ ہلکی سفر میں ہیں اتنا مکان ہوتا کہ دہوپ اور شبنم سے بچیں اور جانور نہ آدمی اور لوگوں کی آنکھ سے پردہ ہو اور لیکن گل لوٹنا اور بلند اور وسیع یہہ سب کچھ نہ تھا

فصل سونے اور جاگنے کی تدبیر میں

اور سونے اور جاگنے کی تدبیر اعتدال کے ساتھ تھی اول شب کو خواب میں گذارتے اور تہائی رات کی جاگتے ہیں اور مسواک کرتے اور وضو کرتے اور تہجد جسطرح کہ ہمنے بیان کیا ادا کرتے بدن ہر عضو کو مقرر سونے سے بہر راحت اور ریاضت سے خوب لذت ہوتی بہت ثواب اور کمال عبادت کے ساتھ اور حاجت سے زیادہ نہ سوتے اور جتنی کہ حاجت ہوتی اوسسے روکتے نہیں اور جب سونیکا ارادہ کرتے تو داہنی پہلو پر سوتے اور برابر ذکر میں مشغول رہتے یہانتک کہ آنکھ لگ جاتی اور اونچا تو شک پر نہ سوتے اور زمین پر سوتے اور کبھی بستر تکیہ پر کبھی اور کبھی پلنگ پر

فصل حفظ صحت کے

واسطے خوشبو لگانیکا حکم فرماتے اور آپ بھی اکثر استعمال کرتے اور ایک برتن خاص تہا خوشبو اور عطر کے واسطے اسمیں سے خوشبو لیکر لگایا کرتے اور خوشبو کوئی دیتا تو پھیر نہ دیتے اور فرماتے اگر کوئی خوشبو دے تو رد نہ کرو اسواسطے کہ خوشبو اچھی چیز ہے اور اسکو گران نہیں احسان کی جہت سے نہ بوجہ اوٹھانے کی جہت اور مسند میں بزار کی ثابت ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَفْنَاءَکُمْ وَسَاحَاتِکُمْ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ یَجْمَعُوْنَ الْاَکْبَاءَ فِیْ دُوْرِھِمْ اور ثابت ہوا کہ فرمایا اِنَّ لِلّٰہِ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ وَاِنْ کَانَ لَہٗ طِیْبٌ اَنْ یَّمَسَّ مِنْہُ

فصل حفاظت صحت کی واسطے آنکھہ کی

کہ ہمیشہ سرمہ لگایا کریں سوتے وقت اور فرمائی کہ خوشبو سرمہ ہمیشہ رات کو آنکھہ مین لگاوین
سنن ابی داود مین ثابت ہوا ہی کہ امر فرمایا رسول اللہ صلعم نے بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ
وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ اور مروح وہ ہے کہ مشک سے خوشبو کرین اور سنن ابن ماجہ
مین وارد ہی کہ خَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ اور دوسری
روایت مین آیا ہی عَلَيْكَ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ مُنْبِتٌ لِلشَّعْرِ مُذْهِبَةٌ لِلْقَذٰى
مُصَفَّاةٌ لِلْبَصَرِ اور آنحضرت کی پاس ایک سرمہ دان تھا جب سرمہ لگاتی داہنی آنکھہ
مین تین بار لگاتی اور بائین مین دو بار اور شروع داہنی سی کرتی اور تمام بھی اوسی طرف
کرتی اور دو بار داہنی آنکھہ مین لگاتی پھر دو بار بائین مین پھر ایکبار داہنی آنکھہ مین اور
فرماتی مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ اور طاق مین دو قول ہین ایک یہہ کہ دونون مین طاق ہو
دوسری یہہ کہ داہنی آنکھہ مین تین بار اور بائین مین دو بار اور شروع اور تمام داہنی سی ہو
کہ داہنی کو تفضیل ہو **فصل قرض اور ادہار مین نبی صلعم کی عادت یہہ تھی کہ**
بہتر اور زیادہ اوس سے جو دیا تھا ادا کرتے اور اوسکو دعا کرتی اور فرماتی بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ
وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ ایکبار چالیس صاع کی اندازہ غلہ ایک
انصاری سی ادہار خریدا انصاری محتاج ہوا آیا اوسنی مطالبہ کیا فرمایا کہ کچھہ حاضر نہین ہے
انصاری نے چاہا کہ کچھہ بات کہی فرمایا کہ زبان کو سنبھالی رہہ اور خیر کی سوا کچھہ بات کہہ
کہ ادہار دینی والو مین اچھا مین ہون اسکو بعد چالیس صاع غلہ اسکو انعام کیا اور چالیس
صاع اسکا حق ادا کیا سب اسی صاع ہوا ایکدن ایک غریم آیا اور سخت تقاضا کیا عمر
بن الخطاب نے چاہا کہ اسکو ادب دیوین فرمایا کہ مَهْ يَا عُمَرُ كُنْتُ اَحْوَجَ اِلٰى اَنْ تَامُرَنِيْ
بِالْوَفَاءِ وَكَانَ اَحْوَجَ اِلٰى اَنْ تَامُرَهٗ بِالصَّبْرِ ایک یہودی آیا اور دین کا تقاضا
کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابھی تیری دین کا وعدہ نہین پہونچا ابھی تقاضا کرنی لگا صبر کر
کہ وعدہ کا وقت پہونچی یہودی نے کہا تم بنی عبد المطلب ہو جھوٹ کرنیکا تمہارا پیشہ ہے

صحابہ کو نہایت جوش آیا چاہا کہ اسکو ہلاک کر ڈالیں پیغمبر خدا نے سب کو تسکین دی اور
حلم کی ساتھ سمجھایا یہودی نے کہا سب علامتیں پیغمبری کی تم میں میں نے دیکھیں ایک
یہی باقی تھی وہ یہہ ہے کہ جتنا نبی کے ساتھ جہالت کرے اوسی زیادہ کرے اسکو حلم اور
عفو زیادہ تر ہو جاوے میں چاہتا تھا کہ اسکو بھی آزماؤں اب میں نے جانا کہ بیشک تم پیغمبر ہو اور
اسیوقت مسلمان ہوا **فصل ۲ راہ چلنے میں نبی صلعم کی** جب راہ میں چلتے تو
جلدی چلتے جیسے کوئی اونچی سے نیچی آتا ہے اور کبھی اسطرح چلتے کہ کوئی اپنی کو زمین
سے اوٹھاتا ہے اور یہہ چال دلاوروں کی ہے اور زندہ دلونکی اور معتدل چال ہے اور سستی کی
چلنے والا مردونکی چال چلتا ہے درست جیسے خشک لکڑی جاتی ہو یا طیش اور
گھبراہٹ کی ساتھ یہہ دونو طور برے ہیں یہہ دلیل ہے سبکی ضعف پر یا بیعقلی پر یا
بیہوشی اور مردہ دلی پر یا آہستہ چلتے اچھی حرکت کی ساتھ اور تھوڑی جلدی
کے ساتھ اور اس قسم کو مشی ہون کہتے ہیں عباد الرحمن الذین یمشون
علی الارض ھونا اور مفسرون نے اسکی تفسیر کی ہے کہ مراد تسکین اور وقار کے
ساتھ چلنا ہے جسمین کبر اور غرور نہو آنحضرت کا چلنا اسی قسم کا تھا اور باوجود اسکے
ایسی چال چلتے کہ اور بھی کوئی نیچی کو آتا ہے صلعم اور گویا زمین اسکی واسطے لپیٹی جاتی ہے
اور چلنے کی دس قسمیں ہیں تین یہہ اور چوتھی سعی پانچویں رمل چھٹی نسلان کہ
جلدی ہے ساتویں خوزلی کہ نرم چال ہے آٹھویں قہقری پیچھی کیطرف چلنے
کو کہتے ہیں نویں جمزی کودکی چلنا ہے دسویں تبختر کہ متکبرون کی چال ہے ان سب
میں بہتر اور افضل ہون ہے کہ پیغمبر خدا کی چال تھی آپ جب صحابہ کی ساتھ ہوتے تو انکو
آگی کرتے اور آپ انکی پیچھے چلتے اور فرماتے کہ پشت کو میری ملایکہ کی واسطے چھوڑ دو
دعوا ظھری للملائکۃ اور کبھی جوتی پہنکے چلتے اور کبھی بے جوتی پہنے چلتے ایک دفعہ
جنگ احد میں آپ کی انگلی کو پتھر کی چوٹ لگی اور خون جاری ہوا فرمایا ھل انت الا

إصبعٌ دَميتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ اور سفر میں سب صحابہ کے چلنے پر پیچھے

چلتے تا توانوں کو تقویت دیتے اور دعا کرتے اور پیادوں کو جو لوگ ہوتے انکو سوار کرتے اور کبھی

پیچھے بٹھا لیتے **فصل بات کرنے اور چپ رہنے اور ہنسنے اور رونے**

کے بیان میں نبی صلعم کی آنحضرت بات تفصیل کے ساتھہ بیان کرتے اور صاف کرکے

کرتے جاتے تھے کہ انکی بات گن لے تو گن سکتا اسطرح ملی ہوئی کہ کوئی گن نہ سکے اور ایسی سست

کر کے ٹھہر کر بات کرتے چنانچہ عائشہ رضی کہا مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا

وَلٰكِنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ اور کبھی ایک بات کو

تین بار پھر پھر کر فرماتے کہ کسیکو بھول نہ ہو وے اور اکثر اوقات چپ رہتے بات نہ کہتے مگر ضرورت

کے وقت اور بات بھر منہ اور کلہ پر کہتے اور بہت غافل بات نہیں کرتے اور نہ کھنکھنا کے اور

اکثر بات جامع بولتے اور لاایعنی بات میں زبان نہ کھولتے اور جو بات کہ وہ معلوم ہوتی تو

اثر اسکا آپکے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتا اور فحش بات ہرگز نہ فرماتے اور بہت نہ ہنستے

اور زیادہ ہنسنا انکا تبسم ہوتا اور بہت ہنستے تو چہرہ دانت دکھائی دیتے اور جو ہنسی کا محل

ہوتا تو ہنستے اور رونا بھی ہنسی ہی کی مثال معتدل ہوتا آنسو جاری ہو جاتے اور سینہ مبارک

سے آواز بھی ہوتی اور کبھی میت کی رحمت سے دیتی اور کبھی کسی پر شفقت کی راہ سے اور خدا کی خوف

سے اور کبھی قرآن سننے سے اور وہ رونا اشتیاق اور محبت و اجلال کا ہی اور کبھی تہجد کی نماز

میں روتے اور کہتے رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيهِمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ اور علما کہتے ہیں کہ رونا دس طرح کا ہوتا ہی خوشی کا رونا اور جزع

فزع کا رونا رحمت کا رونا رقت کی وقت خوف کا رونا دوستی اور محبت کا رونا غم

اور مصیبت کا رونا سستی اور ضعف و وحشت کا رونا نفاق کا رونا جھوٹا اور

مانگی کا رونا جیسے نوحہ کرنیوالونکا رونا ہی کہ مزدوری پر روتے پھرتے ہیں اور ساتھ کا

رونا جسطرح کہ لوگوں کو روتے ہوئے دیکھا اور اسکا کچھہ سبب معلوم نہیں آپ بھی رونے لگے

٢٠٥

اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی اور صحیح مسلم مین ہے کہ انس نے کہا کہ پیغمبر نے داڑھی
بال لبون کے لینے اور ناخن تراشنی کی مدت مقرر فرمائی کہ چالیس دن سے نگزری اور
لب کے بال لینے مین عالمونکو اختلاف ہے، امام مالک کہتے ہین کہ تمام تراشی کردونون
کنارے لب کے کمال جاہدین اور اتناکاٹی کہ سب جاتی رہین یا درحلق کرنا لب کے بالونکا بدعت
ہے اور جو ایسا کام کرتا ہے اسکو تنبیہ کرتے ہین طحاوی کہتا ہے اس بات مین شافعی سے ہمنے
نہین پایا لیکن انکے اصحابونکو دیکھا یعنی مزنی اور ربیع کو کہ احفا کرتے اور یہہ دلالت کرتا
ہے اسپر کہ انسے اخذ کیا لیکن امام ابوحنیفہ اور زفر اور ابویوسف اور محمد رح کا مذہب احفا
اور احفا سبلت کو کہتے ہین لیکن حدیث مین آیا ہے کہ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَارِبِہٖ
عَلَی السِّوَاکِ حدیث مین مغیرہ ابن شعبہ کی آیا وَکَانَ شَارِبُہٗ قَدْ وَفٰی فَقَالَ لَہٗ
اَقُصُّہٗ عَلَی السِّوَاکِ اور اس صورت مین احفا نہین ہوسکتا اور حدیث جو متفق علیہ
ہے کہ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ الخ صریح دال ہے تراشنی پر اور تراشنا
سبلت کے ساتھ ہو نہین سکتا طحاوی کہتا ہے جب تراشنا مستحب ہے سب کے نزدیک
حلق افضل ہے سر پر قیاس کرکی لیکن اس قیاس مین گفتگو ہے اسواسطی کہ حلق
مین لب کے بالونکی قباحت ظاہر ہے اور شکلہ کی قسم سے **فصل جہاد اور اسکی
آداب مین** جہاد ذروہ سنام ہے اسلام کا اور اسکی کرنیوالیکو دنیا اور آخرت مین
بڑا مرتبہ ملتا ہے نبی ﷺ کو ضرور سب سے زیادہ نصیب ہوا اور عادت انکی راہ چلنے
مین جہاد کی بہت ظاہر اور کامل تہی اور ساعت اور وقت انکا جہاد پر منحصر تہا
زبان سے بہی اور دل سے بہی اور دعوات اور بیان سے اور نیزہ اور تیر سے بہی یَا اَیُّہَا
النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
فَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَجَاہِدْہُمْ بِہٖ جِہَادًا کَبِیْرًا اور عالمون نے کہا ہے
جہاد کی چار مرتبے ہین جہاد نفس اور جہاد شیطان اور جہاد کفار اور جہاد منافقین

لیکن جہاد نفس کے چار مرتبہ ہین ایک سختی اوٹہانا دین حق کی تعلیم پر دوسرے عمل کرنا اسکا علم پر تیسرے دعوت دین تعلیم کی محنت دہانا چوتہی خلق کی ایذا کو اوٹہانا جو شخص کران چار مرتبونکو عمل مین لاوے اسکو عالم ملکوت مین آسمان کے عظیم کہتے ہین اور لیکن شیطان سے جہاد کے مرتبہ دو ہین ایک جہاد دفع کرنا شر کا جو ملہمین الشاہی ہین دوسرا جہاد اسکی دفع کرنی ہین جو ملہمین ارادی اور خواہشین الشاہی ہین اول کے دفع کا ہتیار یقین ہے اور دوسرے کی دفع کا ہتیار صبر ہے اور کفار اور منافقون سے جہاد کی چار مرتبے ہین قال اور زبان و مال اور جان سی اور جہاد ظالم کرنیوالون سے اور بدعت فعل کرنی والون سے اور بدعتیونسی تین طریق پر ہی اول ہاتہہ سی اور اگر یہہ نکر سکی تو زبان سے اور زبان سے بہی کر نسکی تو دل سے یہہ تیرہ مرتبے جہاد کی ہین جو ان سے بی نصیب ہوگا اسکی علامت نفاق کی ہوگی اور کامل تہی ان سب مرتبون مین پیغمبر خدا اسواسطی کہ جبسی نبی ہوئے وفات تک ہمیشہ جہاد مین تہی اور جن اور آدمی اور عرب اور عجم اور چہوٹے اور بڑی اور آزاد اور غلام اور نر اور مادہ کو حق کی دعوت کرتے تہی اور راہ رست دکہاتی اور شرک اور کفر اور ضلالت کو منع کرتے اور جب زبان مبارک کو نصیحت مین بتون کی کہولا کفار قریش نے عداوت شروع کی جب عداوت اور مخالفت حد کو پہونچی حکم ہجرت کا ہوا ایک جماعت نے حبشہ کیطرف ہجرت کی عثمان بن عفان رقیہ رسول اللہ صلعم کی بیٹی کی ساتہہ دس آدمی کو لیکر گئی یہانتک کہ حمزہ مسلمان ہوئے اور اسلام ظاہر ہوا اور زیادتی پکڑی اور کفار مضطرب ہوئے اور آپسمین عہد کیا کہ بنی مطلب کے ساتہہ اور بنی عبد مناف کی ساتہہ خرید و فروخت اور نکاح بیاہ اور کلام اپنی ساتہہ کرنی اور بیٹہنی سی منع کیا اور اسی بات پر نامہ لکہا اور جہت مین کعبہ کی لٹکایا لکہنی والی کا ہاتہہ رہگیا اور اس نامہ کو کیڑے نی کہایا مگر جسجگہ

کہ نام خدا اور رسول خدا کا تھا آور بنو ہاشم اور مطلب کی جماعت گھیری رہی تین برس تک

اور ایک روایت مین دو برس تک تب جبرئیل علیہ السلام نے خبر کی کہ کاغذ کو کیڑی نے کہا

لیا پیغمبر خدا نے ابو طالب سے کہا اور اسی کا فرون سے کہا وہ اسطرح کہتا ہی دیکھو اگر جھوٹ

کہتا ہی تو اسکو قایل کرو اور اگر سچ کہتا ہی تو تم اپنی راہ سی پھرو سب نے کہا کہ انصاف

کی بات تو نی کہی جب کاغذ دیکھا کہ ساری کاغذ کو کیڑے نی کہا یا ہی مگر جس جگہ کہ نام

خدا بڑی برکت والا تھا اور رسول اللہ صلعم کا اسکو نہین کہایا جب ایسا دیکھا انکی کفر

زیادہ بڑہی چھ مہینی بعد ابو طالب گیا بعد تین روز یا پانچ روز کے خدیجہ نے بھی وفات پائی

اور آنحضرت صلعم اس سال کو عام الحزن فرماتی ہین بلا اور اذیت کفار کی بڑہی تکہ سی طائف

کو گئی طایف والون سے موافقت نپائی طایف سے پھر آئی اور پھر وقت نخلہ مین پہونچی

وہان جنون نی اسلام عرض کیا جب مکہ مین آئے معراج کو گئی اور اس شب کو جو کچھ کہ

آنکھون سی جیسی ہو گا دیکھنا اور نماز فرض ہونا بیان کیا یہہ جو سنا تو اور بھی جٹہانی لگے

اور زیادہ ایذا دینی لگی اور ایکبار بدن کے ساتھ معراج کو گئی جاگتی مین اور بعضی کہتی ہین

دو بار ایکبار روح سے اور ایکبار بعد اسکی اور بعضی کہتی ہین تین بار اور بعضی کہتی ہین چار

بار اور اسی طرح ایک برس دو مہینی بعد ہجرت کا حکم ہوا ابو بکر رضہ کو ساتھ لیا اللہ کے حکم سی

جب مدینہ مین پہونچی انصار آپکی تشریف لانی سے خوش ہوئے اور آپکی محبت کو اپنی باپ

بیٹون کی محبت پر مقدم رکہا تب سب عرب انکی عداوت پر کمر سی ہوئے اور ہر طرف سی

پھر لڑائی کی آیۃ قتال کی نازل ہوئی اور جہاد کا حکم حاصل ہوا احرام ہونی کی بعد

پھر جہاد فرض ہوا اور فضیلت مین جہاد کی حدیثین چار سو سی زیادہ ثابت ہوئی ہین

اور اصحاب سے بیعت لیتی تھے لڑائی مین کہ بھاگین نہین کبھی بیعت لیتی مرنے پر اور

جہاد کی کام مین صحابہ سے مشورہ لیتی ابو ہریرہ نے کہا مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَۃً

لِاَصْحَابِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اور راہ مین سب لشکر کی آگی

جنگ کی بعد آپ چلتی اور ماندونکو سوار کر لیتی اور چلنی مین رفق تمام کرتے اور جاسوسونکو
دشمن کے لشکر کی طرف بھیجتی اور مقدمہ اور طلایع کو آگی کرتے اور میمنہ والونکو اور لشکر
کے مقرر کرتے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے کہڑی ہوتے اور دعا کرتی اور حق تعالی سے نصرت
مانگتی اور سب صحابہ کے ساتھ ذکر مین خدا کی مشغول ہوتے اور لشکر کو اپنی ترتیب دیتی اور
لڑنیوالونکو مقرر کرتے اور آنحضرت کے حضور مین آپکے حکم سی لڑتی اور لڑائی مین اسباب
جنگ کا پہنتی اور دو زرہ تلی اوپر پہنتی اور لشکر مین انکے پرچم اور نشان ہوتے جب کسی
قوم پر غالب ہوتی وہان تین دن مقام کرتے اسکے بعد پہر آتے اور جب کسی قوم
کو چاہتی کہ لوٹین انتظار کرتے اگر انہین سے آواز نماز کی اذان کی سنتی تو نہ لوٹتی اور
کبھی دشمن پر چھاپا مارتی اور کبھی دنکو لوٹتی اور سفر مین جانا جمعرات کی روز دوست
رکھتی جب لشکر اترتا اسکو ایسا جمع کرتے اور ملا کر اتارتے کہ اگر ایک کپڑا ہی سب کے
جانب دیکھتی تو چہپ جاوی اور صف کو درست کرتی اور لڑائی کے وقت شجاع لوگونکو
اقدام کی واسطی اپنی ہاتہہ سی مقرر کرلے اور فرماتی فلانی تو تو آگے جا اور فلانی تو بہی
اور کبھی دشمن کے مقابلہ کی وقت یہ دعا پڑہتی اللھم منزل الکتاب و مجری
السحاب و ھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم سیھزم الجمع و یولون
الدبر بل الساعة موعدھم والساعة ادھی وامر اللھم انزل نصرک
اللھم انت عضدی وانت نصیری وبک اقاتل اور جب لڑائی سخت ہوتی
اور جنگ گرم ہوتی اور دشمن آپکا قصد کرتی تو آپ آواز بلند فرماتی انا النبی لا
کذب انا ابن عبد المطلب اور جب مشکل بہت پڑتی والا ور لوگ پناہ اونکی طرف
لاتی اور آپ سب سے زیادہ نزدیک ہوتی دشمن سے اور اصحاب کو اپنی جنگ مین ایک
شعار تعین فرماتی کہ ایک دوسرے کو اس سے پہچانین ایک شعار یعنی نشان امت
اور کبھی شعار یا منصور امت ہوتا اور کبھی حم لا ینصرون ہوتا اور کبھی زرہ پہنتی اور خود

رہتا انکی اور تمام لشکر کے درمیان تقسیم کرتے اور یہہ حدیث نقل کرا اوٹہانا مکروہ جانتے اور فرماتے کہ قوی لوگون کو چاہیے کہ رد کرین ضعیفون پر اور آپکا لوٹ مین خاص تھا اسکو صفی کہتی ہین اگر چاہتی کوئی غلام یا کوئی لونڈی یا کوئی گہوڑا یا جو چیز لینا آپ اسکو خمس سے پہلے اوٹہا لیتی اور صفیہ اور ذوالفقار اسی جنس سے تہی اور اگر کوئی مسلمانون کی مصلحت کے واسطے غایب ہوتا اسکو بہی حصہ دیتی چنانچہ عثمان بدر کے روز اسواسطے کہ وہ بیمار داریمین پیغمبر خدا کی بیٹی رقیہ کی مشغول تہے فرمایا اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صم فَضَرَبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ وَ اَجْرِہٖ اور ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب مین تقسیم کرتے اور بنی عبد شمس و بنی نوفل کو ندیتی اور فرماتی بنو المطلب و بنو ہاشم ایک ہین اور جو غنیمت مین کہانا پاتے جیسا شہد اور انگور اور جو اور اسکے سوا خوب کہا لیتی اور اوٹہا کر لیجاتی عبداللہ بن مغفل نے ایک جراب چربی کی پائی تہی اور کہا کہ مین اس جراب مین سے کسیکو ندونگا وہ اسی کو دی اور غلول اور خیانت مین لوٹ کی مال سے بہت تاکید شدید سی منع فرماتے اور فرماتی ھُوَ نَارٌ وَعَارٌ وَشَنَارٌ عَلٰی اَھْلِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اور ایک شخص نے خیانت کی تہی فرمایا کہ اسکی اسباب کو آگ مین جلا دو اور ابو بکر اور عمر نے بہی اسیطرح کیا اور یہہ تعزیر مال کے باب سے ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

خاتمۃ الکتاب

اشارہ مین اون بابونکی جنمین حدیثین روایت کی گئی ہین اور انمین کوئی صحیح نہین ہوئی اور وہ باب نزد علماء حدیث کی نزدیک ثابت نہین ہوئی اور ہر چند یہہ حرف بہت مختصر ہے لیکن اسمین بہت علم ہین جان توفیق دے تجہکو اللہ تعالیٰ باب بیان مین جو مشہور ہی اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ وَّیَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَالْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ آنحضرت سے اس باب مین کچہہ صحیح نہین ہوا اور قول صحابہ اور تابعین کا ہی مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ

اور استعره کی باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور کلام قدیم غیر مخلوق کے باب
مین حدیثین مختلف لفظون سی وارد ہوئی ہین لیکن آنحضرت سی کچھ صحیح نہین ہوا
اور جو ثابت ہوا وہ قول صحابہ اور تابعین کا ہے اور فرشتون کی پیدایش کے باب مین
اور ابوہریرہ کی حدیث جو روایت کرتے ہین پیغمبر خدا سی کہ فرمایا امر اللہ عز
وجل جبرائیل کل غداة ان یدخل بحر النور فیغتمس فیه انغماسة
ثم یخرج فینتفض انتفاضة یخرج منه سبعون الف قطرة یخلق
اللہ عز وجل من کل قطرة ملکا اور اس حدیث کی طریقے بہت ہین اور کوئی صحیح
نہین ہوا اور اس معنی مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی اور فضیلت کی باب مین
تسمیہ محمد اور احمد کی اور اوسکی منع کی کچھ صحیح نہین ہوا اور عقل کے باب مین اور اسکی
فضیلت مین کوئی حدیث بہی اصلا صحیح نہین ہوئی اور جو اس معنون مین ہے صحیح نہین
ہوا اور علم کے باب مین طلب العلم فریضة اور جو اس معنون مین ہے صحیح نہین
ہوا اور من سئل عن علم فکتمه کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور باب مین قرآن
کی فضیلت کی کہ جسنی پڑہی فلانی سورہ ایسا ہوگا اول قرآن سی آخر سورہ تک سطر سطر
یہ کہ سورہ کو ذکر کرتے ہین پھر فضیلت کو ہر سورہ کے پڑہنے کی ذکر کرتے ہین اور اسنادو
ابی بن کعب کی بیان کرتے ہین یہہ سب حدیثین افترای اور موضوع ہین سب
اہل حدیث کی نزدیک اور قرآن کی فضایل کے باب مین جو صحیح حدیث ہوئی
ابی کعب کی ہے کہ اسکو فرمایا الا اعلمك سورة هي اعظم سورة في القرآن الحمد
لله رب العالمین اور جو حدیث ہے البقرة وآل عمران غمامتان اور
حدیث آیة الکرسی کی کہ ابی بن کعب کو فرمایا أتدری ای آیة فی کتاب الله
معك اعظم اور حدیث یؤتی یوم القیمة بالقرآن واهله الذین کانوا
یعملون به فی الدنیا تقدمهم البقرة وآل عمران اور حدیث من قرء

ایتن ہین سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ اور حدیث لقد صدقت وایۃ کلک
فضیلت مین آیۃ الکرسی کی اور حدیث قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن اور
حدیث فضیلت معوذتین کی انزل علی آیات لم یر مثلہن قط المعوذتین
اور حدیث الکہف من قرء منہا عشر آیات عصم من الدجال و فضیلت کی
باب مین ابی بکر کی جو بہت مشہور ہے موضوع ہی حدیث ان اللہ یتجلی یوم القیمۃ
للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ اور حدیث ما صب اللہ فی صدری شیئا
الا وصببتہ فی صدر ابی بکر اور حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اشتاق الی الجنۃ قبل شیبۃ ابی بکر اور حدیث انا وابو بکر کفرسی
رہان اور حدیث ان اللہ تعالی لما اختار الارواح اختار روح ابی بکر اور
مثل اسکی اور اضافے ہین کہ انکا باطل ہونا صریح عقل سے معلوم ہوتا ہے اور
فضلیت کی باب مین علی بن ابی طالب کے حدیثین بہت وضع کی گئی ہین اور بہت قبیح
وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کیا ہی اور اسکو وصایا ہی نبوی کہتی ہین
اور ہر حدیث کی پہلے یا علی ہے انہین سی ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی
بمنزلۃ ہارون من موسی اور فضایل کے باب مین معویہ کی حدیث صحیح نہین
ہوئی اور شافعی اور ابو حنیفہ رح کی فضایل کے باب مین اور مذمت مین انکی کوئی صحیح
نہین ہوا اور جو کچھ اس باب مین آیا ہی سب افترا اور موضوع ہی اور فضیلت کی
باب مین بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق کے
کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا کے حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد
اور حدیث سئل عن اول بیت وضع فی الارض فقال المسجد الحرام قیل
ثم ماذا قال المسجد الاقصی اور حدیث ان الصلوۃ فیہ تعدل بخمس
مایۃ صلوۃ اور اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا ایک جماعت کہتی ہے

اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور کتنی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے
اور بڑی محدثوں نے اپنی تصنیفوں میں اسکو مذکور کیا ہی اور مکروہ ہے نہیں پانی
کی جو دہوپ سے گرم ہو گیا ہو کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی وضو کا پانی پوچھنی میں
کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور خلال کرنیمیں ڈاڑہی کے اور کان کی مسح میں اور
گردن کے کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور وضو کرنیمیں خرما کی بہگی پانی سے کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور لَمْسُ النِّسَاءِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ کوئی حدیث اس باب میں صحیح
نہیں ہوئی اور حکم غسل کے باب میں میت کو نہلاکی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی
اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ مِّنْ اَوَّلِ كُلِّ سُوْرَةٍ اس باب میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور بسم اللہ جہر سی کہنی میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور اَلْاِمَامُ
ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ ہر چند کئی اسناد سی روایت ہی لیکن اس باب میں کچھ
ثابت نہیں ہوا اور لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ اس باب میں کوئی
حدیث صحیح نہیں ہوئی اور صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اس باب میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور قَصْرُ الْاِتْمَامِ وَاَتَمُّ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ حدیث کوئی صحیح نہیں
اور قنوت فجر اور قنوت وتر کی باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی بلکہ قنوت وتر
کا فعل بعضی صحابہ سی ثابت ہوا اور منع کی باب میں نماز جنازہ کی مسجد میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور رفع یدین کے باب میں نماز جنازہ کی تکبیروں کی کچھ صحیح نہیں ہوا
اور جو کچھ کہ صحیح ہوتا ہی سو نماز جنازہ کی سوا میں تکبیر تحریمہ اور کبھی رکوع اور کبھی
اعتدال اور کبھی قیام میں پہلی تشہد سی اور اخبار اور آثار اس معنی میں تین سی
حدیث سی زیادہ ہی اور اَلصَّلٰوةُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اس باب میں کچھ ثابت نہیں
ہوا اور صلوٰۃ تسبیح کی باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور باب میں صلوٰۃ
رغائب اور آدہی شعبان کی نماز اور آدہی رجب اور صلوٰۃ ایمان اور نماز معراج کی

برات کی اور نماز شب قدر اور نماز مین ہر رات رجب اور شعبان اور رمضان کی ان کے
مین کچھہ ثابت نہین ہوا اور زیورکی زکوۃ کی باب مین کچھہ ثابت نہین ہوا اور شہد کی
زکوۃ کی باب مین باوجود کثرت روایتون کی کچھہ ثابت نہین ہوا اور خضراوات کی
زکوۃ کی باب مین کچھہ ثابت نہین اور سوال کے باب مین اُطْلُبُوا مِنَ الرُّحَمَاءِ وَمِنْ
حِسَانِ الْوُجُوْهِ اور جتنی حدیثین کہ اس باب مین ہین سب باطل ہین اور فضیلت
مین معروف اور خوف رفع کی باب مین بند کرنے سی خلق کی حاجتون سے کچھہ ثابت نہین ہوا
اور فضیلت کی باب مین عاشورا کی اور استحباب مین اس روز کے روزہ کی جو ثابت ہوا
ہے اور جو حدیثین کہ فضیلت مین اسکی اور فضیلت مین نماز اور خرچ کرنے اور تیل لگانے
اور سرمہ کرنے اور کہانا پکانی اور سوا اسکی بالکل موضوع اور افترا ہی قال ائمۃ
الْحَدِيْثِ لَا يُحْتَاجُ فِيهَا بِدْعَةٌ اِبْتَدَعَهَا قَتَلَةُ الْحُسَيْنِ اور روزۂ رجب کی باب مین
اور اسکی فضیلت کی باب مین کچھہ ثابت نہین ہوا بلکہ اسکی کراہت ثابت ہوئی ہے
اور اَلْحِجَامَةُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ اس باب مین کچھہ صحیح نہین ہوا اور اس باب مین کہ
حُجُّوا قَبْلَ اَنْ لَا تَحُجُّوا اور حدیث مَنْ اَمْكَنَهُ الْحَجُّ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا
وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا کچھہ ثابت نہین ہوا اور كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا کچھہ
نہین ثابت ہوا اور لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ اس باب مین کچھہ صحیح نہین
اور اس مین لونڈیون کے حرم کرنیکی کچھہ ثابت نہین ہوا اور عزوبت کی مدح کی باب مین
کچھہ ثابت نہین ہوا اور مدح مین حسن خط کی اور رغبت دلانے مین اسکی سیکھنے کی کچھہ ثابت نہین
ہوا اور باب مین منع کی بیرکو کاٹنی سے کچھہ ثابت نہین ہوا اور فضیلت اور مذمت مین
مسور کی کچھہ ثابت نہین ہوا اور اسیطرح ساگ اور لوبیا اور پنیر اور جوز اور بیگن اور
انار اور منقی کی کہ زندیقون نے اس باب مین حدیثین وضع کرکے کتاب مین محدثون
کی داخل کیا ہی شیطان مین خراب کری انکو اللہ اور فضیلت کے باب مین گوشت کے

اور یہہ کہ افضل طعام الدنیا والآخرۃ اللحم کچھہ ثابت نہین ہوا اور منع کی بابمین گوشت
کو چھری سے کاٹکر کہانیکی ثابت نہین ہوا اور ہریسہ کی فضیلت مین کچھہ ثابت نہین ہوا اور ساگ
جاتے نہین اسکی اقسام مین اور منع کی بابمین پنیر کی کہانی سے کچھہ ثابت نہین ہوا اور بازار مین کہانے
کے منع کی بابمین کچھہ ثابت نہین ہوا اور تربوز اور اسکی فضیلت کی بابمین کچھہ ثابت نہین
ہوا اور حدیثین کتاب بطیخ کی سب باطل اور موضوع ہین اور جو ثابت ہوئی ہین سو یہہ ہے
کان رسول اللہ صلعم یاکل البطیخ اور فضیلت کے بابمین نرگس اور گل مرزنگوش اور
بنفشہ اور اسکی درخت کی کچھہ ثابت نہین ہوا اور حدیث من شم الورد الاحمر ولم یصل علی فقد
جفانی اور حدیث خلق الورد من عرقی اور اسکی مثل سب بناوٹ اور باطل ہین اور فضیلت
کی بابمین سفید مرغ کی کچھہ ثابت نہین ہوا اور یہہ حدیث مشہور مسلسل کہ الدیک الابیض
صدیقی باطل اور موضوع ہے اور فضیلت کی بابمین مہندی کی کچھہ ثابت نہین ہوا اور
منع کی بابمین سفید بال چننے کی کچھہ ثابت نہین ہوا اور عقیق کے انگوٹھی کے پہننے کے بابمین اور
دہنی ہاتھہ کی پہننے کے بابمین کچھہ ثابت نہین ہوا اور منع کرنیمین عورتون سے خواب کے کہنے
ثابت نہین ہوا اور فارسی بولنے کی بابمین پیغمبر خدا کی جیسے کہ عنب کو دودا اور سلمان کو
شکنب درد کچھہ ثابت نہین ہوا اور صحیح نہین ہوا اور فارسی بولنی کی کراہت مین کچھہ ثابت
نہین ہوا اور حدیث کلمۃ فارسیۃ ممن یحسن العربیۃ لم یحسنھا خطیئۃ خطائہ
اور ولد الزنا کی بابمین جو مشہور ہوا کہ ولد الزنا لا یدخل الجنۃ کوئی حدیث ثابت
نہین ہوئے اور باطل ہے یہہ قول الیس لفاسق غیبۃ اس باب مین کچھہ ثابت نہین ہوا
اور برغوث کو گالی دینے کی منع کی بابمین کچھہ ثابت نہین ہوا اور بلی کے باب مین گالی کی
کوئی حدیث وارد نہین ہوئی اور شطرنج کا کہیل حرام ہونے کی بابمین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی تو سب کہیلو نمین داخل ہا تخصیص ثابت نہین ہوئی اور لا تقتل المرءۃ اذا ارتدت
کوئی حدیث نہین ہوئی بلکہ اوسکا خلاف صحیح ہوا من بدل دینہ فاقتلوہ اور

اور حدیث اَلنِّیلُ بَیْنَ الْعَرِیْشَیْنِ حَسَنٌ وَّقُبْحُھُمَا اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور
مَنْ اُهْدِیَتْ لَهٗ هَدِیَّةٌ وَّعِنْدَهٗ جَمَاعَةٌ فَهُمْ شُرَكَاءُ اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا
اور برائی میں کسب اور فتنہ ہونے میں لڑکے کچھ ثابت نہیں ہوا اور کھانا پینا سباع جو چیزیں
کچھ ثابت نہیں ہوا اور تجارت کے باب میں اور بعضی پیشون کرنا اور بعضی پیشون کرنیکی باب میں
کچھ صحیح نہیں ہوا اور جو کچھ ثابت ہوا ہی یہ ہے مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ اور حدیث میں صحیح
میں ہے کہ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ شِفَاءٌ فَفِیْ شَرْطَةِ حَجَّامٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ
بِنَارٍ اور قلعہ بند کرنیکی باب میں حدیثیں بہت منقول ہیں اور مسلم کی حدیث کی سوا کہ جس
شخص اَحْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ کچھ صحیح نہیں ہوا اور اسکو بعضے کہتے ہیں منسوخ ہی اور قیاس کرتے
ہیں کہ خطا جب ہے کہ اس مقام کی لوگون کے ساتھ نقصان کار دلولا ہو اور نہ کوئی تھوڑی
مسح کرنیکی باب میں بعد وضو کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور ننگا کھالی موت کی باب میں
کچھ صحیح نہیں ہوا اور حدیث بُخَارُ اُمَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَخْذُ اَسْعَتٍ لِلْكَافِرِ ثابت نہیں ہے
اور ملاحم اور فتن کے باب میں جو ذکر کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی نے زبیر کو کہا جنگ جمل
کے دن اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص فِیْ سَقِیْفَةِ بَنِیْ فُلَانٍ لَتُقَاتِلَنَّ
عَلِیًّا وَّاَنْتَ لَهٗ ظَالِمٌ ثابت نہیں ہوا اور اہل حدیث نے اسکو صحیح نہیں کیا اور آیتون
کے ظاہر ہونیکی باب میں مہینون میں اور جو یہ روایت ہی کہ تَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ هَدَّةٌ
وَفِیْ شَوَّالٍ هَمْهَمَةٌ اِلٰی آخِرِ ذٰلِكَ اور کچھ ثابت نہیں ہوا اور سب باطل ہے اور برائی میں
کے بعد اولاد ہونے میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور باب میں تعریف اسکی جو ایک سو تیس برس
اور ایک سو ساٹھ اور دو سو سال اور تین سو برس واقع ہوگا اور مذمت میں اس
قوم کی اور مدح میں مجرد اور تنہا رہنے کی اس وقت کے سب باطل ہے اور اقرا ہی اور الغربا
ثَلٰثَةٌ قُرْاٰنٌ فِیْ جَوْفِ ظَالِمٍ وَمُصْحَفٌ فِیْ بَیْتٍ لَا یُقْرَءُ فِیْهِ وَرَجُلٌ صَالِحٌ
بَیْنَ قَوْمِ سُوْءٍ یہ حدیث باطل ہے اور ظاہر ہونے کی باب میں بارہ سو برس کے بعد کسی

ثابت نہیں ہوا اور آخری زمانہ کی اولاد کی مذمت میں کہ لان یربی احدکم جرو کلب
خیر له من ان یربی ولدا اور حدیث یکون المطر قیظا والولد غیظا میں یہہ
حدیثیں ثابت نہیں ہوئیں اور حرام ہونے کی باب میں قرایت قرآن کے الحان اور غنا
سے کچھ ثابت نہیں ہوا بلکہ برخلاف اسکی حدیث میں وارد ہے وهو ان النبی صلعم
دخل مكة يوم الفتح وهو يقرء سورة الفتح ويرجع وقال الراوي الترجيع
ااا اور اس باب میں کہ اجماع حجت ہے کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں ہوئی اور القیاس
حجة اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور اذا سمعتم عنی حدیثا فاعرضوه علی
كتاب الله فان وافقه فاقبلوه والا فردوه اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا
اور یہہ حدیث بڑی بنائی ہوئی ہے بلکہ خلاف اسکا ثابت ہوا الا انی اوتیت القرآن
ومثله معه اور دوسری حدیث صحیح میں آیا ہے کہ تم میں سے کسیکو ایسا نہ چاہیے کہ پاؤں
پھیلا کر تکیہ لگائے ہوئے اپنی تکیہ گاہ پر اور حدیث میری اسکو پہنچے وہ کہے کہ میں اس حکم کو
قرآن میں نہیں پایا ہوں سن لو کہ مجھکو قرآن دیا گیا ہے اور اسی کی برابر اور بھی دیا گیا ہے اور
حلال ہونے میں گھوڑے عرق کی کوئی حدیث صحیح وارد نہیں ہوئی اور گم ہونے کی
میں اہل عراق سے علم اونکی ۹۰ دن جلیبی ہیں علم کی طلب میں اور حذا میں معلموں
کے جو جبر کرتے ہیں لڑکوں پر اور مفلسی کی دعا میں معلموں کی حق میں کوئی صحیح نہیں ہے
اور جولاہونکی تعریف اور مذمت کی باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور شعر پڑھنے کے
باب میں بعد عشا کی اور نگاہ کہنی عزت کی شاعرونکو دینے سے اور مذمت میں عبادت
بیفقہ کے اور مذمت میں علما کی جو حاکموں کی پاس جاتی ہیں کچھ ثابت نہیں ہوا اور
مساحت میں علما کی اور بیٹہ پہ بہت فرشتوں کی عالموں کی قبروں کو کچھ ثابت نہیں ہوا
اور امت کی تہتر فرقہ ہونے میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کیا سچ ہے

تم الكتاب بعون الوهاب

فہرست

کتاب سفر السعادة اردو

۲۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الذین حفظوا عہدہٗ

جاننا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اور سب علوم دینی اسی کے محتاج ہین علم تفسیر بھی بدون اسکے معتبر نہین ہے
اب بفضل الٰہی ہندوستان مین دن بدن اس علم شریف کا چرچا ہوا ہے اور علماے سابق جنکی شان مین آہل الحدیث اہل رسول اللہ آیا ہے عمدہ عمدہ کتابونکا ترجمہ کرکے اسکو آسان کر دیا ہے تاکہ عامہ خلائق سعادت ابدی
سے مشرف ہون لیکن کوئی رسالہ علاحدہ فن اصطلاح حدیث کا اردو زبان مین نظر سے نہین گذرا اسواسطے بندہ ناچیز
خیرخواہ خلق اللہ **فقیر اللہ** عفا اللہ عنہ وعن والدیہ واساتذہ نے چند کتب معتبرہ سے نقل کرکے یہہ مختصر رسالہ
جو چند اصطلاحات حدیثیہ پر مشتمل ہے تالیف کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اہل اسلام کو اس سے فایدہ تام
پہونچاوے اور سہو اور چوک کو معاف فرماوے آمین یا رب العٰلمین

علم حدیث کی تعریف [illegible]
بیان ہو اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور حال کا

فصل
اور غایت اسکا فایز ہونا سعادت دارین کو ہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اوسکو کہتی ہین جو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا حضرت کی سامنے ہوا اور حضرت نے درست رکھا سو جو
زبان مبارک سے فرمایا اسکو **حدیث قولی** کہتے ہین اور جو کیا اسکو **حدیث فعلی** کہتے ہین اور جو حضرت کی سامنے
ہوا اوسکو **حدیث تقریری** کہتے ہین پس جو حدیث حضرت تک منتہی ہو اوسکو **مرفوع** کہتے ہین اور جو صحابہ
تک ہو اوسکو **موقوف** کہتے ہین اور جو تابعین تک منتہی ہو اوسکو **مقطوع** کہتے ہین مشہور یہہ ہے کہ موقوف
اور مقطوع کو **اثر** اور مرفوع کو **متصل** بہی کہتے ہین اور حدیث دو قسم ہے **متواتر** اور **احاد**

متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اس کثرت سے لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل اونکے جھوٹ بولنے کو محال جانے اور اسکا
خواص و عوام کو یقین کامل ہوتا ہے

احاد وہ ہے جسکی روایت مین یہہ کثرت نہو سو احاد مین بعضی روایت تو مقبول ہے اور اوسپر عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت و
راستی معلوم ہو نہین تو مردود ہے اور اسکو ضعیف بہی کہتے ہین اور احاد کی تین قسمین ہین **مشہور** **عزیز** **غریب**

مشہور وہ ہے جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو

عزیز وہ ہے جسکو ہر زمانہ مین دو راویون سے کم نے روایت نہ کیا ہو

غریب وہ ہے جسکی روایت کسی زمانہ مین ایک ہی آدمی سے ہو **فایدہ** سو مقبول احاد کی دو قسمین ہین **صحیح** اور **حسن**

صحیح وہ ہے جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنی والے لوگون نے ہر زمانہ مین برابر روایت کیا ہو اور سند راوی
سے لیکر آنحضرت تک متصل ہو نہ اوسمین کوئی عیب چہپا ہوا ہو اور نہ معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات
قسمین ہین **اول** عمدہ قسم متفق علیہ جو صحیحین مین ہے **دوم** جو صرف بخاری مین ہو **سوم** جو صرف صحیح مسلم
مین ہو **چہارم** جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو **پنجم** وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو **ششم** وہ
جو فقط مسلم کے طور پر ہو **ہفتم** وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث کی اسکو صحیح جانا ہو شرط بخاری اور
مسلم سے یہہ مراد ہے کہ یہہ دونون شخص حدیث کو روایت کرتے تہی جبتک استاد کی مصاحبت نکرتے اور ثقہ
ہونا استاد کا مصاحبت سے حاصل کرتے پر خلاف دو رون کے کہ سماع سے ثقہ ہونا راوی کا جانتے ہین
شرطون کی دوسری قسم یہہ ہے کہ بخاری روایت نہین کرتا جبتک راوی کا ملنا مروی عنہ سے ثابت نہو اگرچہ
ہر ایک آپسمین ہمعصر ہون اور مسلم کو فقط ہمعصر ہونا کافی ہے

حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویونکا حفظ اوریاد صحیح راویون کے برابر نہین ہرچند مقبول اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے بہایت مقدم اور افضل ہے

فایدہ مردود قسم احادکی جو لایق حجت کے نہین سو ضعیف ہے

ضعیف وہ حدیث ہے جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدای سند سے راوی ساقط ہو اوسکو **مُعلّق** کہتے ہین اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہ ہو تو اوسکو **مُرسَل** کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے ہون اوسکو **معضل** کہتے ہین نہین تو منقطع

منقطع وہ ہے کہ تبع تابعی صحابی سے روایت کرے اور تابعی کو چھوڑ دے

اور طعنہ راوی کا یہہ ہے کہ وہ جھوٹا ہو تو اوسکی حدیث کو **موضوع** کہتے ہین یا اوسپر جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو **متروک** کہتے ہین اور اگر راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو اور روایت کرے مخالف اوس شخص کے جسکا ضعف کمتر ہو تو اوسکی حدیث کو **منکر** کہتے ہین اور اسکے مقابل **معروف** ہے اور دونون کے راوی ضعیف ہین

مُضطرِب وہ ہے جسمین راویون نے کچھہ اختلاف کیا ہو سند مین یا متن مین

مُعلَّل وہ ہے جو ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہو لیکن باطن مین سبب طعن پائے جاتے ہون

مُدرَج وہ حدیث ہے جسمین راویون نے کچھہ اپنا کلام بہی شامل کر دیا ہو

مُسنَد وہ حدیث ہے جسکے راویونکا نام مذکور رہو

۲۲۷

مُعنعَن وہ حدیث ہی جسکی روایت عن کے لفظ سے ہو جیسا عن فلان عن فلان

شاذ وہ ہے کہ راوی ایک شخص ثقہ مخالف بہت سے ثقون کے بیان کرے اسمین راجح کو **محفوظ** کہتے ہین اور مرجوح کو شاذ لیکن راوی دونون کے قوی ہوتے ہین

علاوہ اسکے اصطلاحات حدیث اور بہی بہت ہین مگر اس مختصر مین گنجایش نہین شایقین و طالبین فن کے لئے بالفعل اسیقدر کافی ہے

یہہ بہی یاد رکہنا چاہیئے کہ ہمنے تو اقسام حدیث کی بیان کر دئے اور صحیح اور حسن اور ضعیف بہی بیان کر دیا مگر انکا پہچاننا محدثین پر موقوف ہے ہر ایک کا کام نہین بدون اونکے تبلائے ہر شخص نہین جان سکتا وہ اس فن شریف کے صراف ہین کہرے اور کہوٹے کو خوب پہچانتے ہین۔ اللہ تعالی ہم ناچیزون کو اونہین کے زمرہ مین اوٹہائے تو اوسکی رحمت سے بعید نہین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تاریخ طبع کتاب ہذا از خیر خواہ خلق اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاستاذہ مہتمم کتاب ہذا

بفضل اللہ چہپی اردو مین یہہ سفر السعادہ ہے	عمل اسپر گنہگاران امت کی شفاعت ہے
ہو کیونکر نہ یہہ مطبوع خلایق کیونکہ درج اسمین	فقط ذکر حدیث حضرت ختم الرسالت ہے
ہدایت کی لئے اصل جلی ہے خوب یہہ نسخہ	نمانے اسکو جو وہ شیخ نجدی پر ضلالت ہے
وہی راہ خدا پر دیکھنے سے اسکے آتا ہے	بفضل ایزدی جو رہ رو راہ ہدایت ہے
فقیر اللہ سے ہاتف سرا اڈر اکر شیخ نجدی کا	یکایک ہاتف چہپی کیا خوب یہہ سفر السعادہ ہے

۱۲ سنہ ہجری ۹۴

اطلاق

اس نسخہ میں اور نسخہ ہای مطبوعہ کی نسبت کیا کیا فوائد زیادہ ہیں

اول ابواب فصول و فواید کی ایسی فہرست آخر مین لگائی گئی ہے کہ اوس سے کل کتاب کا مطلب آئینہ کی طرح روشن ہو جاتا ہے گویا کوزہ مین دریا ہے

دوم جو عبارت عربی کی متن مین ہے اوسکا ترجمہ اوسی صفحہ کی حاشیہ پر مرقوم ہے اور جس مقام پر مترجم مدظلہ اور شارح عبد الحق دہلوی نے ترجمہ چھوڑ دیا تہا اوسکا ترجمہ لکہا گیا

سوم مترجم عم فیضہ نے اپنے ملک کی زبان مین (شاید وہ مدراسی ہونگے) اصل کتاب کا ترجمہ کیا وہ ایسا بے لطف بیمزہ تہا کہ اہل مذاق کی طبیعت کو ناگوار تہا اب ٹھیٹ اردو اور روزمرہ کے موافق کر دیا گیا ہے تاکہ اہل زبان بہی مستفید ہون

چہارم علاوہ ترجمہ کے ایسے عمدہ حاشیہ اسپر چڑہائے گئے کہ اونسے اصل کتاب کے سب دقایق حل ہو گئے مزید بران یہ کہ مصنف رح کی تائید بہی مد نظر رہی

پنجم خلاصہ ہر ایک مسئلہ کا جابجا حاشیہ پر اس نہج سے لکہا گیا ہی کہ پڑہنے والا فوراً حقیقت مسئلہ کی معلوم کر جائے

ششم سفر السعادہ مطبوعہ کلکتہ و بمبئی مین غلطیان بہت تہین معلوم ہوتا ہی کہ مترجم کو کوئی صحیح نسخہ اصل کا بہم نہین پہونچا بڑی تلاش و محنت سے یہہ نسخہ صحیح کیا گیا

ہفتم مختصر رسالہ علم اصول حدیث کا اسکی ساتہہ چہپا سفر السعادہ کے پڑہنے والونکو اس سے [illegible]

ہشتم نسخہ مطبوعہ سابقہ باوجود نقصونکی عہ کو بکتا تہا اور یہہ باوجود اسقدر فواید کی بہت ارزان کر دیا صاحب نظران از سر انصاف بنید کہ ارزان قیمت کردہ ام این جنس گران را

اشتہار [illegible]